تجری عیون العلم من بیت العلوم نہر
کجمای لتسمعن الماء فی الفخار من جبالہا

الحمد للہ کہ بعون حکیم علی الاطلاق و تائید قدرت صانع آفاق

نسخہ مفیدہ جمیع طلباء المسمی بہ



# منطق قیاسی

جسکو لالہ مدن گوپال ایم اے و لالہ
آیا رام بی اے ایچ ای مکلوڈ پنجاب عربی فیلو پنجاب یونیورسٹی کالج نے

اسسٹنٹ پروفیسر علوم و فنون مروجہ (ریاضی وغیرہ) اورینٹل کالج لاہور

سینٹ پنجاب یونیورسٹی کالج کی منظوری سے بحکم و حسب الاذعان

جناب مستطاب علامۃ العصر

ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب بہادر ایم اے پی ایچ ڈی رجسٹرار و بانی مبانی

بیت العلوم پنجاب

امیدواران امتحان پروفیشنسی و ہائی پروفیشنسی کے لیے اردو زبان میں تالیف کیا

سنہ ۱۸۷۹ء

میں بہ حسن اہتمام کارپردازان مطبع انجمن لاہور طبع ہوا
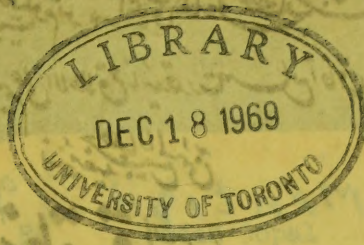
# اصول علم منطق قیاسی

مصنفہ ٹومس فولر ام اے افضل العلماء
فیلو و مدرس لنکن کالج اوکسفورڈ

## دیباچہ

اِس کتاب کی علّت غائی یہہ ہے کہ ایک اوسط درجہ کی لیاقت کا طالب العلم بغیر مصطلاحات کے جاننے اور بغیر مدد استاد کے مشہور مسلون قواعد اور ضوابط سے واقف ہو جائے جنسے اِس علم مین بحث ہوتی ہے یہہ کتاب ابتدائی ہے مصنف

---

منطق دو قسم کی ہوتی ہے ایک منطق قیاسی اور دوسری استقرائی منطق استقرائی مین حجة کا یہہ طریق ہے کہ جب چند اشیا اسطرح سے دیکھی جائین کہ کوئی خاص صفت یا خاص حیثیت یا خاص علاقہ اُن مین یکسان پایا جاتا ہے تو اِس امر سے ہم یہہ نتیجہ نکال لیتے ہین کہ اون افراد مین جو ایسے ہی قسم کی ہین یہی اعلتبا پائی جاینگے اسیطرح سے بذریعہ تمثیل کے ہم قواعد عامہ و ضوابط کی بنیاد ڈالتے ہین اسیطرحکی دلیل علم طبعی مین بہت کارآمد ہوتی ہے بخلاف اِسکے قیاس اُس عمل کو کہتے ہین کہ عام بات کو لیکر ہم اُس سے خاص باتون کی نسبت نتیجہ نکالین اِسطرح سے جو عموم کی مصداق ہتی وہی خصوص کی ہو جاتی ہین فقط

کا یہہ منشا نہین ہے کہ طالب علم اس نسخے کو کافی وافی سمجھے اور اون بڑی بڑی
کتابون کے پڑہنے کی تکلیف نہ اوٹہائے جو خود اوسکی زبان اور دیگر زبانون مین موجود
ہین اگر کوئی طالب علم استقرا اور قیاس کی باہمی نسبت کا مکمل اور مشرح علم رکہنا چاہے
اور اوسکو یہہ بھی معلوم کرنا ہو کہ قیاس کے کسی خاص علم مین کسقدر ضرورت ہے تو اسکو
مناسب ہے کہ مل صاحب کی کتب کیطرف رغبت کرے یا اگر کوئی شخص منطق کی
مصطلحات اور مسایل کی تاریخ معلوم کرنا چاہے یعنی اگر وہ اسبات کو جاننا چاہے
کہ یہہ مصطلحات موجودہ کہانسے آئین اور انکا ماخذ کیا تہا اور نیز یہہ کہ ان مسایل کا منبع
کیا تہا اور یہہ قدیم اور حال کے علم ادب کی تاریخ مین ایک بڑا بہاری مضمون ہے تو بہی
اسکو سر ولیم ہملٹن صاحب کے لکچر اور اون سب شروح اور ضمیمجات پر جو
ڈاکٹر مانسل صاحب نے ایلڈرک کے منطق پر لکہی ہین متوجہ ہونا پڑیگا مصنف
نے کتب مذکورہ بالا اور اسقف اعظم وٹیلی[1] کے مشہور باب مغالطہ اور مسٹر جمس مل
کی عمدہ کتاب تشریح نفس انسان سے بہت مدد لی ہے اور اس موقع پر اس احسانکا
اقرار کرتا ہے مگر اوسنے اسبات مین کوشش بلیغ کی ہے کہ اپنے نتایج کو نسبت
اون امور کی جنکا ابتک تصفیہ نہین ہوا ہے بہت سی دلیلو نسے ثابت کرے
اوسکو یہہ یقین ہے کہ کوئی کتاب (کیسی ہی ابتدائی ہو) طالب علمون کو مفید
نہوگی اگر اوسمین اوسکے مصنف کی راے موجہہ نہ بیان کی ہوئی ہو وہ بڑی دقت
جو اس مضمون کو انگریزی مین ادا کرنے مین پیش آتی ہے یہہ ہے کہ ابتک اس
زبان مین علم منطق کی مصطلحات کے معنے معین نہین چنانچہ ایسے بہت سے

[1] پادری وٹیلی صاحب نے ایک کتاب منطق پر لکہی ہے اوسمین ایک باب مغالطہ کی بیان مین
ہے جس مین بڑی صفائی اور ذکاوت پائی جاتی ہے ۔ جمس مل صاحب ایک بڑے مشہور گذری ہین
اونکے بیٹے جون سٹورٹ مل جنکو فوت ہوئے چند روز ہوئی اپنی اباجی کچہ بڑہکر تہی ۱۲ تشریح نفس انسان ایک کتاب

الفاظ ہین کہ جنکے مختلف معنے ہین انکو عربی مین مشترک کہتے ہین مختلف مصنف
انکو مختلف معنو نمین استعمال کرتے ہین اکثر اوقات منطقی کو مختلف امور کی نسبت
ایسی امتیازون کا اظہار کرنا منظور ہوتا ہے جنکے لیئے کوئی الفاظ مقررہ و معینہ نہین ہین
منطقی مصطلحات کا ذخیرہ کامل صرف اوسوقت ہو سکتا ہے کہ جب اس علم کے سکہانے
پڑہانے کی عادت ہو جاۓ اور ان امور پر جو اوس سے تعلق رکہتے ہین مناظرے
او مباحثہ کیئے جاوین - بلاشک بعض صور تو نمین مصطلحات لاطینی انگریزی
مصطلحات سے بہتر ہین مگر اسمین بھی شبہ نہین کہ وہ زبان جس مین ایک خاص فرقہ
یا قوم مناظرہ کرنے کی (یعنے ما فی الضمیر کے بیان کرنیکی) عادی ہو گئے ہین اونکے
خیالات کی تشریح کے لیئے سب سے عمدہ وسیلہ ہے - یعنی یہ مناسب ہے کہ جس زبان
مین وہ اپنے خیالات کو اور لوگون پر ظاہر کرتے ہین اوسی زبان مین اونکے خیالات
کی تشریح ہو وہ حواشی جو مختلف بابون پر زیادہ کیئے گئے ہین بر خلاف اونکے
جو صفحے کے نیچے ثبت کیئے گئے ہین طلاب کے لیئے انتشار کے باعث ہونگے
یا وہ اسباب کے موجب ہونگے کہ اون خاص مضامین کی واقفیت حاصل کرنے
کے لیئے جنکا کہ اس کتاب مین صرف اشارتاً ذکر کیا گیا ہے اور کتابون کو پڑہنا
ضرور ہے - الغرض ان سے دو باتین مقصود ہین ایک یہہ کہ جہان وہ واقع ہون
وہان مطلب سے انتشار رہے یعنی جس شی کا ذکر ہے اوسیکی متعلق ایک
اور بات کا بھی ذکر کرنا منظور رہے جو اوس سے
بالکل تو مطابق نہین مگر ایک قسم کا تعلق رکہتی ہے دوسری
یہہ کہ اوس مضمون مین جسکا بیان ہو رہا ہے ان اشیاء کی واقفیت کارآمد
ہو گی اوس طالب علم کے لیئے جو علم نفس ناطقہ و علم منطق کے مناظرون سے واقف
نہین ہے ان حواشی کا سمجھنا دشوار ہو گا اسلئے اوسکو مناسب ہے کہ پہلی دفعہ

کے مطالعہ پر ان حواشی کو اور نیز چند مضامین کو جو ایسے ہی ادق ہین چھوڑ دے جب دوسری دفعہ کتاب کا مطالعہ کریگا تو ظاہر ہے کہ اوسکی عقل کچھہ تیز ہو جائیگی اور پھر اونکو بآسانی سمجھہ سکیگا - وہ ادق مضمون جنکیطرف اشارہ کیا گیا ہے یہہ ہین (۱) باب اول اسباب کے بیان مین کہ منطق اور علم نفس ناطقہ مین کسی قسم کا تعلق ہے (۲) دوسرا وہ باب جس مین حصر اطراف کا بیان ہے (۳) وہ باب جس مین اطراف کی تعمیم و تخصیص کا بیان ہے (۴) وہ باب جس مین موضوع اور محمول کا بیان ہے (۵) وہ باب جس مین قضیہ کے مختلف قسمون کا بیان ہے (۶) وہ باب جس مین تعریفات کا بیان ہے (۷) وہ باب جس مین جس مین تقسیم کا بیان ہے - علم منطق کے اصول کے سمجھنے مین ایک بڑی دقت واقع ہوتی ہے اور وہ یہہ ہے کہ جو بحث سب سے زیادہ ادق ہے وہ کتاب کی شروع مین واقع ہوئی ہے اور اسیطرح جو مباحثے مشکل ہین اونکا بیان کتاب کے شروع مین ہوا ہے اونکا ایک دفعہ ہی سمجھہ لینا ذرا مشکل ہے مگر توجہ اور محنت سے سب آسان ہو جاتے ہین ماسوا اون فایدون کے جو یونیورسٹی[1] کی تعلیم مین ایسے کتاب کے موجود ہونے سے پیدا ہوتے ہین -

مصنف کو یہہ قوی امید ہے کہ یہہ کتاب مدرسون[2] کے اعلے جماعتون کی تدریس کے لئے مفید ہوگی اور عام پڑھنے والے کو بھی اوس سے حظ وافر حاصل ہوگا - اگر اوکسفرڈ[3] کے امتحانون کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہہ مختصر کتاب موڈریشنز[4] کی آنرز کے

---

۱ دار العلم ۱۲ ۲ مدرسہ دو قسم کے ہوتے ہین اعلے اور ادنے - ادنے کو اسکول کہتے ہین اور اعلے کو کالج یہان مدرسہ سے اسکول مراد ہے ۱۲

۳ انگلستان مین ایک مشہور دار العلم ہے ۱۲

۴ ایک امتحان کا نام ہے ۱۲

امیدواروں کے استعمال کے لیئے مرتب کی گئی ہے ارسطاطالیس کی منطق ہی
کی حقہ واقفیت حاصل کرنے کے لیئے اونکو ضرور ہوگا کہ ٹرینڈلنبرگ کے
اصول اور ایلڈرک کی منطق مولفہ ڈاکٹر مانسل صاحب کے ضمیمہ -
اب - ک - د - ف - گ - ح کو ملاحظہ کرین اگر ارسطاطالیس
کے آلہ کا ایک نیا خلاصہ کیا جائے اور اوسمین مصطلحات کی تشریح اور قدیم اور
سکولئیسٹک منطق کا مختصر بیان ہو تو کتب مروجہ تدریس پر ایک عمدہ زائد افزایش
ہو - امتحان موڈریشنز کے لیئے یہہ نسخہ سوائے امور مفصلہ ذیل کے غالبًا کافی وافی
ہوگا (۱) حواشی - (۲) مقدمہ کا پہلا باب (۳) وہ باب جو موضوع اور
محمول کی بحث سے متعلق ہے مگر ایک بات کا لحاظ رکہنا چاہیئے کہ اسباب مین
جو حدود و تعریفات بیان کی گئے ہین اونکا سمجہنا ضروری ہے - سانڈرسن
والس - ابلڈرک وغیرہ کی کے نسخے تعلیم مروج کے لایق نہین اسکا سبب یہہ
ہے کہ وہ ایسے زمانہ انقلاب مین لکہی گئی تہی جبکہ اہل مجادلہ کی مصطلحات ہی صرف
موجود نہین تہین بلکہ لوگ حقایق کلی کے وجود خارجی کے قایل تہے - مصنف کو بہروسا ہے
کہ یہہ نسخہ سب کتابون سے زیادہ مفید ہوگا البتہ ایک بات ہین ہم قاصر ہین اور
وہ یہہ ہے کہ ہم قضیون کو مختصر اور حکمی شکلو نین ظاہر نہین کر سکتے اسکا سبب
یہہ ہے کہ منطق کے ایسے بہت سے اجزا ہین جنکی درستی مین ابہی کلام ہے
اور جنپر روز مباحثہ ہوتے ہین مگر کسی بات کا ابتک تصفیہ نہین ہوا - فہرست
مضامین سے یہہ معلوم ہوگا کہ الفاظ مفصلہ ذیل یعنے - تعریفات
تقاسیم - براہین - تناقض - انعکاس - عدل
بجاے الفاظ مروج تعریف و تقسیم وغیرہ کے مستعمل ہوئی ہین - اس تبدیلی سے
غرض یہہ ہے کہ طالب علم عمل اور نتیجے کے درمیان تمیز کرے ایسے بہت سے

الفاظ ہین جو علم منطق اور علم نفس ناطقہ مین دونون معنو ںمین مستعمل ہوتے ہین اونکی
تفریق کرنے کے لئے یہہ ضرور ہے کہ یا تو ہم حرف تعریف کو لفظ سے مقدم کرین یا
اوسکو جمع کے صیغہ مین استعمال کرین اِس تفریق کا ہر جگہ لحاظ رکھنا مشکل ہے مگر
جہان جہان کہ ضرور تہا ہمنے اوسکے رکہنے مین کوشش کی ہے

## دیباچہ دوم[1]

طبع ثانی مین بہت سے تبدلات کئے گئے ہین مگر جہانتک کہ ممکن تہا مصنف
اسباب سے دیدہ ودانستہ بچا ہے کہ اوسمین نئے نئے مضامین بھر دے
جائیں اور جہان کہین کہ نئے مضامین کا داخل کرنا ضروری خیال کیا گیا وہان بہی
مضمون کی ترتیب مین کچہہ فرق نہین ہوا ہے اِس سے ظاہر ہے کہ مدرسون
کو کتاب پر حوالہ دینے مین بہت آسانی ہوگی - بہت سے شفیقون نے مصنف کو
یہہ ایما کیا کہ دو نئے باب ایک معقولات پہ اور دوسرا بحث اطراف پہ داخل
کرے مگر اس خوف سے کہ مبادا کتاب کی ضخامت بڑہ جاسے اور نیز دیگر
باعثون کے سبب سے یہہ ہی قرار پایا کہ نئے مضامین داخل نہ کئے جائین -
مقولات کا مسئلہ منطق کی تاریخ کا جزو اعظم ہے مگر اگر اون معنو نکیطرف نظر
کیجائے جو لفظ منطق کے آجکل لئے جاتے ہین تو ظاہر ہو جائیگا کہ یہہ منطق کی شاخ
نہین ہے - دوسرا مضمون یعنے بحث اطراف منطق سے کچہہ تعلق نہین رکہتا
البتہ علم نفس ناطقہ مین یہہ بحث شامل ہے - ایک مشکل اس سے بڑہ کر ہے
اور وہ یہہ ہے کہ تہوڑی سی جگہ مین مقولات کا کافی بیان نہین ہو سکتا -

---

[1] - جب یہہ کتاب دوسری دفعہ طبع ہوئی تو مصنف نے دوسرا ایک اور دیباچہ زیادہ کیا
اِسکا نام ہمنے دیباچہ دوم رکہا ہے ۱۲

ہمارے پہلے اعتراض کی تمثیل سے شاید کوئی سمجھے کہ اگر اسکا ذکر نہین کرتے
تو اورونکا جو اسی قسم کے ہین کیون ذکر کرتے ہو - ہمارا جواب یہہ ہے - یہہ سچ
ہے کہ اس کتاب مین خاص خاص موقعونپر ایسے معاملات کا بیان ہوا ہے جسکی
بحث یا تو علم نفس ناطقہ سے یا تاریخ منطق سے متعلق ہے مگر اسبات کا خیال رکہنا ضرور
ہے کہ اونکا صرف اتفاقیہ اشارہ ہوا ہے اور اونپر مختلف و متعدد باب نہین لکہے
گئے ہین منطقیونکا قاعدہ ہے کہ منطق مین بہت سی چیزونکو شامل کر دیتے ہین
جو اس سے تعلق نہین رکہتی

ہم اس امر سے واقف ہین کہ فضول اشیاء کے نکالنے کے لئے عقل درکار ہے اور
اسباتکا دریافت کرنا کہ کون کون اشیاء فضول ہین کچہہ ہنسی کی بات نہین ہے
مگر تاہم اگر آدمی محنت کرے تو اوسکو معلوم ہو سکتا ہے کہ کونسی چیزین فضول
ہین اور ہماری بہی غرض ہے کہ فضول اشیا کو اپنی کتاب مین ہرگز جگہہ نہ دین -
مصنف اون صاحبون کا جنہون نے اس کتاب پہ تقریظین لکہین شکریہ ادا کرتا
یہہ صرف اتفاق رای کے لئے نہین بلکہ تمام اون مقامونکے جہان کہ اونہون نے اوسکے
ذاتی مسئلہ یا طرز بیان سے اختلاف ظاہر کیا ہے - مصنف کلے[1] کے وجود کا قایل

[1] اس بحث کے تین حصہ ہین اول جبکہ حسین کلی کا خارجی و ذہنی وجود نہ مانا جائے عربی منطقی اس مسئلہ کے قدر
خلاف ہین اونکی رای یہہ ہے کہ کلیات کا وجود خارج مین تو نہین ہوتا مگر ذہن مین مفہوم کلی پایا جاتا ہے - انگریزو
کے یہان تین فرقے تہے ایک کا یہہ مسئلہ ہے کہ کلی کا وجود خارج مین نہوتا - دوسرا کہتا ہے کہ کلی کا وجود خارج
مین تو نہین ہوتا مگر ذہن مین ہوتا ہے اور تیسرے کی یہہ رای ہے کہ مفہوم کلی کا وجود نہ ذہن مین ہوتا ہے
نہ خارج مین اس آخر مسئلہ کو مسلہ اسمیت کہتے ہین اور اول کو مسئلہ حقیقی و دوم کو مسئلہ ذہنی - اس
بات کے کہنے مین سب متفق ہین کہ خارج مین کلی کا مصداق یعنے اوسکے افراد پائے
جاتے ہین ۔۔

نہین اسمین کچھ شبہہ نہین کہ اوسکی راے پر اعتراض ہو سکتے ہین چنانچہ ایک صاحب
نے اخبار چرچمین مین کئے ہین مگر اسمین بہی کلام نہین کہ اون حکمار کی راے پر اِس
سے بہی زیادہ اعتراض ہو سکتی ہے جنکا مسئلہ یہہ ہے کہ کلی کا وجود خارج مین تو
نہین ہوتا مگر ذہن مین ہوتا ہے اِس معاملہ پر مدت دراز سے مباحثہ ہوتا چلا
آیا ہے اور ابتک یہہ مباحثہ اختتام کو نہین پہونچا۔ مگر زمانہ حال کے کُل منطقی کلی
کے وجود کے قایل نہین یعنے نہ اوسکا وجود خارج مین مانتے ہین اور نہ ذہن مین۔
دونمین صرف اتنا فرق ہے کہ بعض مستحکم دلایل پیش کرتے ہین اور بعضون کے
دلایل ضعیف ہین اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جچھ ان کہین اِس کتاب کا طرز
بیان اور مضمون کے طرز بیان سے مختلف ہے وہان مصنف کے دلایل اورون
کی نسبت زیادہ قوی ہین اور اِس ہی سبب سے اختلاف واقع ہوا ہے۔ یہہ اغلب ہے
کہ علم نفس ناطقہ کی اون قواعد کے جنپر کہ قوانین منطق مبنی ہین زمانہ حال مین بہت
صراحت ہو جائیگی اگر صور ذہنیہ کی حقیقت معلوم ہو جائے اور اونکی صراحت ہو جاے
تو بہت سے مشکلات جو اب منطق کے سیکہنے والون کو پیش آتے ہین یک لخت فرو
ہو جائین۔ مصنف اون بہت سے دوستونکا جنہون نے کتاب کی درستی کے
واسطے اشارہ کئے شکریہ ادا کرتا ہے کتاب کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ اوسنے
بہت سی اشارون کو تسلیم کیا ہے اور بعض بعض کی بہت غور و تامل کے بعد تردید
کی ہے۔ مصنف کا بڑا مقصد یہ تہا کہ تبدلات بہت کم ہون اگرچہ ان اشارون کو
تسلیم کرنا خاص خاص مقامون پر مفید ہوتا مگر یہہ باب استحکام اور وحدت کتاب
پر مخل ہوتی۔ اون منطق کی کتابون کے علاوہ جو دیباچہ نمبر اول مین مذکور ہین مصنف
نے طبع ثانی مین کتب مفصلہ ذیل سے مدد لی ہے۔ خلاصہ اور منطق بدیہی مصنفہ
پروفیسر ڈی مورگن اور قوانین خیال مصنفہ پروفیسر بول مرحوم یہہ کتابین

اون طالب علمونکو خاصکر مفید ہونگی جو ریاضی مین طاق ہین - طبع ثانی مین فہرست مضامین اور مجموعہ امثال زیادہ کئے گئے ہین - ان مثالونمین بہت سی ایسی ہین جو اور کتابون سے اخذ کی گئی ہین طبع ثالث اور رابع مین اس کتاب کے متن مین کچھہ تبدلات اور ترقیات ہوئی ہین ایک یا دو شرح اور کچھہ استدلال کی امثال بھی زیادہ کی گئی ہین طبع رابع مین مصنف نے پروفیسر پارک صاحب کی ایما سے کچھہ تبدلات کئے ہین مگر مدرسون کے آرام کے لئے مضمون کی ترتیب حتی الامکان وہی ہے جو پچھلے تھی -

# مقدمہ

## پہلا باب

علم نفس ناطقہ فلسفہ یا علم الہیات کا وہ جزو ہے جس مین انسان کے صور ذہنیہ یا کیفیات نفسانی کی تقسیم و تشریح ہوتی ہے اور اُن کے اجزا کے حقیقت کہولی جاتی ہے اس علم کی علت غائی یہہ ہے کہ انسان کیفیات نفسانی سے بحث اور اونکی باہمی ارتباط پر نظر کرے اور اسبات کو تحقیق کرے کہ وہ کیونکر پیدا ہوتے ہین ان صور ذہنیہ مین سے بعض کیفیات فاعلی کہلاتی ہین اور بعض کیفیات[۱] انفعالی - کیفیات فاعلی - ادراک - تخیل - اور فکر سے پیدا ہوتے ہین ادراک اوس عمل کا نام ہے جسکے سبب سے ہم کسی کیفیت موجود کا تصور کرتے ہین - اسکی عربی مین یہہ تعریف ہے حصول تصور شی فی العقل - جب ہم کسی چیز موجود کو سوچتے ہین تو اوسکی صورت ذہن کے سامنے آکھڑی ہوتی ہے موجود چیزون کی اون صورتونکو جو ذہن مین پیدا ہوتی ہین تصور کہتے ہین - تخیل اوس عمل کو کہتے ہین جسکے وسیلہ سے ہم کیفیت غایب کو اپنی دل کی نظر

[۱] کیفیات فاعلی کو معقولات اور کیفیات انفعالی کو محسوسات بھی کہتے ہین

آسے گے کہڑا کرتے ہین - فکر اوس عمل کو کہتے ہین جسکے ذریعہ سے ہم کیفیات کو ملاکر نتیجہ نکالتے ہین اور جب نتیجہ نکل آتا ہے تو اوسکو اون کیفیات سے یا ایک نتیجہ کو دوسرے نتیجہ سے ملاتے ہین ایک گلاب کا پہول میرے سامنے رکہا ہوا ہے اور مین اوسکا تصور کر رہا ہون اسکے ساتھہ ہی مجھے اوسکی رنگت و خوشبو کا تصور ہوتا ہے اور اوس حظ اور لطف کا جو مجھے اوسکے دیکھنے اور سونگہنے سے حاصل ہوتا ہے میرے دل پر نقش ہوجاتا ہے - یہہ تمام تصور ادراک مین داخل ہین اگر یہہ گلاب کا پہول موجود نہ ہو تو بھی ہم تخیل کے ذریعہ سے اوسکا تصور کر سکتے ہین

اب صرف ایک عمل باقی رہ گیا اور اوس سے یہہ مقصود ہے کہ ہم دو اشیاء کو ملاکر کچہہ نتیجہ نکالین مثلاً ہم اس خاص گلاب کے پہول کو ایک اور گلاب کے پہول سے جو میز پر پڑا ہوا ہے یا اوس پہول سے جو ہمنے کل دیکہا تہا ملائین اگر وہ دونون مشابہ ہین تو ہم دونون کو ایک ایسے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہین جس مین دونون شامل ہون اگر وہ متفرق ہین تو ہر فرد کے لئے مختلف نام مقرر کر سکتے ہین یہہ ظاہر ہے کہ بغیر دو چیزون کے ملائے ہم اونکے لئے نام مقرر نہین کر سکتے فرض کرو کہ ہمنے دو پہولون کو ملایا اور ایک کا نام گلاب کا پہول رکہا اور دوسرے کا گل لالہ - اب ہم دونون نامون کو ملاکر ایک اور نتیجہ نکال سکتے ہین یعنے ایک ایسا لفظ مقرر کر سکتے ہین جو دونون کو مشترک ہے اور وہ لفظ گل ہے کہ دونون لالہ اور گلاب کے پہول پر بجنسہ صادق آتا ہے - اگر گلاب کے پہول اور چمیلی کو ملائین تو بھی ایک ایسا لفظ مل سکتا ہے جو دونون پر حاوی ہو یعنے جس جنس کے یہہ انواع ہون یہہ لفظ پہول ہے کہ دونون پر برابر صادق ہے جب ہم کسی شے کا تصور کرتے ہین تو ہمارے دل پر اوسکے سبب سے ایک قسم کا اثر ہوتا ہے یا تو خوشی ہوتی ہے یا رنج اس اثر کو حس کہتے ہین ظاہر ہے کہ گلاب کے پہول کے دیکھنے سے بھی ایک حس ہوتی ہے اور زمانہ گذشتہ مین

اور اشیاء کے تصور سے بھی احساس ہوئے ہونگے - اگر ان احساس کو گلاب کے
پہول کی حس سے ملائین تو ظاہرا ہماری طبیعت پر کسی قسم کا اثر ہوگا دو باتوں مین
سے ایک کا ہونا ضرور ہے یا تو خوشی ہوگی یا رنج فرضکرو کہ خوشی ہوئی اب اگر اس
حس کو جو گلاب کے پہول کے تصور سے حاصل ہوتی ہے ایک ایسی حس سے ملائین جو کانٹا
چبھنے پر معلوم ہوتی ہے تو ظاہرا ایک حس سے خوشی حاصل ہوگی اور دوسرے سے
رنج اگر رنج اور خوشی کو ملائین تو ظاہرا ایک ایسا نتیجہ نکل سکتا ہے جو دونوں کو متغیر کر
ہو یہہ نتیجہ لفظ حس ہے جو دونوں کو شامل ہے نہ خوشی اوس سے باہر ہے نہ رنج
اشیاء کا ملانا اور اون سے نتیجہ نکالنا یہہ سب فکر مین داخل ہین اوس نتیجے کو جو
فکر سے حاصل ہوتا ہے خیال کہتے ہین - علم نفس ناطقہ مین یہہ بات دریافت
کیجاتی ہے کہ یہہ عمل اور ذہنی عملون سے کس بات مین مختلف ہے اوسمین نتایج
سے بھی بحث کیجاتی ہے خواہ یہہ نتایج اوس عمل کے کامل یا ناقص صحیح یا غلط
استعمال سے حاصل ہوتے ہون - علم منطق علم نفس ناطقہ کی ایک فرع ہے اور اوسمین
نتایج یعنے خیالات کا مفصل بیان ہوتا ہے اور اونکی صراحت کیجاتی ہے

**حاشیہ اوّل** - اِس کتاب مین لفظ ادراک کسی خاص معنو مین استعمال
نہین کیا گیا ہے بلکہ اوس سے وہ ہی مراد لی گئی ہے جو لغت کے رو سے جائز ہے - اکثر
حکما ادراک کو دو حصّو مین تقسیم کرتے ہین ایک خارجی دوسرا ذہنی اور حس اور ادراک
مین بھی فرق بتاتے ہین - اِن مضامین کا ہملٹن مانسل اور عموما فرقہ سکوٹلینڈ
کے حکما نے مفصل بیان لکہا ہے اور ہم اِسوجہہ سے انکا ذکر نہین کرتے کہ اونکی تفصیل
مین ایسے معاملات پر گفتگو کرنی پڑے گی جو بہت ادق ہین اور جنپر ابتک تنازعہ
ہو رہا ہے اونکی نسبت کوئی بات ایسی نہین جسکا تصفیہ ہو چکا ہو اور اسمکا
سے بیان کیجا سکے - حاشیہ دوم قوت واہمہ یعنے تخیل کی دو قسمین ہین تخیل اِنـ

وتخیل مرکب بیان بالا مین جو تخیل کی تعریف کی گئی ہے وہ صرف تخیل سادج پر صادق ہے
تخیل مرکب پر نہین فرض کرو کہ ہمنے کل کچھہ اشیاء کا تصور کیا تھا اور آج یہہ اشیاء ہمارے
سامنے موجود نہین ہین اگر باوجود اونکے نہونے کے ہمکو اونکا تصور ہو جائے تو تخیل سادج
ہے بخلاف اسکے اگر آج ہمنے ایک آدمی کو دیکھا اور کل ایک گھوڑا اور اون دو کو دیکھ
کر ہمکو قنطورس[۵] کا تصور ہو تو یہہ تخیل مرکب کا نتیجہ ہے - اگر کسی شخص کو اس مضمون
کی تفصیل وتجمیل منظور ہو تو اوسکو مناسب ہے کہ ہملٹن صاحب کا اٹھارہوان لکچر پڑہے
وہ باریک خیالات جو شاعر اپنے اشعار مین باندہتے ہین اور وہ عمدہ تصورات جو مصور
اپنی تصویر مین دکہاتی ہین تخیل مرکب کے ذریعہ سے حاصل ہوتے ہین چونکہ تخیل
مرکب دو حصو مین حل ہو سکتا ہے تخیل سادج وفکر اسواسطے وہ عمل بسیط نہین ہو سکتا
اس کتاب مین تخیل مرکب کا ذکر نہین ہے اسکی وجہہ وہی ہے جو اوپر بیان کی گئی ہے
یعنے وہ عمل بسیط نہین ہے - اس کتاب مین صرف ایسے عملو نکا ذکر ہے جو بسیط
کہلاتے ہین -

**حاشیہ سوم** ہم نے لفظ عمل کو بجاے قوت کے استعمال کیا ہے اسکی وجہ
یہہ ہے کہ لفظ قوت ایک ایسے مسلہ سے متعلق ہے جسکو حکما تسلیم نہین کرتے -

# دوسرا باب

## منطق کی تعریف

منطق کی علت غائی یہہ ہے کہ صحیح اور غلط خیالات مین تمیز کرے یعنی یہہ علم اون خیالات
کی تشریح کرتا ہے جنکے صحیح ہونے مین انسان کو کچھہ کلام نہین اور یہہ بتاتا ہے کہ

---

[۵] ایک جانور کا نام ہے جسکا سر آدمی کا ہوتا ہے اور باقی حصہ گھوڑے کا - ایسا جانور
اصل مین نہین پایا جاتا - صرف ایک روایت ہے *

ان کن امور مین صحیح خیالات غلط یا مشتبہہ خیالات سے مختلف ہوتے ہین اس تعریف
سے یہہ بات ظاہر ہے کہ یہہ علم ایسے قواعد وضع کرتا ہے کہ جنکے ذریعہ سے آدمی صحیح
خیالات حاصل کر سکتا ہے اور غلطی فکر کا انسداد کر سکتا ہے یعنی اگر اون قواعد کی رعایت
و پابندی ہو تو انسان کی راے غلطی سے محفوظ رہے ۔ منطق علم و صنعتہ دونون ہے
علم اسوجہہ سے ہے کہ وہ ہمین موجودات سے آگاہ کرتا ہے اور ایسی شرایط بتاتا ہے
جنکے بغیر خیالات کی درستی ممکن نہین ۔ صنعتہ اسغرض سے ہے کہ وہ مشق کی قواعد وضع
کرتا ہے جنکے سبب سے ہم اور لوگونکے استدلال مین غلط خیالات کی گرفت کر سکتے ہین
اور جب اپنے آپ دلیل کرین تو اوس سے محفوظ رہ سکتے ہین الغرض منطق کی یہہ تعریف
ہے علم منطق اوس علم کو کہتے ہین جو ہمین ایسی شرایط بتاے جن کے بغیر خیالات صحیح نہین
ہو سکتے ۔ منطق صنعت اوسحالتمین ہے جبکہ وہ صحیح خیال کے حاصل کرنے کے
قواعد وضع کرے اور غلطی فکر کا انسداد کرے ۔ عقل کی اصلاح اور فکر کی تصحیح اس
علم کا مقصود اصلی ہے

**حاشیہ** ۔ یہہ بعینہ مل صاحب کی تعریف ہے وہ یہہ کہتا ہے ۔ منطق صحیح فکر
کرنیکی صنعتہ ہے اور ایسی شرایط کا علم ہے جن بغیر خیالات صحیح نہین ہو سکتے ۔ غور
کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہم فکر کے بجاے لفظ خیالات کا استعمال کرتے
ہین اسکی وجہہ یہہ ہے کہ خیالات سے نتیجہ مراد ہے اور فکر سے عمل اور منطق کو صرف
نتیجے ہی سے بحث ہے عمل سے کچھہ سروکار نہین صرف اتنا رشتہ تو ضرور ہے
کہ صحیح خیالات کی شرطون کے جاننے کے لیئے اوس عمل کیطرف بھی قدرے متوجہ
ہونا چاہیئے جسکے ذریعہ سے یہہ خیالات حاصل ہوتے ہین ۔ یہہ بہی قرین مصلحت ہے
کہ منطق کی تعریف مین الفاظ غلط خیالات داخل نہون تا کہ منطق کی علت غائی صاف صاف
معلوم ہوجاے اور پڑہنے والا یہہ سمجہ جاے کہ منطق مین مغالطات کی ہی تفتیش ہوتی ہے

صحیح استدلال کے جاننے کے لیئے یہہ کچھہ ضرور نہین ہے کہ ہم اون الفاظ کے معنے جانین جنہین کہ استدلال مستنبط ہوتے ہین صرف شکل کا دیکھنا کافی ہے۔ شکل کے دیکھتے ہی ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ یہہ غلط ہے یا صحیح

# تیسرا باب لفظ و فکر

یہہ امر کہ آیا ہم لفظ کے بغیر فکر کر سکتے ہین یا نہین ابتک فیصل نہین ہوا ہے اسمعاملہ مین حکما ہمیشہ تنازع کرتے رہے ہین اور کبھی متفق الرائے نہین ہوئے۔ مگر چونکہ یہہ بحث منطق کے اجزاء اعظم مین سے نہین ہے اِسلئے کچھہ ضرور نہین کہ ہم اوسکا ذکر کرین اسبات کا تو کوئی انکار نہین کر سکتا کہ اگر ہمین یہہ منظور ہو کہ اپنے خیالات کو اور لوگونپر ظاہر کرین۔ تو اس امر پر ہم قادر نہین ہو سکتے اگر زبان یا کسی اور مساوی علامت کی مدد نہ لین یعنے ضرور ہے کہ اِن خیالات کو زبان کے ذریعہ سے ظاہر کرین اِس امر کو اکثر حکما تسلیم کرتے ہین کہ اپنے روزمرہ کے کاروبار مین ہم زبانکے ذریعہ سے فکر کرتے ہین اور اسیطرحپر سوچتے ہین کہ گویا تکلم ذہنی ہو رہا ہے۔ حکما کے اصل مین دو فرقے ہین ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ ہم بغیر لفظ کے مدد کے فکر کر سکتے ہین۔ دوسری فرقہ کی یہہ رای ہے کہ لفظ کے بغیر ہم فکر ہی نہین کر سکتے۔ ہماری رای اِس آخر فرقہ کی راے سے متفق ہے اور اِسلئے ہم بہتر سمجھتے ہین کہ اون الفاظ کا استعمال کرین جو اِس فرقہ کے حکما کی کتابونمین واقع ہوتے ہین اسیغرض سے ہم الفاظ و قضایا کا ذکر کرتے ہین اور تصورات و احکام سے کچھہ سروکار نہین رکھتے۔ جب آدمی کسی مجہول کو معلوم کرنا چاہتا ہے تو اپنے معلومات کو اسطرحپر ترتیب دیتا ہے کہ اوس سے مجہول معلوم ہو جائیگا اسوقت اوسکو اِن الفاظ سے جو ان معلومات پر دلالت کرتے ہین کچھہ بحث نہین مگر اگر کوئی مجہول ایسا پیش آئی جسکے معلوم کرنے

کے لئے اوسکو دوسرے سے مدد لینی پڑی تو وہ دوسرا اوسکو بغیر لفظون کی مدد کے
کب سمجھا سکتا ہے کہ یون نکلے گا۔ اسلئے منطق مین الفاظ سے بھی بحث ہوتی ہے
حاشیہ سر ولیم ہملٹن اور اون حکما کی جو اوسکی تقلید کرتے ہین یہہ رائے ہے
کہ منطق کو اصل مین فکر سے بحث کرنی چاہیئے لفظ کی بحث اوسمین ضمناً
شامل ہے اور یہہ ایک امر اتفاقیہ ہے اسوجہ سے یہہ حکما خیالات کو ایسی الفاظ سے
تعبیر کرتے ہین جنسے یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ خیالات کا اظہار زبان کے ذریعہ سے خیالات
کی ذات مین داخل نہین ہے بلکہ صرف عارضی بات ہے اسلئے وہ اطراف قضیہ
اور قضایا کی جگہہ تصور و احکام استعمال کرتے ہین۔ لفظ قیاس فکر ذہنی اور اوسکے
خارجی اظہار دونون کو مشترک ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ وہ ایک لفظ سے مشتق ہے جسکے دونون معنی ہین

## چوتھا باب خیالات کی تقسیم مین

فکر اوس عمل کا نام ہے جسکے ذریعہ سے ہم کئی چیزون کو ملاکر ایک ایسا نتیجہ نکالتے
ہین جو اون سب پر صادق آتا ہے اگر اس امر کی تفصیل کیجائے تو معلوم ہوگا کہ
سب سے آخر جزو یعنی ایسا جزو جسکے اور اجزا نہین ہوسکتے وہ ہی جو طرف سے تعبیر کیا
جاتا ہے اور طرف ہمیشہ تصور کو تعبیر کرتی ہے اسلئے تصور فکر کا جزو لایتجزی ہے۔ اگر
متعدد اطراف کو ملائین تو قضیہ حاصل ہوتا ہے اور قضیہ سے نتیجہ[1] نکالا جاتا ہے خواہ

[1] لفظ انفرنس جسکے لئے ہمنے لفظ نتیجہ کو استعمال کیا ہے انگریزی زبان مین تین معنو مین مستعمل ہوتا ہے اونمین سے تین زیادہ
مشہور ہین (۱) نتیجہ (۲) وہ عمل جسکے ذریعہ سے نتیجہ نکالا جاتا ہے (۳) نتیجہ معہ اون قضایا کی جنسے وہ نکالا گیا ہے یعنی
قضایا و نتیجہ کا مجموعہ اسکو عربی مین قیاس استقرار کہتے ہین ہماری رائے یہہ ہے کہ لفظ انفرنس گویا تو اول معنو
مین استعمال کرنا چاہیئے یا دوسرے مین مگر تیسرے معنی تو بالکل لاطائل ہین اور سوائے دقت کے اور کچھہ پیدا نہین
کرتے مصنف نے اس لفظ کو تیسرے معنو مین استعمال کیا ہے مگر عربی مین ایسا کوئی لفظ نہین جو دونو قضایا اور
نتایج پر حاوی ہو اگر ہین تو دو لفظ ہین قیاس اور استقرار مگر ایسا کوئی نہین جو ان دونون پر حاوی ہو
اس دقت کے رفع کرنے کے لئے ہمنے لفظ برہان کو اس معنی مین استعمال کیا ہے ہم اس امر سے خوب واقف
ہین کہ لفظ برہان کے نہ یہہ لغوی معنی ہین نہ اصطلاحی مگر چونکہ ہمین ایک ایسی تفریق کا اظہار منظور ہے جسکے
لیئے کوئی لفظ موجود نہین اسلئے ضرورۃً لفظ برہان کو اوسکے لغوی معنی سے منتقل کرتے ہین۔

ایک ہی قضیہ سے یا کئی کو ملاکر حاصل ہو - اب اطراف اور قضایا اور نتایج کی چند مثالین بیان کیجاتی ہین - اطراف کی مثالین - انسان - اچھا - مردانگی - نیکی آدمی کی خوبی - جوانمردی کا جوہر - قضایا کی مثالین یہ آدمی اچھا ہے - ریاست کی تمام رعایا کا فرض ہے کہ قوانین کی فرمانبرداری کرین - مثال اول مین لفظ اچھا آدمی کیطرف حمل کیا گیا ہے اور مثال دوم مین الفاظ (قوانین کی فرمانبرداری کا فرض) تمام رعایا ریاست کیطرف حمل کئے گئے ہین - وہ طرف جو حمل کیجاتی ہے محمول کہلاتی ہے - اور وہ جسکی نسبت کوئی شی حمل کیجائے موضوع - الفاظ - ہی - ہین - نہین ہے - نہین ہین - جو موضوع اور محمول کے درمیان نسبت حکمیہ کو قایم کرتے ہین رابطہ کہلاتے ہین - نتیجہ کی مثالین یہ ہین شکل مستقیم الاضلاع کا خاصہ ہے کہ اوسمین تین اضلاع سے کم نہین ہوتے ظاہر ہے کہ اگر کوئی ایسی شکل ہو جسمین اضلاع کی تعداد تین سے کم ہو تو وہ شکل مستقیم الاضلاع نہین ہے - تمام انگریز مخلوط النسل ہین یہہ شخص انگریز ہے اسواسطے یہہ مخلوط النسل ہے - آخر قضیہ جسکو نتیجہ کہتے ہین قضایا مقدم سے جنکو مقدمہ کہتے ہین اخذ کیا جاتا ہے

# مقالہ اوّل

## باب اوّل - اقسام اطراف

طرف کے معنے حد یا کنارے کے ہین اور چونکہ قضیہ کے اطراف اوسکے حدود یا کنارے ہوتے ہین اسواسطے اونکا بھی یہہ ہی نام ہوگیا اصطلاح مین طرف اوس لفظ یا مجموعہ الفاظ کو کہتے ہین جو بذات خود کسی قضیہ کا موضوع یا محمول ہوسکے - اِس سے ایک فرد یا افراد کا مجموعہ ایک وصف یا اوصاف کا مجموعہ ظاہر ہوتا ہے - اگر ہر شی جسکا کہ ہم تصور کرین دوسرے شخص کے سمجھانے کے لئے بیان کیا جائے تو وہ لفظ جسکے ذریعہ

سے یہہ تصور ادا کیا جائے ظرف ہے اِس تعریف سے ظاہر ہوجائیگا کہ حروف تعریف
حروف مشبہ بالفعل - حروف ندا - حروف عطف اور تمام وہ اسمآ جو حالت فاعل مین
نہون اظرات نہین ہو سکتے - اِسکی وجہہ یہہ ہے کہ وہ بلا مدد کسی اور لفظ کے قضیہ کے
موضوع ومحمول نہین ہو سکتے یعنے اونمین بذات خود موضوع اور محمول ہونے کی قابلیّت
نہین ہے تمام افعال بہی اِسی جماعت مین داخل ہین فی الواقع فعل اسم کی توصیف
کرتا ہے اور یہہ بھی بتاتا ہے کہ اسم کس حالت مین ہے - اِسمین بھی کچہہ کلام نہین کہ فعل
قضیہ مین اکثر محمول و رابطہ کا کام دیتا ہے اور بعض اوقات خبر محمول ہوتا ہے مگر تاہم
اگر ہم فعل کو منطقی شکل مین ظاہر کرین تو معلوم ہوگا کہ ہر حالت مین اوسکے دو حصّے
ہو سکتے ہین (۱) رابطہ (۲) فعل معطوف[له]

امثال مفصلہ ذیل مین فعل یا تو رابطہ اور محمول کا کام دیتا ہے یا جز محمول ہے - زید چلتا ہے
زید بکر سے ڈرتا ہے - اگر ہم اِن قضایا کو اونکی منطقی شکل مین بیان کرین تو معلوم
ہو جائیگا کہ فعل ہمیشہ رابطہ اور اسم معطوف سے مرکب ہوتا ہے - اِن قضایا کی
منطقی شکلین یہہ ہین - زید چل رہا ہے زید بکر سے ڈر رہا ہے[له] - اول قضیہ یہہ تہا زید
چلتا ہے یہہ منطقی شکل مین زید چل رہا ہے ہوا - اِس شکل سے ظاہر ہے کہ چلتا ہے
دو حصّون مین حل ہو گیا ایک تو چل رہا - فعل حال (۱) اور (۲) ہے رابطہ اِسطرح دوسری
مثال کے ملاحظہ سے بھی یہہ ثابت ہو جائیگی - ضمایر ہمیشہ اسمار کے قایمقام ہوتے ہین
اور اونسے صرف اختصار مقصود ہوتا ہے - فرض کرو کہ ا ب - س - د چار آدمی
ایک میز پر کہانا کہا رہے ہین - اور ہمین یہہ کہنا ہو کہ وہ روٹی مانگتے ہین تو اصل مین

---

[له] فعل معطوف اوس کلمہ کو کہتے ہین جسمین اسم فعل وصفت تینون کے خواص پائے جائین
اگر کوئی ایسا قضیہ ہو کہ ہو سکا فعل رابطہ اور فعل معطوف مین حل نہو سکے تو اوسکو قضیہ ثنایہ کہتے ہین
اگر فعل رابطہ اور فعل معطوف مین حل ہو سکے تو قضیہ ثلاثہ ہے

ہمارے پاس لفظ وہ نہین تہا - یہہ اسواسطے بنایا گیا کہ ہمکو بار بار ا - ب - س - د کے
کہنے کی تکلیف نہ ہو - مقصود اس سے وہ ہے جو کہ ا ب س - د سے ہے - غرض یہہ ہے
کہ ضمایر صرف تطویل کلام سے بچنے کے لئے بنائے گئے ہین اور بجائے اسکے کہ ہم ہر موقع پر
اون چار اشخاص کے نام لین ہم لفظ وہ کا استعمال کرتے ہین اور اس سے مطلقاً
وہ ہی معنے مفہوم ہوتے ہین جو ان چار شخصون سے ہے + اس تمام گفتگو سے یہہ ظاہر ہوجائیگا
کہ ضمایر اسمائے شامل ہین + - حاصل یہہ ہوا کہ اطراف صرف تین قسم کے ہو سکتے
ہین (۱) اسم (۲) صفت (۳) فعل حال - حکما متقدمین طرف کی یہہ تعریف کرتے
ہین - طرف لفظ مفرد کو کہتے ہین یعنے اوس لفظ کو جو حمل ہو سکے یعنے جو بذات خود کسی
قضیہ کا محمول ہو سکے اسکو عربی مین مستقل بالمفہومیہ کہتے ہین اور حمل بالمواطات
بہی اسیکا نام ہے* ایسے الفاظ جو بذات خود قضیہ کے محمول نہین ہو سکتے آدات کہلاتے
ہین - اول قسم کے الفاظ مین بذات خود محمول ہونے کی قابلیت ہے یہہ کچھہ ضرور نہین
کہ محمول بنانے کے لئے اونمین کوئی لفظ زیادہ کیا جائے - دوسرے قسم کی لفظ بذات
خود محمول نہین ہو سکتے اگر ہمنے اونکو محمول کی شکل مین لانا ہو تو ضرور ہے کہ اونکے ساتہ
کسی اور لفظ کو ملاوین ہمنے بیان بالا مین طرف کی یہہ تعریف کی ہے - طرف سے ایک
فرد یا مجموعہ افراد اور ایک وصف یا مجموعہ اوصاف ظاہر ہوتا ہے اگر کسی طرف سے ایک فرد مراد ہے
اور اسمین تعدد و شرکت جائز نہون تو وہ طرف جزئی حقیقی ہے مثلاً سقراط - گلستان - ماکیاولی
بحر اوقیانوس - یہہ - وہ - وعلی ہذا القیاس - فرض کرو کہ ایک شخص نے سقراط کا تصور
کیا اس تصور کے ساتہ وہ یہہ بہی سمجہتا ہے کہ اس تصور کا مصداق صرف وہی ایک
شخص خاص ہو سکتا ہے جسکا نام سقراط ہے ایسی اطراف کو جزئی حقیقی کہتے ہین
اونکا اطلاق صرف ایک ہی فرد پر ہو سکتا ہے - اگر کسی طرف سے افراد کا مجموعہ مفہوم
ہو یعنے اوس طرف مین عقل تعدد اور شرکت کو جائز رکہتی ہے تو دو حال سے خالی

+ [illegible]

* نوٹ - اسکو عربی منطق مین حمل بالاشتقاق کہتے ہین ۲۱ -

نہین یا تو اوس ظرف کا علیحدہ علیحدہ فرد پر ویسا ہی اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ کل مجموعہ پر یا یہہ کہ کل مجموعہ پر تو ہوتا ہے مگر ہر فرد پر وہ برابر صادق نہین آتی - قسم اول کی مثالین یہہ ہین - انسان - گہوڑا - پہول - اگر ہم یہہ کہین کہ زید انسان ہے تو اس سے یہہ ثابت نہین ہوتا ہے کہ سوا زید کے اور کوئی انسان نہین بلکہ بکر - عمر - اور مختلف اور اشخاص انسان ہو سکتے ہین یعنے لفظ انسان کا اطلاق علیحدہ علیحدہ فرد اور کل مجموعہ افراد پر یکسان ہوتا ہے - اسطرح سے ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہین - یہہ گہوڑا ہے - وہ گہوڑا ہے - گلاب ایک قسم کا پہول ہوتا ہے چنبیلی ایک قسم کے پہول کو کہتے ہین بخلاف اسکے بعض ظرف ایسے ہوتے ہین کہ جنکا اطلاق مجموعہ افراد پر ہوتا ہے مگر علیحدہ علیحدہ فرد پر وہ یکسان صادق نہین آتین - مثلاً ہم نہین کہہ سکتے کہ چودہوان رسالہ ہے - الفاظ چودہوان رسالہ کل مجموعہ پر صادق آتے ہین مگر ہر فرد پر نہین - اسمین کلام نہین کہ ہم فرد کو کہہ سکتے ہین کہ یہہ چودہوین رسالہ مین سے مگر یہہ نہین کہہ سکتے کہ یہہ چودہوان رسالہ ہے یعنے الفاظ چودہوان رسالہ مجموعہ کیطرف تو حمل کئے جا سکتے ہین مگر فرد کیطرف نہین اول قسم کی ظرف کو کُلی متواطی کہتے ہین اور دوسرے قسم کی ظرف کو اسم جمع - اگر کوئی ظرف اسم جمع ہو تو اوسکو طرز بیان کے اختلاف سے ہم اوسکی کلی متواطی کی شکل مین لا سکتے ہین غرض اس سے یہہ ہے کہ کلی متواطی اور اسم جمع ایک ہی طرز کی اطراف ہوتے ہین - اگر طرز بیان کو ذرا مختلف کردین تو اسم جمع کُلی متواطی ہو جائے لفظ انجمن اسم جمع ہے مگر ارکان انجمن کُلی متواطی - اسیطرح سے رسالہ اسم جمع ہے اور سپاہی کُلی متواطی - ان مثالون سے منکشف ہو جائے گا کہ اسم جمع ہمیشہ کلی متواطی ہو سکتا ہے فرضکرو کہ یہہ مثال

---

ا یہہ نحو کی اصطلاح ہے اور عربی منطق مین نہین پائی جاتی مگر تاہم یہہ تفریق ہونی چاہیئے - اور اسکو عربی منطق مین حمل بالاشتقاق کہتے ہین ۱۲

ہے زید انجمن ہے - اگر ہم طرز بیا نمین ذرا اختلاف کرین تو یہہ قضیہ ہو جائیگا زید رکن انجمن ہے یعنے اسم جمع متواطی ہو گیا اور یہہ ہی ہمارا مقصد تہا - اگر اسم جمع کی حقیقت و اصلیت پر غور کیا جائے تو ظاہر ہو جائیگا کہ بلحاظ حملیت کے اسم جمع طرف جزیے حقیقی کے مساوی ہے مثلاً ہم یہہ کہین انجمن دہلی اصل ہین تو اسمین بہت سے افراد شامل ہین اگر اسکی حقیقت پر نظر کیجائے تو معلوم ہوگا کہ ایک خاص انجمن کا نام ہے اور اسیکا کسی اور انجمن پر اطلاق نہین ہو سکتا یعنے ایک قسم کی جزی حقیقی طرف متواطی علیحدہ علیحدہ فرد پر یکسان صادق آتی ہے اور اسکا سبب یہہ ہے کہ اوسکے تمام افراد مین بعض امور مشترک ہوتے ہین اور یہہ امور ہر فرد مین پائے جاتے ہین اس شرکت کے سبب سے ہم اون سب کے لئے ایک نام مقرر کر سکتے ہین کلی کی یہہ مثالین ہین - انسان - فرس - لفظ انسان کے سنتے ہی ہمارے ذہن مین ایک گروہ کے تصویر بن جائیگی اور نیز ایسے اوصاف کا تصور ہوگا جو ہر فرد پر صادق آتے اب تک اطراف کی تین قسمونکا ذکر ہوا ہے - یعنے جزی حقیقی - کلی متواطی اسم جمع - اطراف کے اور بھی اقسام ہین جنکو اوصاف و اعراض[ب] مجردہ کہتے ہین اسطرح سے اطراف کی پانچ اقسام ہوئین (۱) جزی حقیقی (۲) کلی متواطی (۳) اسم جمع (۴) اوصاف (۵) اعراض مجردہ - اِنمین سے اول تین طرفون سے افراد و اوصاف دونون مفہوم ہوتے ہین مگر آخر دو سے صرف اوصاف معلوم ہوتی

ب اعراض مجردہ کی مثالین یہہ ہین - سرخی - انسانیت - بہادری اِن مثالون سے ظاہر ہوگا کہ ہمنے ایک وصف کو تمام افراد سے جنمین وہ پایا جاتا ہے الگ کر لیا ہے - اور افراد کو قطع نظر کر کر ہمنے صرف اوصاف کا تصور کیا ہے -

ہے اس سے ظاہر ہے کہ اول تین اطراف کے اقسام کاملہ ہین اور آخر دو ناقصہ اب اوصاف اور اعراض مجردہ مین یہہ فرق ہے کہ اوصاف بذات خود قضیہ کے محمول تو ہو سکتے ہین مگر موضوع ہونے کی قابلیت نہین رکھتے البتہ اگر کلی متواطی جزی حقیقی اسم جمع یا اعراض مجردہ مین سے کسیکو اوصاف سے ملاوین تو یہہ بھی موضوع ہو سکتے ہین اگر صرف و نحو کے قواعد پر نظر کیجاے تو معلوم ہوگا کہ اوصاف مین افعال حالیہ بھی داخل ہین مگر اتنی شرط ضرور ہے کہ یہہ صرف اوصاف ہی کے معنی مین مستعمل ہون اور افعال حالیہ اسم کے معنی مین نہ مستعمل ہون اوصاف کی مثال یہہ ہین شائستہ سرخ - بہاری - بہادر - راضی - متفکر - ڈرتا ہوا اگر یہہ الفاظ اسم کے معنی مین مستعمل ہون تو اوصاف کی امثال نہین ہین - مثلاً اگر ہم یہہ کہین کہ سقراط بہاری ہے اس مثال مین لفظ بہاری قضیہ کا محمول بذات خود نہین ہو سکتا اگر اوسکو کسی اور لفظ سے ملائین تو ہو سکتا ہے مثلاً اگر یون کہین کہ یہہ بہاری آدمی سقراط ہے تو قضیہ صحیح ہے اگر یون کہین کہ یہہ بھاری سقراط ہے تو غلط اکثر اوقات اوصاف اسماء کے معنے پر بھی دال ہوتے ہین اسوقت یہہ قضیہ کی موضوع بغیر کسی اور لفظ کے مدد کے ہو سکتے ہین کیونکہ اسم کو موضوع ہونے کی بذات خود قابلیت ہے اگر غور کیا جاے تو معلوم ہوگا کہ اوصاف کے دو معنو نین سے ایک ضرور ہوتے ہین یا تو وہ اسم کے معنون پہ دال ہین یا اسم کی توصیف کرتے ہین یعنے اسم کیطرف حمل کیے جاتے ہین اگر کوی ایسا وصف ہو جو ان دو معنو نین سے کسی پہ دال نہو تو وہ مہمل ہے یعنے اوسکے کچھہ معنی نہین ہو سکتے بر خلاف انکے اعراض مجردہ وہ بالعموم اوصاف کو ظاہر کرتے ہین مگر اونین اور اوصاف مین یہہ فرق ہے کہ ہم اعراض مجردہ کا تصور بلا لحاظ اون افراد کے کر سکتے ہین جنکی طرف وہ حمل کیے گئے ہین اور یہہ اوصاف کی خاصیت نہین ہے اطراف مجردہ کی مثالین یہہ ہین - انسانیت

رنگ - شکل - دلیری - یا استقلال - اِن مثالون سے ظاہر ہے کہ ہم انسانیت
کا بلا لحاظ کسی فرد کے جس مین یہہ
وصف پایا جاے تصوّر کر سکتے
ہین اگر لفظ منصب ہو تو ظاہر ہے کہ ہم اِس وصف کا مطلقاً تصوّر نہین کر سکتے
یہہ ضرور ہے کہ جسوقت ہم اِس لفظ کو سُنین اوسوقت ہمارے ذہن مین کسی خاص
فرد کی جسکی نسبت اِسکا اطلاق ہو سکتا ہے تصویر بنجاے - زید - بکر - یا اور کسی
دوست کے - کئی اِنسان کو دیکھکر ہمنے ایک ایسی خاصیت نکالی جو سب اِنسانون
مین پائی جاتی ہے اور تاہم جبکا ہم لحاظ بلا کسی خاص اِنسان کے تصوّر کر سکتے
ہین - لفظ انسانیت کے سُنتے ہی ہمارے دل پر کسی آدمی کی شکل نہین بنجاتے یہہ
ایک خاصیت ہے جو کُل اِنسان سے الگ کر لی گئی ہے اور ایسی ہی کہ ہم اوسکا بلا
وجود تصوّر کر سکتے ہین استثنا کی پہچان کے لئے کہ آیا کسی قضیہ مین کوئی عرض مجرّد
ہے یا نہین ہم چند علامتین مقرر کرتے ہین - جہان کہین کہ یہ علامات پائی جائین وہان
اعراض بھی ضرور ہونگے (۱) تمام وہ جملہ جو صورت بیانیہ رکھتے ہون (۲) تمام وہ جملہ
جنکے شروع مین لفظ کہ آتا ہے (۳) مصادر (۴) صفت اور فعل حال - اُن صیغون
مین جہان کہ اونکو موصوف کی احتیاج نہو اور بالنفس بجاے اسم کے مستعمل ہون
(۵) وہ اطراف جو نہ خبری حقیقی ہون - نہ اسم جمع - نہ کلّی متواطی مگر تاہم قضیہ کے موضوع
اور محمول ہونے کی صلاحیت رکھتی ہین اِس تمام طویل گفتگو سے یہہ بات تو طالب علم کے
ذہن نشین ہو گئی ہوگی کہ اطراف کی پانچ قسمین ہین - اِنہین چار کو دونون موضوع

---

ف۱ مثلاً زید کالا ہے اِسمین زید کا بیان ہے کہ اوسکا رنگ کالا ہے - اگر زید کالا ہے
تو وہ احمق ہے - اِس مثال مین ایک شرط ہے اگر زید کالا ہے تو احمق ہے اگر وہ کالا
نہین ہے تو نہین ہے اِس وجہ سے یہہ قضیہ شرطیہ ہے بیانیہ نہین ۱۲

و محمول ہونے کی صلاحیت ہے مگر اوصاف صرف محمول ہو سکتے ہین اونمین موضوع
ہونے کی قابلیت نہین ہے یہہ امر بھی قابل غور ہے کہ ایسی اوصاف و اعراض مجردہ
جنکا استعمال کثرت سے ہوتا ہے یا جو کہ مدت دراز سے مستعمل ہونے چلے آسے
ہین اکثر کلی متواطی کیطرح مستعمل ہوتے ہین - الفاظ - سرخ - خوب - نیکی - شکل - عدد
خوشی - رنگ - وغیرہ - اکثر اوقات متواطی کے معنو نمین مستعمل ہوتے ہین - اور صرف
حالت واحدیت ہین ہے نہین بلکہ حالت جمع مین بھی یہہ ہی حال ہے ایسا بھی ہوتا ہے
کہ بعض ترکیبو نمین وہ اپنے اصلی معنو نمین مستعمل ہوتے ہین مگر تاہم ایسے موقع بہی بہت سے
ہین جبکہ متواطی کے معنے لئے جاتے ہین -

حاشیہ ا - ہم نے اطراف کو پانچ حصو نمین تقسیم کیا ہے حالانکہ عموماً اطراف کو عرض
مجردہ کی تعریف ہم بیان کر چکے ہین جوہر سے اوصاف و افراد دونون مراد ہوتے ہین ایک
اور شرط ہے کہ اون اوصاف کا جو جوہر مین مستعمل ہوتے ہین ہم بلالحاظ افراد کے
تصور نہین کر سکتے ضرور ہے کہ وصف کے ساتھہ کسی ایسے فرد کا بھی تصور کرین جس
مین وہ وصف پایا جاتا ہے - زید - وسوان رسالہ - انسان جوہر کی مثالین
ہین - انسانیت مردانگی - عرض مجردہ کی مثالین ہین - اگر طالب علم ذرا توجہ کرے
تو اوسکو معلوم ہوگا کہ ہمنے لفظ جوہر کو بہت کم استعمال کیا ہے اسکی وجہہ یہہ ہے
کہ اوس کے معنو نمین بڑی وسعت پائی جاتی ہے - جوہر مین چار اقسام کے اطراف شامل
ہین - جزی حقیقی - کلی متواطی اسم جمع اور اوصاف بجائے اسکے کہ انکے علیحدہ علیحدہ
نام رکھتے اگر ہم ایسا کرتے کہ صرف لفظ جوہر کا استعمال کرتے تو ان اطراف مین
کسیطرح کی تمیز نہوتی - اس تمیز کے قائم رکھنے کے لئے ہمنے یہہ مختلف نام مقرر
کئے ہین بہت سے حکما ایسے ہین جو اس لفظ کے اور معنی لیتے ہین اونکے نزدیک
اوصاف و کلی متواطی بہی عرض مجردہ مین داخل ہین - ملا صاحب نے جوہر و عرض

جوہر اور عرض مجردہ [illegible]

مجردہ کی یہہ تعریف کی ہے - جوہر اوس اسم کو کہتے ہین جو ایک شئے بیان کرے عرض مجردہ اُس اسم کو کہتے ہین جو کسی شی کی اوصاف کا اظہار کرے - اگر یہہ تعریف تسلیم کیجائے تو ظاہر ہے کہ تمام اوصاف اعراض مجردہ مین داخل نہین - حکماء متقدمین اطراف جزی حقیقی اور اسم جمع کو نہ تو اعراض مجردہ مین داخل کرتے ہین اور نہ جوہر مین اونکے یہان اِس تقسیم کا کچھہ پتا نہین ہے

حاشیہ ۲ - لفظ اٹری بیوٹو جسکا ترجمہ ہمنے اوصاف کیا ہے مصنف کی اختراع نہین ہے بلکہ مصنف سے پہلے مل اور ہیرس کا استعمال کر چکے ہین لفظ ایڈ جکٹیو جسکے معنے صفت کے ہین اِس لفظ کو اِسواسطے ترجیح دیگئی ہے کہ اول تو اوسمین فعل حال بھی شامل ہو سکتے ہین جو صفت مین نہین ہو سکتے اور دوسرا ایڈ جکٹیو قواعد صرف و نحو کی اصطلاح ہے اور یہہ انسب نہین کہ ایک علم کی اصطلاح کا دوسرے علم مین استعمال ہو ہیرس کی رای ہے کہ اوصاف مین فعل بھی داخل ہین - اوپر کے بیان پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ رائے غلط ہے کیونکہ فعل ہمیشہ رابطہ و فعل حال مین حل ہو سکتا ہے ترتیب اطراف مین ہمنے اوصاف کو اعراض مجردہ پر مقدم کیا ہے اِسکی وجہہ یہہ ہے کہ اوصاف کو اطراف جزی حقیقی اسم جمع اور کلی متواطی سے بہ نسبت اعراض مجردہ کے زیادہ لگاو ہے یہہ اوصاف یا تو اِن اطراف کیطرف حمل کئے جاتے ہین یا اونکی کیفیت پر دال ہوتے ہین - اِس تقدیم کی ایک اور بھی وجہہ ہے اور وہ یہہ کہ اوصاف اعراض مجردہ کی نسبت پہلے بنائے گئے ہونگے یعنے ہمکو پہلے اوصاف کا تصور ہوا ہوگا اور بعد ازان اعراض مجردہ کا - اِس بات کو ہر ایک آزما سکتا ہے ظاہر ہے کہ انسانیت

---

ف ۱ اکثر اوقات قضیہ مین موضوع محمول کی جگہہ ہوتا ہے اور محمول موضوع کی جگہہ - عموماً یہہ اِس غرض سے ہوتی ہے کہ محمول پر زیادہ توجہ ہو - مگر اگر ایسی قضایا کی تحلیل کرنے ہو تو موضوع و محمول کو اپنی اپنی جگہہ مین رکھنا ضرور ہے +

سے پہلے ہمکو لفظ انسان کا تصور ہوگا - اسطرح سرخی سے پہلے سرخ کا تصور ہوا ہوگا اور چونکہ اوصاف کا اعراض مجردہ کی نسبت پہلے تصور ہوتا ہے اسلئے اونکے لئے الفاظ بھی پہلے بنے ہین

حاشیہ ۳ - طرف کی تعریف یہہ ہے طرف سے ایک وصف یا مجموعہ اوصاف ظاہر ہوتا ہے ایسے فرد کا جس سے صرف ایک وصف مفہوم ہو اور وہ بھی ایسا کہ جسکے اجزا نہین ہو سکتے ہین کوئی خاص نام نہین ہے اور فی الحقیقت ایسی اطراف کی تعریف بھی نہین ہو سکتی - تعریف صرف اوس چیز کی ہو سکتی ہے جو کسی الگی شی کیطرف حمل ہو سکے یا کسی اور شے کا جز ہو بسائط و مفردات کی تعریف ناممکن ہے - اگر لوک[۱] کی تقلید کیجائے تو ہم بھی ایسی اطراف کے لئے جنکے اوصاف کی تحلیل نہین ہو سکتی ایک نام مقرر کر سکتے ہین - لوک نے تمام اون اوصاف کا نام جنکی تحلیل ممکن نہین خیالات مفردہ مقرر کیا ہے اسیطرح ہم بھی تمام اون اطراف کو جن کے اوصاف کے تحلیل نہین ہو سکتی اطراف مفردہ نام رکھ سکتے ہین مگر ایسا کیا جائے تو ابتری واقع ہو اور دو مختلف اشیاء ایک ہی نام سے تعبیر کئے جائین اسکی وجہہ یہہ ہے کہ اطراف متقدان اونکو بھی کہتے ہین جو بذات خود اطراف ہونے کی صلاحیت رکھتین

حاشیہ ۴ - یہہ امر صریح ہے کہ اطراف کلی متواطی - اوصاف اور اعراض مجردہ افراد کے ملانے سے حاصل ہوتے ہین جب ایک فرد کا دوسرے فرد سے مقابلہ کرینگے تو یہہ معلوم ہوگا کہ یاہہ اس سے مختلف ہے یا دونون یکسان ہین - اگر یکسان ہین اور کچھہ اور بھی اسی قسم کے ہین تو سب کے ملنے سے طرف کلی متواطی بن گئے و علیٰ ہذا القیاس - غرض یہہ ہے کہ یہ تینون اطراف فکر کرنے سے حاصل ہوتے ہین - اگر فکر نہو تا تو یہہ افراد ملائی کہان سے جاتے اور

---

[۱] انگلستان مین ایک بڑا مشہور حکیم گذرا ہے

پہر یہہ مختلف اطراف کہان سے آئے اب تین اطراف کی نسبت تو یہہ ثابت ہوگیا کہ یہہ فکر کرنے سے حاصل ہوتی ہین - رہین دو جزہی حقیقی اور اسم جمع جزہی حقیقی حرف علیحدہ علیحدہ فرد سے بحث رکہتے ہین اور اسم جمع افراد کے مجموعہ سے اور دونونکا یہہ کام ہے کہ اِس فرد یا مجموعہ افراد کی اور افراد و مجموعات سے تمیز کرین - مثلاً اگر ہم زید کہین - اِس مثال مین زید جزہی حقیقی ہے اور اُس سے یہہ غرض ہے کہ سوا ایک خاص شخص کے اور کسی پر یہہ لفظ صادق نہین آتا یعنے خاص اِس شخص کے اور اشخاص سے تمیز ہوئی مگر بغیر ملائے ہم تمیز کیونکر کر سکتے ہین - جب تک ہم دو چیزونکا مقابلہ نہ کرینگے تو ہم کیونکر جانینگے کہ یہہ مختلف ہین صرف مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مختلف ہین اور اِسلئے الگ الگ نام رکہنے چاہیئین پس معلوم ہوا کہ جزے حقیقی اور اسم جمع میز مقابلہ ستلزم ہے اور مقابلہ کیا ہے فکر کی ایک قسم ہے - اِس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ جزے حقیقی اور اسم جمع بہی فکر سے ہے حاصل ہوتے ہین اگر سب انسان ایک سے ہون تو کیا ضرورت ہے کہ ایک کو زید کہتے اور دوسرے کو بکر اِن دو اشخاص مین جو تمیز ہوئی یہہ بغیر فکر اور مقابلہ کے ظاہر نہین ہو سکتی

حاشیہ ۵ - ایک اور امر بہی غور طلب ہے اور وہ یہہ ہے فرضکرو کہ ہم الفاظ انسان اور انسانیت کا تصور کر رہے ہین یہہ دونون ایسے الفاظ ہین کہ ایک ہی وصف پر دال ہین - اگر ہم انسانیت کا تصور کرین تو غالب ہے کہ اوسکے ساتہہ ہی ہمکو مطلق انسان کا تصور ہو اور ضرور ہے کہ انسان کے تصور کے ساتہہ کسی ایسے فرد کا تصور ہو کہ جسپر یہہ لفظ صادق ہے یعنے اوصاف اور اعراض مجردہ کے تصور کے ساتہہ اکثر جوہر کا بہی تصور ہوتا ہے اِسکی وجہ وہی ہے جو ہم پہلے بیان کر چکے ہین یعنے جوہر اوصاف اور اعراض مجردہ سے پہلے سمجہے

اور اعراض مجردہ اور اوصاف اختراع کیے گئے ہین ظاہر ہے کہ مرکب کا تصور
کرتے ہی ہمین مفرد کا بھی تصور ہو جائیگا - ایک اور بھی وجہہ ہے اور وہ یہہ کہ
ذہن ان نسبت اعراض اور اوصاف کی جوہر سے زیادہ ماہر ہوتا ہے اور اسلیے جب
وہ اوصاف کا تصور کرتا ہے اوسیوقت اوسکو جوہر کا بھی تصور ہوتا ہے - حرف
کلی متواطی - ایک فرد کو ظاہر کرتی ہے مگر ایک خاص شرط سے - وہ یہہ ہے کہ اگر ہم
اوس فرد مین سے تمام وہ اوصاف جو اوسکے لازم ہین یعنے جو اوس ہی مین پائے
جاتے ہین اور اوس قسم کے اور اشیار مین نہین پائے جاتے نکال لین اور
حرف اون اوصاف کیطرف نظر کرین جو اس فرد مین بھی پائے جاتے ہین اور
نیز اوس قسم کے اور افراد مین تو کلی متواطی ایک فرد کا بھی اظہار کریگی اصل
مین کلی متواطی کو افراد سے بحث ہے - فرد واحد سے بحث نہین مگر اس صورت
مین اوسکو فرد واحد سے بھی بحث ہو سکتی ہے اگر غور کر کر دیکھو تو سب ایک
بات ہے - جب کلی متواطی ایک فرد سے بحث کرتی ہے تو دل کی توجہہ اوس فرد
پر بند ول رہتی ہے مگر ہمین ہمیشہ اسبات کا خیال رہتا ہے کہ یہہ خاص فرد
کل مجموعہ کی قایمقام ہے یہہ ہی وجہہ ہے کہ کلی متواطی یکلخت دو امور کا اظہار
کرتی ہے (۱) مجموعہ افراد (۲) مجموعہ اوصاف جو اون افراد پر صادق آتے ہین

**حاشیہ ۶** - مل صاحب کی یہہ رائے ہے کہ وہ اوصاف جو قضیہ مین محمول
واقع ہوون اصل مین اطراف کلی متواطی ہوتے ہین اس سے اونکی یہہ غرض نہیا
ہے کہ اوصاف کو احاطہ اطراف سے باہر کرین اور اطراف کے حرف چار اقسام
رکہین مثلاً تمام مثلث تین ضلعونکے ہوتے ہین یعنے مثلث مین تین ضلع ہوتے
ہین - تمام عاقل آدمی منصف بھی ہوتے ہین - یہہ دو قضیہ ہین مل صاحب
کی یہہ رائے ہے کہ یہہ کامل نہین ہے یہہ قضیہ اصل مین عمومًا ان شئے اول

کی یہہ شکل ہے - تمام مثلث تین ضلع والی شکلین ہین - تمام عاقل آدمی منصف
آدمی بھی ہوتے ہین ہماری راے مل صاحب کی راے کے خلاف ہے - اسمین
شبہہ نہین کہ اگر اون اوصاف کو جو محمول واقع ہوتے ہین موضوع سے ملا دین تو
ایک ایسے طرف کی متواطی حاصل ہو سکتی ہے کہ اگر اوسکو اوصاف کی جگہہ رکھدین
تو قضیہ مین کچھہ خلل نہ واقع ہو - اسبات کو ہم تسلیم کرتے ہین کہ اوصاف اطراف کلی
متواطی کے پیرایہ مین بیان کئے جا سکتے ہین مگر اسبات پر غور کرنا چاہیے کہ جب
تک ایک طرف وصفی رہتی ہے اوسوقت تک ذہن مین صرف اوصاف کا ہی تصور رہتا
ہے اور جبکہ وہ کلی متواطی ہوے تو ذہن مین اوصاف کے ساتھہ افراد کا بھی تصور
ہوگا - اول حالت مین صرف اوصاف کا تصور تھا اور دوسرے مین اوصاف کے
ساتھہ افراد بھی شامل ہین - ظاہر ہے کہ یہہ دونون ایک نہین ہو سکتے اور اسلیے
مل صاحب کی راے بالکل درست نہین ہے

# دوسرا باب اطراف کی تعمیم و تخصیص

طرف کی تعمیم اسوقت ہوتی ہے جبکہ وہ متعدد اوصاف یا مجموعہ اوصاف پر دلالت کرے اگر وہ متعدد افراد

---

مدت دراز سے تکرار ہو رہی ہے اور ابتک کچھہ تصفیہ نہین ہوا ہے بجاے انکے الفاظ تعمیم و تخصیص کو
استعمال کیا ہے حکماء متقدمین کی راے تھی کہ ترک عموم ہونے سے یہہ مراد ہے کہ اوس سے صرف وصف
مفہوم ہوتا ہے اوسکی تخصیص اوسوقت ہوتی ہے جبکہ وہ صرف موصوف کا اظہار کرے مل صاحب کی یہہ
راے ہے کہ طرف کی تعمیم مین دو طرح کے دلالت شامل ہین اول دلالت وضعی - دوم التزامی اور اوس سے یہہ غرض
ہوتی ہے کہ وہ موصوف کے معنے بتائے اور وصف اوسکو لازم ہو - مل صاحب کی راے ہے کہ اطراف جزوی
حقیقی اسم جمع اور اعراض مجردہ اطراف عامہ نہین ہین حکماء متقدمین کی یہہ راے تھی کہ سواے اوصاف کے
اور کوئی طرف عامہ نہین ہے اس سے معلوم ہوگا کہ ان الفاظ کے معنون پر مختلف قسم کے جھگڑے
ہوتے رہے ہین - یہہ دیکھکر کہ ان الفاظ کے معنے مقرر نہین ہین اس کتاب کے مصنف نے دقت سے بچنے
کے لیے ہر ایک لفظ کے خاص معنے مقرر کر لیے ہین - لفظ ڈی نوٹیشن یعنے تخصیص صرف افراد پر صادق
آتا ہے اور کنوٹیشن یعنے تعمیم صرف اوصاف پر - تعمیم یہہ ہین کہ مثلاً آدمی تو طرف کی تخصیص کیا ہے
لفظ انسان بولین تو اوسکی تعمیم کیا ہوئی - اول [illegible]

یا مجموعہ افراد کو بتاسئے تو اوسکی تخصیص ہوتی ہے - اِس سے ظاہر ہے کہ طرف سے
دو کام نکلتے ہین - اوصاف کی تعمیم اور افراد کی تخصیص طرف کی تخصیص سے یہہ مراد ہے کہ وہ
چند افراد یا اجتماع افراد پر دلالت کرے - مثلاً سقراط اسطرف سے ایک طرح کی تخصیص
پیدا ہوتی ہے یعنے اسطرف کا صرف فرد واحد پر اطلاق ہو سکتا ہے - اور تمام افراد سے
اس خاص شخص کی تمیز ہوتی ہے - یا فرض کرو کہ ہم دسوان رسالہ کہین - اِسمین بہی تخصیص
پائی جاتی ہے اِن الفاظ کا اطلاق صرف ایک خاص گروہ پر ہو سکتا ہے اور اوس
گروہ کے اور رسالون سے تمیز کی جاتی ہے - ہم ہر ایک رسالہ کو دسوان رسالہ کہہ
نہین کہہ سکتے - اگر کہین تو بیوقوف بنینگے - صرف ایک خاص رسالہ ہے
جسکا یہہ نام ہے - اگر ہم لفظ انسان کہین تو پہر بہی تخصیص ظاہر ہوتی ہے - حیوان کے
ایک گروہ کے لئے اِس لفظ کا استعمال ہو سکتا ہے اور اوس گروہ کے ہر فرد پر
صادق ہوتا ہے مگر کل حیوان پر نہین - اِس سے ظاہر ہے کہ اطراف جزئی حقیقی کلی
متواطی اور اسم جمع اختصاصی ہین اوصاف و اعراض مجردہ اِس قسم کے نہین
ہین بلکہ اون سے ہمیشہ تعمیم ظاہر ہوتی ہے - ایک صورت ایسی ہی ہے کہ جسمین
یہہ اطراف اختصاصی ہو سکتے ہین یعنے جبکہ اونکے تصور کے ساتہہ ہمکو کلی
متواطی کا تصور ہو - مگر اِس صورت مین بہی وہ بذات خود اختصاصی نہین ہین
کلی متواطی کے وساطت سے ہین اب طرف کی تخصیص کا ذکر تو ہو چکا صرف تعمیم کا
ذکر باقی رہا وہ اطراف جو تعمیم کا اظہار کرتے ہین یہہ ہین - اعراض مجردہ - اوصاف
کلی متواطی - اِشتباہات کو شاید تم مثالون کے ذریعے زیادہ جلد سمجہوگے انسانیت
- سرخ - انسان - یہہ تین مثالین ہین - ظاہر ہے کہ لفظ انسانیت مین
بہت سے اوصاف شامل ہین تمام وہ اوصاف جو انسانون مین بالاشتراک پائے جاتے ہین اور یہہ نہین کہہ
سکتے کہ اِس خاص شخص مین انسانیت ہے بلکہ یہہ شئی ہر چہ سب انسانون مین پائی جاتی ہے اسلیئے لفظ سرخ کا استعمال
ایک یا دو افراد پر نہین ہو سکتا بلکہ تمام اون افراد پر جو سرخ ہین - لفظ انسان

کا بہی یہہ بہی حال ہے۔ ہم صرف زید یا بکر کو ہی انسان نہین کہہ سکتے بلکہ لفظ انسان
اون سب افراد پہ صادق ہے جن مین خاص اوصاف پائے جاتے ہین اطراف
جزئے حقیقی و اسم جمع سے کسی حالت مین تعمیم ظاہر نہین ہوتی البتہ اگر اون کے تصور
کے ساتھہ اطراف متواطی کا تصور ہو تو یہہ ہو سکتا ہے کہ وہ اونکے وساطت سے تعمیم
ظاہر کرین - یہہ امر شرح طلب ہے اطراف اسم جمع کی تصور کے ساتھہ ہمکو کلی متواطی کا بہی
تصور ہو جاتا ہے اگر لفظ رسالہ کا تصور ہو تو ہمارے ذہن مین رسالہ کے سپاہیون
کی تصویر پہنچ جاتے ہین مجلس کی تصور کے ساتھہ ارکان مجلس کا تصور ہوتا ہے
اس سے ظاہر ہے کہ اسم جمع کے ساتھہ کلی متواطی کا تصور لازم ہے جو اوصاف
کلی متواطی مین پائی جاتی ہین ظاہر ہے کہ وہ اسم جمع مین بہی پائی جاوینگی - اگر
رسالہ کے سپاہیون مین کچھہ اوصاف پائے جاتے ہین تو یہہ اوصاف کل رسالہ کی
نسبت بہی صادق ہونگے مگر اسم جمع مین اوسکی حیثیت ذاتی مین یہہ اوصاف
نہین پائے جاتے صرف کلی متواطی کے وساطت سے پائے جاتے ہین -
اور اسلئے اسم جمع تعمیم ظاہر نہین کرتا یہہ ہے جزئی حقیقی کا حال ہے ولیم کی تصور
کے ساتھہ ممکن ہے کہ ہمین انسان - ذکور - انگریز - میرا دوست ان سب باتونکا
تصور ہو اور اسیطرح جیسے ممکن ہے کہ وہ تعمیم ظاہر کرے مگر بذات خود وہ تخصیص ظاہر
کرتی ہے اور تعمیم سے اوسکو کچھہ تعلق نہین - اوصاف کا اظہار اوسمین صرف
کلی متواطی کے وساطت سے ہوتا ہے - اس طویل گفتگو سے یہہ نتیجہ نکلا کہ
اطراف کلی متواطی سے تعمیم اور تخصیص دونون ظاہر ہوتے ہین - جزئی حقیقی
اور اسم جمع سے صرف تخصیص مفہوم ہوتی ہے اعراض مجردہ اور اوصاف تعمیم پر
دلالت کرتے ہین مگر یہہ ممکن ہے کہ کلی متواطی کے وساطت سے کوئی طرف
جس سے تخصیص ظاہر ہو یہہ تعمیم پہ دلالت کرے اور جو تعمیم ظاہر کرتے ہو وہ تخصیص پر

دلالت کرے

حاشیہ اطراف کی تعمیم اور تخصیص کو اکثر حکما اور الفاظ مین بھی بیان کیا کرتے ہین بعض اِس تفریق کو یون بیان کرتے ہین معلومات کی درازی و عمق معلومات کا لفظ ہمنے شروع ہی سے رد کردیا ہے اور اوسکی بجاے ہمنے اطراف کو مستعمل کیا ہے غرض دونون سے ایک ہی ہے یعنے یہہ الفاظ فکر کے اوس جز کے لئے مستعمل ہوتے ہین جو لاتیجزی ہے یعنے جسکی اور جز نہین ہوسکتی۔ یہان درازی و عمق کے تسلیم کرنے مین کسیطرحکی گفتگو نہین۔ مگر بجاے اِسکے کہ معلومات کی درازی و عمق کا بیان کرین ہم اطراف کی درازی اور عمق کا ذکر کرینگے۔ اطراف کی درازی سے وہ ہی غرض ہے جو تخصیص سے تھی یعنے وہ طرف کتنے افراد پر حاوی ہے۔ اطراف کی عمق اور تعمیم ایک بات ہے اور مطلب دونون سے یہہ ہے کہ طرف مین کسقدر اوصاف شامل ہین یہہ امر صریح ہے کہ اگر اطراف کلی متوالی کا کوئی ایسا سلسلہ ہو جس مین ایکطرف دوسری طرف کی تابع ہو تو اطراف کی تعمیم و تخصیص بالعکس ہوتی ہے اگر تعمیم کی زیادتی ہو تو تخصیص کی کمی ہوگی اور اگر تخصیص کی زیادتی ہو تو تعمیم کی کمی ہوگی۔ فرضکرو کہ متوالی کے یہہ مثالین ہین۔ پہول۔ گلاب۔ سفید گلاب ظاہر ہے کہ گلاب اور سفید گلاب کے نسبت پہول مین کم اوصاف پائے جاوینگے گلاب مین چند اوصاف پائے جاتے ہین جو اوسی کو خاص ہین اور پہولونمین نہین پائے جاتے اِسطرح سفید گلاب مین بھی چند ایسے اوصاف ہین۔ اب یہہ اوصاف جو اِن دونون پہولون کو خاص ہین ہر ایک پہول مین نہین پائے جاتے۔ یعنے اگر پہولون پہ عموماً نظر کرین تو اون مین بہ نسبت کسی خاص پہول کے کم اوصاف پائے جاوینگے۔ گلاب کا اطلاق اِتنے افراد پہ نہین ہوسکتا جیسا کہ

پہول کا اور سفید گلاب کا اِس ہی ہی کم ہے اِس سے ظاہر ہے کہ جتنے کسی شے
مین اوصاف زیادہ ہونگے اوسیقدر اوسمین افراد کم ہونگے اور جسقدر افراد کم
ہون اوسیقدر اوصاف زیادہ ہون یعنے تعمیم اور تخصیص مین ضدیت کی نسبت
ہے - یہہ ظاہر ہے کہ جزی حقیقی سے بڑہکر کوئی طرف تخصیص نہین کرتے وہ صرف
ایک فرد پر دلالت کرتی ہے - اگر ہم اوسکو تمام اون اطراف کلی متواطی کیطرف رجوع
کرین جو اوسپر حمل ہو سکتے ہین تو معلوم ہوگا کہ اوسمین اطراف کلی متواطی کے سبب بہت
سے اوصاف داخل ہو جائینگے - جزی حقیقے سے بذات خود تعمیم نہین ہوتی مگر اگر
وہ اون اطراف کلی متواطی کے طرف رجوع کیجائے جو اوسکی طرف حمل ہو سکتے
ہین تو وہ تعمیم کو ظاہر کرتی ہے - مثلاً سقراط ایک خاص شخص پر دال ہے اسمین
تعمیم بذات خود نہین پائی جاتی مگر اگر یون کہین کہ سقراط حکیم مدرس - سپاہی
شہید اور اتہینز کا باشندہ تہا تو ظاہر ہو جائیگا کہ اوس سے کسقدر تعمیم مفہوم ہوتی
ہے - اِس کل مباحثہ سے غرض یہہ ہے کہ اگر کسیطرف تخصیص کم ہے تو تعمیم زیادہ
اور اگر تعمیم زیادہ ہے تو تخصیص کم ہے یعنے اگر اوسکا زیادہ افراد پر اطلاق ہوتا ہے تو اوسمین اوصاف
کم پائے جائینگے اور اگر اوصاف زیادہ ہین تو وہ کم افراد پر صادق ہوگا

# دوسرا حصہ قضیہ کا بیان

## پہلا باب - موضوع و محمول

جس عبارت کا مدلول کوئی تصدیق ہو اوسکو قضیہ کہتے ہین اصل مین فکر
کے اظہار کا نام قضیہ ہے - قضیہ مین ایک شی کی نسبت دوسرے شے کا ایقاع
و سلب ہوتا ہے یا تو یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ شی اِس دوسری شی کیطرف حمل یا نسبت
ہو سکتی ہے یا یہہ کہ نہین ہو سکتے - اِن دو صورتون سے خالی نہین ایقاع

نسبت و سلب نسبت دونون فکر سے حاصل ہوتی ہین بغیر فکر کئے ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ یہ شی دوسری کیطرف حمل ہو سکتی ہے یا نہین اسکی مثالین یہہ ہین زید وہ شخص ہے جسکو ہمنے کل دیکھا تھا شکل مستقیمۃ الاضلاع مین تین اضلاع سے کم نہین ہوتے - بعض ستارے سیّارے نہین ہین ظاہر ہے کہ بغیر فکر کئے ہم کیونکر کہہ سکتے ہین کہ زید وہ شخص ہے جسکو ہمنے کل دیکھا تھا اون الفاظ کو جو قضیہ مین مستعمل ہوتے ہین خواہ اونکیطرف کوئی شی حمل کیجائے یا وہ کسیکی طرف حمل کئے جاوین قضیہ کے اطراف کہتے ہین اوسطرف کو جو حمل کیجائے محمول کہتے ہین اور جسکی نسبت کسیطرف کا حمل ہو موضوع کہلاتی ہے - اگر قضیہ کو صرف و نحو کے لحاظ سے دیکھو تو معلوم ہوگا کہ وہ جملہ اسمیہ ہے مبتدا کو موضوع کہتے ہین اور خبر کو محمول - اوس کلمہ کو جو موضوع و محمول کی نسبت کا اظہار کرے یعنی جس سے نسبت حکمیہ معلوم ہو خواہ وہ موجبہ ہو خواہ سالبہ رابطہ کہلاتا ہے اصطلاحاً یون کہا کرتے ہین کہ محمول موضوع کیطرف حمل کیا جاتا ہے - امثال متذکرہ صدر مین وہ شخص جسکو مین نے کل دیکھا تھا - یہہ خاصیت کہ تین اضلاع سے کم نہین ہوتے اور سیّارے محمول ہین اور زید مستقیم الاضلاع اور بعض ستارے موضوع ہین اور انکیطرف محمول حمل کئے گئے ہین مثال اولین ایقاع نسبت ہے دوسری اور تیسری مثالین سلب نسبت ہین ہے مثال اولین لفظ ہے حکم پہ دلالت کرتا ہے - دوسری اور تیسری مثال مین نہین ہوتے اور نہین ہین سلب نسبت کا اظہار کرتے ہین عربی مین حمل موجبہ اور سالبہ دونون ہو سکتا ہے زبان انگریزی مین یہہ بات پائی نہین جاتی انگریزی مین لفظ پریڈیکیٹ جسکے معنے حمل کرنے کی ہین صرف حمل موجبہ کے معنو مین مستعمل ہوتا ہے اور لفظ اقرار و دعوی کا مترادف ہوتا ہے اور حمل سالبہ کے لئے لفظ انکار کا بولا جاتا ہے - مصنف کی یہہ رائے ہے کہ اگر اقرار و انکار کی جگہہ ہم ایک ہی لفظ رکھین تو بہتر ہو اگر لفظ حمل اسطور پر مستعمل ہو کہ جب اقرار ہو تو حمل موجبہ کہا جاسکے اور انکار کیصورت حمل سالبہ تو ہمین کسیطرح کا شک نہین رہیگا -

# دوسرا باب رابطہ[1]

قضیے مین وہ لفظ جو حکم پر دلالت کرے رابطہ کہلاتا ہے۔ رابطہ موضوع اور محمول کے
اوس نسبت کا اظہار کرتا ہے جسکو منطقی نسبت حکمیہ کہتے ہین۔ عربی اور انگریزی میں
اس نسبت کے لئے قضیے مین کوئی لفظ نہین ہوتا۔ مگر بعض اوقات عربی مین ہو۔ کان
۔ صار۔ صبح۔ وغیرہ اور انگریزی مین از (is ہے) از نوٹ (is not نہین ہے) آر (are ہین)
آر نوٹ (are not نہین ہین) اوس نسبت کا اظہار کرتے ہین۔ ہی اور ہین اوس وقت
مستعمل ہوتے ہین جب کہ قضیہ موجبہ ہو اور نہین ہے اور نہین ہین جبکہ قضیہ سالبہ
ہو۔ سوائے اِن چار الفاظ کے اور کوئی الفاظ نہین جو اس نسبت کو بیان کر سکین

[1] انگریزی اردو اور عربی تینون بالکل مختلف زبانین ہین اور اِنمین قواعد صرف و نحو کا بہی اختلاف ہے انگریزی اور عربی مین یہہ امر مشترک ہے کہ اِنمین چند ایسی علامتین ہین جنکے لگانے سے ایک ہی لفظ کے معنو مین اختلاف ہو جاتا ہے۔ فَعَلَ۔ ایک شخص واحد غائب مذکر نے زمانہ ماضی مین ایک کام کیا۔ یَفعَلُ تو یہہ کام کر رہا ہے برن جلتا ہے برنٹ جلایا گیا یا جل گیا۔ اِن مثالون سے ظاہر ہے کہ لفظ وہی رہتا ہے مگر چند علامتون کی تبدیل سے اوسکے معنو مین کچھہ فرق پڑجاتا ہے بخلاف اِسکے اردو جلتا ہے اور جلایا گیا ہے۔ اِس زبان مین لفظ ہی علامت نہین ہے بلکہ ایک علیحدہ لفظ ہے انگریزی مین کبھی اکثر اوقات زمانہ کا اظہار الفاظ کے لگانے سے ہوتا ہے مگر عربی مین تو بالکل نہین ہوتا۔ اون الفاظ کو جو زمانہ کا اظہار حرف علامات کے لگانے سے کرتے ہین ہم اردو مین بجنسہ بیان نہین کر سکتے کیونکہ بیان صرف علیحدہ الفاظ کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے اور اِس تفرقہ سے اصل لفظ کا تمام لطف جاتا رہتا ہے۔ فایر از برننگ = آگ جل رہی ہے اِس فقرہ مین اِز = ہی کے ہی یعنی نسبت حکمیہ کے لئے ایک علیحدہ لفظ استعمال ہوا ہے

[2] فایر برنز آگ جلتی ہے یہان برنز ایک لفظ ہے اور نسبت حکمیہ صرف علامت ز کی ذریعہ سے مفہوم ہوتی ہے۔

اگر ہم بجائے ہین کے تھے کہین تو اِس نسبت کا بیان تھے سے ہوگا بلکہ صرف ہین کے
ذریعہ سے ہوگا۔ یعنے اِس نسبت کے بیان کے لئے فعل ہمیشہ زمانہ حال مین ہونا چاہئے
۔ اگر ہم یہہ کہین کہ یہہ چیز اچھی ہے تو ظاہر ہے کہ اِس نسبت کے بیان کے لئے لفظ ہے
ہی جس سے زمانہ حال مراد ہے مستعمل ہوا ہے۔ اگر یون کہین یہہ اچھی چیز تہی تو منطقی اس
قضیہ کو بدل کر زمانہ حال کی صورت مین۔ لائیگا اور اِسکے بعد اِس نسبت کا اظہار ہوگا
یعنے اِس قضیہ کی یہہ شکل ہوجائیگی یہہ وہ چیز ہے جو زمانہ گذشتہ مین اچھی تہی۔ اِس مثال
سے طالب علم کو یہہ بات تو معلوم ہوگئی ہوگی کہ اِس نسبت کے اظہار کے لئے فعل سے
ہمیشہ زمانہ حال ظاہر ہونا چاہئے اب ہم اِس قید کی وجہ دیتے ہین اور وہ یہہ ہے ہر قضیہ سے
صرف یہہ غرض ہے کہ دو اطراف کی مطابقت یا افتراق کا اظہار کرے اور نیز کہ اس
امر کی نسبت ہماری راے کو بیان کرے یعنے آیا زمانہ حال مین ہم اونکی مطابقت
یا افتراق کے قائل ہین یا نہین۔ غرض یہہ ہے کہ صرف زمانہ حال سے بحث ہے
اور زمانون سے کچھہ تعلق نہین رابطہ صرف یہہ ظاہر کرتا ہے کہ ہماری راے ان
دو اطراف کی نسبت اِسوقت کیا ہے اگر اطراف
کی نسبت زمانہ کا اظہار کرنا منظور ہو تو محمول مین کرنا چاہئے۔ رابطہ کو اِس سے
کچھہ غرض نہین مثلاً ہم یہہ کہین کہ زید ایک شخص تہا۔ اِس مثال مین لفظ تہا رابطہ
نہین ہے اول اِس فقرہ کو منطقی شکل مین لانا چاہئے۔ پھر رابطہ معلوم ہو جائیگا
منطقی شکل یہہ ہے زید ایک شخص (کا نام) ہے جو تہا (یعنے زمانہ گذشتہ مین زندہ
تہا) یہان ہے رابطہ ہے اگر ہم یہہ کہین کہ سکندر فیلقوس کا بیٹا تھا۔ توپین
کل چہوٹین گی تو یہہ نہ سمجہنا چاہئے کہ یہہ قضایا کاذب ہین۔ یہان قضیہ اصل
مین یہہ تھا سکندر ایک شخص (کا نام) ہے۔ جو فیلقوس کا بیٹا تہا۔ اور دوسرے
قضیہ کی یہہ شکل تہی توپون کا چہٹنا ایسی شی ہے جو کل واقع ہوگی اگر ہم روزمرہ

کی گفتگو د مباحثات مین ہر قضیہ کو اوسکی باضابطہ شکل مین بیان کرین تو بری
وقت ہو سوا اِسکے ہنسی بھی خوب اڑی اور ہم خود مین کہا ہُون گر جب منطقی معاملات
سے بحث ہو تو ضرور ہے کہ قضیہ کو اوسکی باضابطہ شکل مین لے آوین ۔ اب اسباب
سو تو ہم ثابت کر چکے کہ رابطہ سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ قضیہ کا مقصود کس زمانہ مین
ہُوا ۔ صرف یہہ بات ثابت ہے کہ زمانہ حالمین ہماری راے اوسکی اطراف کی نسبت
کیا ہے ۔ اب ہم ایک اور امر بیان کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ رابطہ سے قضیے کے
مقصود کی زیست وجود ثابت نہین ہوتی صرف دونون اطراف کی نسبت کو بیان
کرتا ہے اگر ہم یہہ کہین ۔ مین ہُون یہہ قضیہ ناقص ہے اور مراد اِس سے یہہ ہے
مین زندہ ہُون یا مین موجود ہُون اگر ہم کہین کہ مین ہُون تو اس سے یہہ نہ سمجھنا چاہیے
کہ مین زندہ ہُون جب تک کہ لفظ زندہ کا فقرہ مین داخل نہ ہو اسباب کا مان لینا
غلطی مین شامل ہے اِسیطرح جیسے اگر ہم کہین کہ بادشاہ نہین ہے تو یہہ نہ سمجھنا چاہیے
کہ یہہ قضیہ کامل ہے ۔ اِسمین صرف موضوع و رابطہ ہین ۔ محمول کا کچھہ پتہ نہین ۔ اور
رابطہ سے کیا فایدہ جب تک محمول نہ ہو ۔ رابطہ تو صرف ۔ موضوع اور محمول کو ملاتا ہے
اور اونکے ملنے سے ایک حکم پیدا کرتا ہے ۔ اگر موضوع و محمول مین سے ایک نہ ہو
تو دوسرے سے کچھہ فایدہ نہین ۔ پس اِس مثال سے کہ بادشاہ نہین ہے یہہ مراد
ہے کہ بادشاہ موجود نہین ہے ۔ اِس طویل گفتگو سے ظاہر ہوگا کہ رابطہ نہ زمانہ کا
اظہار کرتا ہے نہ وجود کا ۔ یہہ سمجھنا کہ رابطہ فعل ہے غلطی مین داخل ہے ۔ رابطہ حرف
عطف ہے یعنے دو اطراف کو ملاتا ہے اور اونسے حکم لگاتا ہے ۔ اِس امر کی تایید
مین کہ رابطہ سے وجود کا اظہار نہین ہوتا ہے ہم ایک مثال پیش کرتے ہین رستم
کے کارنمایان سب جھوٹے ہین ۔ اِس مثال سے ظاہر ہے کہ تمام کام جو عوام رستم
کیطرف منسوب کرتے ہین کبھی واقع نہین ہوئے یعنے اونکو کبھی وجود حاصل نہ ہُوا

ہم روز بولتے ہین - یہہ تو نہین ہے وہ شخص مُردہ ہے - غرض یہہ ہے کہ رابطہ سے
وجود کا اظہار ممکن نہین البتہ محمول مین وجود زمانہ دونون کا اظہار ہو سکتا ہے - یہہ دو امر
تو تمام ہوئی اب ایک گفتگو اور رہی - اور وہ یہہ ہے کہ آیا ہم رابطہ کے ذریعہ سے موضوع
ومحمول کے رشتہ کے جہت بھی ظاہر کر سکتے ہین یا نہین - اس امر پر منطقی مدت دراز
سے تنازعہ کر رہے ہین - ایک فرقہ یہہ کہتا ہے کہ رابطہ کے ذریعہ سے جہت ظاہر
نہین ہو سکتی - دوسرے کی یہہ راے ہے کہ ہو سکتی ہے اس بات کو دونون
تسلیم کرتے ہین کہ رابطہ سے صرف یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ قضیہ کے اطراف کی مطابقت
وافتراق کی نسبت ہماری کیا راے ہے - ایک فرقہ کہتا ہے کہ سوا اسکے کچھہ اور
رابطہ سے مفہوم نہین ہوتا - دوسرے کی یہہ راے ہے سوا اس امر کے رابطہ
سے جہت بھی مفہوم ہوتی ہے یعنے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ موضوع محمول کے
مابین کس قسم کا رشتہ ہے - فرقہ ثانی کی یہہ راے ہے کہ یہہ قضایا بسیط ہین
یہہ تحقیقاً وہی ہے جسکو مینے کل دیکھا تھا - یہہ غالباً وہ شخص ہے جسکو
مینے کل دیکھا تھا ممکن ہے کہ یہہ وہ شخص ہے جسکو مینے کل دیکھا تھا اور دوسرے فرقہ
کی یہہ راے ہے کہ یہہ قضایا بسیط نہین بلکہ قضیہ بسیطہ یہہ ہے - یہہ وہ شخص ہے
جسکو مینے کل دیکھا تھا - چونکہ منطق سے بڑی غرض یہہ ہے کہ قضایا مرکبہ کی تشریح
ہو اور یہانتک تحلیل ہو کہ اوس سے آگے نہو سکے اس سے بہتر یہہ معلوم ہوتا
ہے کہ ہم اوس فرقہ کی راے کو تسلیم کرین جسکا دعوے یہہ ہے کہ رابطہ جہت
کا اظہار نہین کر سکتا اسمین کسیطرحکا کلام نہین کہ روزمرہ کی گفتگو ومباحثات
مین رابطہ ہمیشہ جہت کا اظہار کرتا ہے مگر ہماری غرض یہہ نہین ہے کہ منطق کو
روزمرہ کی زبان کے مطابق کرین اگر ہم سے کسی امر مین سوال کیا جائے تو
اوس امر کا جواب ظاہراً قضیہ کے پیرایہ مین ہوگا اس قضیہ مین ہم اپنے یقین کے

درجے کو ظاہر کر سکتے ہین فرض کرو کہ ہمسے کوئی یہہ سوال کرے کہ کیا یہ وہی شخص ہے جسکو ہمنے کل دیکھا تھا تو چاہیئے ہم یہہ جواب دین کہ ہان یہ وہی شخص ہے جسکو ہمنے کل دیکھا تھا یا یہہ کہ تحقیقا یا غالبا یہہ وہی شخص ہے - دونون جواب درست ہین مگر پہلا جواب قضیہ بسیطہ ہے اور دوسرا نہین - دوسرے مین سوائے قضیہ بسیطہ کے ایک اور امر بھی ہے یعنی جہت جو ظاہرا فکر کا نتیجہ ہے اور بغیر فکر کئے حاصل نہین ہوسکتے فکر اسبارہ مین ہوتا ہے کہ ہمین اس امر مین کسدرجہ کا یقین ہے آیا یہہ امر بالکل تحقیق ہے اغلب ہے یا صرف ممکن ہے اس تمام گفتگو سے معلوم ہوگا کہ قضایا بسیط کی ایسی شکل ہوتی ہے ا ب ہے - ا ب نہین ہے - اگر قضیہ کسی اور پیرایہ مین ہون تو وہ بسیط مین نہین بلکہ قابل تحلیل ہین جانشیہ - مل صاحب نے اس معاملہ مین مختلف رای دی ہے مگر سر ولیم ہملٹن اور ڈاکٹر مانسل ہماری رای کی تائید کرتے ہین

# تیسرا باب قضیون کی تقسیم

اب قضیے کی تقسیم پر توجہ کرو اگر رابطہ موجبہ ہو تو قضیہ موجبہ ہوگا اور اگر رابطہ سالبہ ہے تو قضیہ بھی سالبہ ہوگا یعنی قضیے دو قسم کے ہوئے ایک موجبہ دوسرا سالبہ یہ تقسیم باعتبار کیفیت ہوئی قضیے ایک اور اعتبار سے بھی تقسیم کئے جاتے ہین یعنی بلحاظ کمیت کے قضیے بلحاظ کمیت کے کلیہ ہوتے ہین یا جزیہ جب ہم محمول کو موضوع کیطرف حمل کرتے ہین تو دو حال سے خالی نہین یا تو محمول موضوع کے کل افراد کی طرف حمل ہوسکتا ہے یا بعض کیطرف - مثلاً سب انسان جاندار ہین قضیہ کلیہ ہے اور بعض آدمی فانی ہین قضیہ جزیہ ہے جب ہمنے لفظ موت کو موضوع کیطرف حمل کیا تو دو حال سے خالی ہین یا تو موضوع کے تمام افراد اوسکی تابع ہین یا خاص - اسطرح سے اگر ہمین لفظ عقل کو انسان کیطرف حمل کرنا ہو تو ہم دو باتین کہہ سکتے ہین (۱) کل انسان عاقل ہین (۲) بعض انسان عاقل ہین - اگر محمول

موضوع کی کل افراد پر صادق ہو تو قضیہ کلیہ ہے ورنہ جزیہ اگر قضیہ کا موضوع طرف
جزی حقیقی ہے تو قضیہ مخصوصہ ہے* قضیہ مخصوصہ ہمیشہ کلیہ ہوتا ہے - ہم کہہ
چکے ہین کہ اگر محمول موضوع کے تمام افراد پر صادق تو قضیہ کلیہ ہے چونکہ قضیہ
مخصوصہ مین موضوع مین صرف ایک فرد ہوتی ہے اور محمول اوسپر صادق آتا ہے
اسلئے وہ کلیہ ہے وہ قضیہ بھی جس مین موضوع اسم جمع ہو کُلیہ ہوتا ہے ہم
یہہ پہلے کہہ چکے ہین کہ اوصاف بذات خود کسے قضیہ کے موضوع نہین ہو سکتے مگر
ایسے اعراض مجردہ جو کُلی متواطی کے معنو مین مستعمل ہوتے آئے ہین اور جو صیغہ
جمع مین بھی بولیجاتے ہین قضایا کُلیہ و جزیہ دونون کے موضوع ہونے کی صلاحیت
رکھتے ہین - جب اِنکا استعمال جمع کے صیغہ مین ہوتا ہے تو اوس سے ظاہراً تخصیص افراد
مفہوم ہوتی ہے مثلاً شکل اِسکی جمع اشکال ہے اور جب ہم اشکال کہین تو ظاہراً
تخصیص ہوگی یعنے یہہ معلوم ہوگا کہ اِسقدر شکلون سے بحث ہے - ایسے الفاظ
بالکل کلی متواطی کیطرح مستعمل ہوتے ہین اِسبات پر غور کرنا چاہیئے کہ اعراض مجردہ
کے ایک اور قسم ہے اور جو الفاظ اِسمین داخل ہین وہ جمع کے صیغہ مین مستعمل نہین
ہوتے اونسے صرف تعمیم اوصاف معلوم ہوتی ہے اور اونکو تخصیص افراد سے کچھہ
بحث نہین اسلئے ایسے قضیے کہ جن مین دوسرے قسم کے اعراض مجردہ موضوع
واقع ہُون کلیہ ہوتے ہین مثلاً بلند نظری کا ( یعنے اون لوگونکا جو بلند نظر ہین )
یہہ قاعدہ ہے کہ اورون کے حقوق پر رخنہ انداز ہُون عقلمندے ایک خوبی
چودہوان رسالہ برطرف ہوگیا ہے - سقراط اتھینز کا باشندہ ہے اِن قضایا
کی شکل سے ہم کہہ سکتے ہین کہ کُلیہ ہین - اونکے معنے جاننے کے کچھہ ضرورت

*۱ عربی مین قضایا کی تقسیم یہہ ہے ۱ - موجبہ و سالبہ ۲ حملیہ و شرطیہ ۳ - مسورہ
و مخصوصہ - ۴ محصلہ و معدولہ ۵ - کُلیہ و جزیہ -

ہنین تمام اون قضیونین جنمین موضوع یا تو کلی متواطی ہو یا عرض مجودہ ہو تو افراد
کی صراحت ضرور ہونی چاہیئے یعنے ظاہر ہونا چاہیئے کہ کسقدر اطراف محمول کے ساتھ
متعلق ہین یعنے موضوع پر افراد کی مقدار ظاہر کرنے کے لئے سور کا لگانا ضرور ہے
یہہ کہنا کہ مثلث اشکال ہین یا گھوڑے کالے ہین کافی نہین - اس بات کا ضرور بیان
ہونا چاہیئے کہ آیا تصور کلیہ ہے - یا جزیہ کل مثلثون سے غرض ہے یا بعض سے
کل گھوڑے کالے ہوتے ہین یا بعض قضیہ مہملہ یعنے وہ قضیے جنمین افراد کی صراحت
نہ ہو منطق کی بحث سے باہر ہین منطق کی صرف قضایا محصورہ سے بحث ہے - اب
قضایا کی تقسیم ہوچکی قضیون کے یہہ نام ہین - موجبہ - سالبہ کلیہ - جزیہ -
موجبہ سالبہ کیفیت کے اعتبار سے اور کلیہ جزیہ کمیت کے لحاظ سے
اگر ان دو دو کو تقسیمونکو ملادین تو یہہ چار صورتین حاصل ہونگی

موجبہ کلیہ - کل لا ء ہے
سالبہ کلیہ - کوئی لا ء نہین ہے
موجبہ جزیہ - بعض لا ء ہے
سالبہ جزیہ بعض لا ء نہین ہے

**حاشیہ** - سر ڈبلیو ہملٹن اور اوسکے مقلدین کی یہہ رائے ہے کہ فکرین
محمول و موضوع دونون محصورہ ہوتے ہین یعنے دونون کے افراد کی صراحت ہوتی
ہے ہماری رائے یہہ ہے کہ صرف موضوع کے افراد کی صراحت ہوتی ہے - سر
ڈبلیو ہملٹن اپنے اعتقاد کے بموجب قضایا کو آٹھ قسمون مین تقسیم کرتا ہے

(۱) کل لا کل ء ہے (۵) بعض لا کل ء ہے
(۲) کل لا بعض ء ہے (۶) بعض لا بعض ء ہے
(۳) کل لا کل ء نہین ہے (۷) بعض لا کل ء نہین ہے

(۴) کل کا بعض ر نہین ہے　　(۸) بعض کا بعض نہین ہے

سر ولیم ہملٹن صاحب نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر یہہ طریق اختیار کر لیا جائے یعنی یہہ
بات مانی جائے کہ ذہن مین موضوع و محمول دونون کے افراد کی صراحت ہوتی
ہے تو منطق کے سیکھنے والے کو بڑی سہولیت ہو جائیگی - اوّل عکس کے مختلف
قسمون کی ضرورت نہ رہی صرف عکس مستوی کا بیان کافی ہو - دوسرے حصہ مین
اطراف کی نسبت گفتگو کرنے کی ضرورت نہ ہو سوم قیاس کی اشکال بہت صاف
ہو جاتی ہین - اِس رائے پر بہت سے لوگون نے تقریظین لکھی ہین مگر ہمارے
نزدیک مل صاحب کی تقریظ سب سے عمدہ ہے اور ہم طالب علم کو صلاح دیتے ہین
کہ اوسکو پڑھے اِس کتاب مین اتنی گنجائش نہین کہ اس رای کی بحث
کرین مگر اِشتباہات کا بیان کرنا ضرور ہے کہ ہماری رائے ہملٹن کی رائے سے
مختلف ہے ہم یہہ نہین تسلیم کرتے کہ محمول کے افراد کے ذہن مین صراحت ہوتی
ہے اِسکی چند وجوہات ہین جو ہم بیان کرتے ہین اول اگر یہہ امر بیان کیا
جائے تو کچھہ سہولیت نہین ہوتی جیسے ایک طرف سہولیت ہوتی ہے اوس سے
زیادہ دوسری طرف دقت ہوتی ہے اگر اِس امر کے تسلیم کرنے سے عکس اور
قیاس صاف ہو جاتے ہین تو یہہ بھی ظاہر ہے کہ قضیہ کی محمول کی افراد کی صراحت کچھہ
آسان کام نہین ہے - اِسمین بہت زیادہ دقت ہوتی ہے ۲ ہملٹن صاحب
نے جو آٹھہ صورتین بیان کی ہین اونمین سے ایک بھی مروج نہین ہے در حقیقت یہہ بھی
نہین اِس سے بڑھکر یہہ بات ہے کہ اونمین سے کوئی مستعمل نہین ہوئی اِسمین
کلام نہین کہ تبادلِ خیالات مین بعض اوقات ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے
ہین جو مروج نہین مگر وہ ایسے نہین ہوتے جو ہمیشہ کبھی استعمال نہ کئے ہون ۳
اِن آٹھہ قضیون مین سے سب کے سب بسیط نہین ہین بلکہ اِسکے ہمارے نزدیک

قضیے بسیط ہین چونکہ منطق کو صرف قضایا بسیط سے بحث ہے اسلئے یہہ ا ُدھر
قضیے منطق کی بحث سے کچھہ تعلق نہین رکھتے - ان قضیون مین سے بعض مین دو
قضایا بسیط شامل ہین جیسے کل د کل ب ہے اسمین دو قضیے بسیط داخل ہین
یعنے (۱) کل د ب ہے (۲) کل ب ا د ہے - اسیطرح جیسے یہہ قضیہ - بعض د کل ب
ہے دو قضایا بسیط سے مرکب ہے یعنے (۱) بعض د ب ہے (۲) کل ب ا د ہے

# چوتھا باب حصر اطراف

طرف کی حصر سے یہہ غرض ہے کہ اوسکے افراد کی صراحت ہو - اگر طرف اپنے تمام
افراد پر صادق ہے تو حصر کامل ہے اگر ہم کہین - بعض آدمی تو حصر ناقص ہی اطراف
کلی متواطی کا ہمیشہ حصر کامل یا ناقص ہو سکتا ہو مگر چونکہ اطراف جزی حقیقی و اسم جمع کلیہ
ہوتے ہین جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہین اسلئے اونکا ہمیشہ حصر کامل ہوتا ہے دوسری
قسم کے اعراض مجردہ کا بھی حصر کامل ہوتا ہے - ہماری غرض ایسے اعراض مجردہ سے
ہے جو متواطی کے معنون مین مستعمل نہین ہوتے بلکہ اوصاف کے ذہن مین تصویر بنا
دیتے ہین ایسے اعراض مجردہ حصر مین جزے حقیقی کے مساوی ہین عقلمندی
اسکو کہتے ہین ہالیدگی کے لئے گرمی ضرور ہے - علم ایک قوت ہے ان قضیون مین
عقلمندی - گرمی - علم - سب اعراض مجردہ ہین اور بعینہ جزی حقیقی کے
مساوی ہین - یہہ قضیے کلیہ ہین کیونکہ محمول موضوع کے سارے افراد پر صادق
ہے - اب ہم ثابت کر چکے کہ اطراف جزے حقیقی - اسم جمع - کلی متواطی اور
اعراض مجردہ کا حصر کامل ہوتا ہے - اطراف کے صرف ایک قسم اور رہی یعنے
اوصاف - اوصاف مین دو طرحکے لفظ شامل ہوتے ہین (۱) صفت (۲) فصل
معطوف - اگر یہہ دونون بذات خود مستعمل ہون تو کچھہ مطلب نہ نکلے انسے تو

جیسا ہی مطلب نکلتا ہے جب یہہ اسم کے ساتھہ ہون خواہ اوس سے مقدم ہو کر
ہون خواہ اوسکی طرف حمل کئے جاوین اگر ہم یہہ کہین کہ یہہ شئی سرخ ہے تو لفظ
شئی کیطرف حمل کیا گیا ہے - اور اگر یہہ کہین کہ یہہ سرخ چیز ہے تو لفظ سرخ چیز
سے مقدم کیا گیا ہے - دونون حالتون مین ہم لفظ سرخ کو بذات خود استعمال
نہین کر سکتے - ضرور ہے کہ کسی اسم کے ساتھہ کرین - اگر ہم کہین سرخ تو کچھ
مطلب نہین نکلتا مگر ہم یہہ کہین یہہ چیز سرخ ہے تو مطلب نکلتا ہے اِس سے
یہہ نتیجہ نکلا کہ اوصاف کا حصر انکے اسمار کے حصہ کے مطابق ہوتا ہے - اِس تمام
گفتگو سے یہہ مطلب نکلا کہ جزئے حقیقی اسم جمع اور اعراض مجردہ کا ہمیشہ حصر
کامل ہوتا ہے صرف یہہ بیان باقی رہا ہے کہ کلی متواطی اور اوصاف کا حصر کس
قسم کا ہوتا ہے اِسبات کے دریافت کرنے کے لئے یہہ قاعدے کافی ہونگے
(۱) قضایا کلیہ مین موضوع کا حصر کامل ہوتا ہے اور قضایا جزیہ مین ناقص - یہہ بات
اِن قضایا کی شکل سے ظاہر ہے کل اور کوئی نہین الفاظ سے معلوم ہوتا جاتا ہے
کہ موضوع کا حصر کامل ہے لفظ بعض سے حصر ناقص مفہوم ہوتا ہے (۲) قضایا سالبہ مین محمول
کا حصر کامل ہے اسکی وجہہ یہہ ہے کہ قضایا سالبہ سے یہہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ جو چیز
محمول مین پائی جاتی ہین - اُنمین سے موضوع مین ایک بھی نہ ہونی چاہیئے - اگر یہہ نہو
تو قضیہ سالبہ نہین - بخلاف اِسکے قضایا موجبہ مین یہہ شرط ضرور نہین مثلاً
- کوئی کوا زرد نہین ہوتا بعض آدمی سرخ نہین ہوتے پہلے مثال مین ہر ایک شئی
جسپر لفظ زرد صادق ہو موضوع سے خارج ہے اسیطرح دوسری مثال مین ہر شئی
جو سرخ ہو موضوع سے خارج ہے اگر ہم کہین کل انسان حیوان ہین بعض انگریز شاعر ہین
تو ان سے یہہ نتیجہ نہین نکلتا کہ کل حیوان انسان ہین اور کل شاعر انگریز ہین
[illegible] بعض صورتون مین قضایا موجبہ کلیہ اور موجبہ جزیہ کے موضوع

اس حالت مین ضرور ہے کہ یا تو موضوع و محمول مین نسبت تساوی ہو یعنے دونون کی
افراد ایک ہون یا یہہ کہ محمول کی افراد موضوع کی افراد سے زیادہ
ہون - مگر خلاف اسکے یہہ نہین ہو سکتا کہ موضوع محمول سے کمیت مین زیادہ ہو - اگر ہم کہین
کل انسان حیوان ہین یا کل انسان ناطق حیوان ہین تو قضایا درست ہین مگر اگر یہہ کہین
کہ کل حیوان انسان ہین تو غلط ہے دو صورتین ہو سکتی ہین یا تو موضوع و محمول کمیت افراد
مین مساوی ہین اور یا موضوع کی افراد محمول کی افراد سے کم ہین - اگر موضوع اور محمول
کی کمیت افراد مین نسبت تساوی ہے تو تین حال سے خالی نہین (۱) یا تو موضوع و محمول مرادف
ہین مثلاً جنگل وسیع میدان کو کہتے ہین کہ یہان جنگل اور وسیع میدان سے ایک ہی معنی مراد
ہین (۲) یا موضوع محمول کی تعریف ہو جیسے مثلث اوس شکل مستقیم الاضلاع کا نام ہے جسمین تین
ضلع ہون (۳) اور یا محمول جنس خاصہ سے مرکب ہے جیسے مثلث اوس شکل مستقیم الاضلاع کو کہتے
ہین جسکے زاویون کا مجموعہ دو قائمون کے مساوی ہو اگر دو الفاظ ہم معنے ہون یعنے دونون کے
ایک ہی معنے ہون تو [illegible] ہے صرف اوسکو کہتے ہین جو کسیطرف کی تعمیم کی [illegible] سے اب مثلث
کی تعریف کی دو قسمین ہو سکتی ہین اول حصہ وہ ہے جس مین یہہ کہا گیا کہ مثلث شکل مستقیم الاضلاع
ہے اور یہہ ایک جنس یا فرد ہے جسمین صرف مثلث ہی نہین بلکہ اور اشکال بھی شامل ہین تو
شکل مستقیم الاضلاع جنس ہے اور مثلث نوع دوسرا حصہ وہ ہے جسمین مثلث کی نسبت
ایک خاص بات قایم کیگئی ہے - یعنی یہہ کہ اوسمین تین اضلاع ہوتے ہین اور یہہ
ایک خاصہ ہے جسکے سبب سے اور اشکال مستقیم الاضلاع سے مثلث ممیز ہوتی ہے
اور اس شے کو جو مثلث کی اور شکلون سے تمیز کرتی ہے فصل کہتے ہین یہہ
تعریف کے دو حصے ہین جو اون کے اختلاف ظاہر کرنے کی مختلف موجب ہون - ان مختلف
[illegible] کہتے ہین اس مثال مین - کہ مثلث اوس شکل مستقیم الاضلاع
کو کہتے ہین جسکے زاویون کا مجموعہ دو قائمون کے برابر ہو شکل مستقیم الاضلاع جنس ہے مگر یہہ الفاظ

کل زاویون کا مجموعہ دو قایمون کے مساوی ہوتا ہے فصل مین داخل نہین ہین اسکا
سبب یہہ ہے کہ یہہ وصف مثلث کی تفہیم مین شامل نہین ہے لفظ مثلث کے سُنتے
ہی ہر شخص اس بات کو تسلیم نہین کریگا کہ اوسکے کل زوایا کا مجموعہ دو قایمون کے مساوی
ہے بلکہ بجا ہے اِسلیے یہہ امر ہمکو ثابت کرنا چاہیئے اِسمین شُبہہ نہین کہ یہہ وصف ایسا
ایسا وصف بھی ہے جو اس خاص شکل کی اور شکلون سے تمیز کرتا ہے مگر یہہ ایسا وصف
نہین کہ جو مثلث مین ضروری ہو اور لفظ مثلث کے سُنتے ہی اِسکا بھی تصور ہو جاتا
چونکہ یہہ ایسا وصف ہے کہ مثلث مین پایا جاتا ہے اور مثلث کی اور شکلون سے
تمیز کرتا ہے اِسواسطے ہم ارسطاطالیس کے مقلد بنکر اِسکا نام خاصہ کہتے ہین اب یہی
وہ مثال جسمین کہ محمول و موضوع دونون متواطی ہین مگر محمول موضوع کی نسبت کمیت مین
زیادہ ہے مثلاً کل انسان حیوان ہین کل مثلث اشکال ہین ان مثالون سے ظاہر
ہے کہ موضوع مین محمول کی انسبت کم افراد ہین - یعنے محمول کو موضوع سے وہ نسبت
ہے جو جنس کو نوع سے اب اوّل صورت تو ختم ہوئی - دوسری صورت تو یعنے جبکہ
محمول متواطی ہے اور موضوع جزئیے حقیقیے یا اسم جمع اِسصورت مین محمول کو موضوع
سے وہ رشتہ ہوتا ہے جو مجموعہ افراد کو فرد واحد سے یعنے جو نوع کو فرد واحد سے ہوتا ہے
اِسکی مثالین یہہ ہین - سقراط حکیم ہے - اتھینز کا باشندہ ہے - اب اون قضایا پر
غور کرنا چاہیئے جسمین محمول عرض مجرد ہوکر متواطی کے معنون مین مستعمل ہوتا ہے
اور موضوع عرض مجرد خالص ہوتا ہے مثلاً اعتدال خوبی ہے حرارت حرکت کی ایک
صورت ہے ان قضایا کا بھی وہی حال ہے یعنے موضوع و محمول کو وہ نسبت
ہوتی ہے جو فرد واحد کو نوع سے ہے تیسری صورت وہ ہے جسمین محمول
جزئیے حقیقی یا اسم جمع ہے ایسی قضایا مین محمول و موضوع دونون کا
حصر کامل ہوتا ہے اور اِسلیے دونون اطراف مساوی ہوتے ہین مگر [illegible]

جزئے حقیقی و اسم جمع سے تعمیم ظاہر نہین ہوئی اسلئے محمول نہ تو موضوع کا مرادف ہوتا ہے اور نہ وہ جنس و فصل و خاصہ شامل ہو سکتے ہین اب رہین تین صورتین محمول جزئی موضوع کا مرادف ہوگا یا طرف جزئے حقیقی ہے اسلئے یا اسم جمع جو ایسی قضایا کی امثال یہہ ہین سیلفس پیٹر ہے - سفر اسفرانکس کا فرزند ہے - یہہ وہ شخص ہے جس نے ہتھکڑیان لگائی تہا اور جس نے ہمنے یہہ کہا تہا کہ میرے پاس آنا - جو ہوا رسالہ وہ ہے جو برطانیہ مین مقیم ہے اگر محمول موضوع مرادف نہون تو محمول موضوع کی حد ہوگا چوتہی صورت وہ ہے جس مین موضوع و محمول دونون اعراض مجرد ہین اور دونونکا حصر کامل ہے یعنی محمول و موضوع کے درمیان نسبت تساوی ہے ایسی قضایا کے مختلف اقسام کی امثال یہہ ہین - نیک اندیشی محبت کی ایک قسم ہے دیانت سب سے عمدہ حکمت ہے یعنے دیانت داری بڑی عمدہ خصلت ہے تعریف طرفت کی تعمیم کے اظہار کو کہتے ہین - اول مثال مین محبت اور نیک اندیشی مرادف ہین - دوسری مثال مین - الفاظ سب سے عمدہ حکمت دیانت کیطرف حمل کئے گئے ہین اور اسبات کا اظہار ہے کہ دیانتداری سے بڑھکر کوئی شی نہین اس تمام گفتگو سے معلوم ہوگا کہ صورت چہارم اور صورت اول یکسان ہین . . . . . . . . . . . . . . .

پہلی صورت مین دو کلی متواطی مساوی ہین - چوتہی مین دو اعراض مجردہ کے درمیان نسبت تساوی ہے اب صرف ایک صورت رہ گئی یعنے وہ جس مین محمول موضوع کا وصف ہے اگر موضوع کلی متواطی ہے تو محمول دو حالتون سے خالی نہین یا تو وہ فصل ہوگا جیسے اس مثال مین کُل مثلثون کے تین اضلاع ہوتے ہین یا خاصہ جیسے اس مثال مین مثلث کے کُل زاویون کا مجموعہ دو قائمون کے برابر ہوتا ہے - مگر یہہ بھی ممکن ہے کہ نہ تو وہ فصل ہو اور

یا ایک فرد یا مجموعہ افراد و مرادف کرینگا

خاصہ بلکہ لازم ہو یعنے ایسا وصف ہو جو بذات خود نہ تو موضوع کی تقسیم مین شامل ہے نہ خاصہ ہے اگر کسی ایسی شی سے حاصل ہوتا ہے جو موضوع کی تقسیم مین شامل ہے اور ایسی شی سے لازم صرف دو طرح حاصل ہو سکتا ہے یا وہ شی لازم کی علت ہو یا اوسمین اور لازم مین ایسا رشتہ ہو جیسا مقدمات اور نتایج کے درمیان ہوتا ہے یعنے لازم دو طرح سے حاصل ہوتا ہے یا تو استدلال انی کے ذریعہ سے یا بوسیلہ استدلال لمی کے ان امثال مین لازم موضوع کی تقسیم سے بذریعہ استدلال لمی کے حاصل ہوا ہے شکل متوازی الاضلاع مین اضلاع مقابل برابر ہوتے ہین دایرہ اوس شکل کو کہتے ہین جسکے محیط اور قطر کے درمیان وہ نسبت ہوتی ہے جو ۳۵۵ اور ۱۱۳ [illegible] ہے - امثال مفصلہ ذیل مین لازم موضوع کی تقسیم اوصاف سے بذریعہ استدلال انی کے حاصل ہوا ہے - آدمی تمام اون کاموں مین جنمین فکر کام کرتا ضرور ہے بولنے کی قابلیت رکھتے ہین - پانی ہر سمت مین برابر دباو پیدا کرتا ہے - مثال اول مین بولنے کی قابلیت قوت ناطقہ سے حاصل ہوتی ہے اور دوسری مثالمین پانی کا دباو اوسکے سیال ہونے سے حاصل ہوتا ہے - لازم اور خاصہ استدلال لمی و استدلال انی دونون کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتے ہین - اب صرف ایک اور حالت باقی رہ گئی اس صورت مین وصف نہ تو موضوع کی تقسیم مین داخل ہے نہ کسی ایسی شی سے نکلتا ہے جو موضوع کی تقسیم مین داخل ہو مگر تا ہم اسکا اطلاق موضوع کے کل افراد پر ہو سکتا ہے ایسی صفت کو عرض غیر مفارق کہتے ہین اور اسکی مثال یہ ہے تمام کوے کالے ہوتے ہین اگر لفظ کوے سے کوئی ایسا وصف مفہوم ہو جس کے بذریعہ استدلال انی کے اوسکے سیاہ ہونا ضرور ہو تو اوسکی سیاہی لازم ہے

۱؎ اس بات پر خوب غور کرنا چاہیئے کہ ہر ایک خاصہ لازم ہو سکتا ہے مگر ہر لازم خاصہ نہین ہو سکتا لازم صرف اون اوصاف کو کہتے ہین جو خاصہ ہون -

عرض مفارق نہین اگر کوئی کوّا ملجائے جو سیاہ نہو تو سیاہی عرض مفارق ہے۔
ابتک ہمنے اوصاف کو اوس خاص حالتمین محمول مانا ہے جبکہ موضوع کلّی متواطی ہے
اگر موضوع جزئے حقیقی یا اسم جمع ہو تو محمول عرض غیر مفارق ہوگا۔ یہہ کہنا کہ سقراط
ناطق ہے درست ہے مگر سقراط کا ناطق ہونا اس سبب سے نہین ہے کہ وہ سقراط ہے
بلکہ اس سبب سے کہ وہ انسان ہے اور کُل انسان ناطق حیوان ہوتے ہین اگر موضوع عرض
مجردہ ہو تو محمول یا تو فصل ہوگا یا لازم مگر عرض غیر مفارق نہین ہوسکتا اسکی وجہ
یہہ ہے کہ اعراض مجردہ سے بذات خود افراد کی تخصیص مفہوم نہین ہوتی اب موجبہ
کلیہ کی بحث ختم ہوئی قضیہ موجبہ جزئیہ مین ہمین جزئے حقیقی - اسم جمع اور اعراض
مجردہ سے کچھہ بحث نہین اگر محمول کلّی متواطی ہے تو موضوع بھی کلّی متواطی ہوگا اور موضوع
محمول کے درمیان اسطرح رشتہ ہوگا جیسا نوع وجنس مین ہوتا ہے یا ایسا جیسا کہ نوع
کو نوع سے ہوتا ہے مثلاً بعض آدمی شاعر ہوتے ہین بعض شاعر حکیم ہوتے ہین۔
اس مثال سے کہ بعض شاعر حکیم ہوتے ہین ایسے دو گروہون کا رشتہ مفہوم

ل۱ افراد کی دو نوع عرض مفارق و غیر مفارق ہوتے ہین کسی فرد کی عرض غیر مفارق وہ شئی ہے جس سے وہ ہر وقت
متصف ہوسکے یعنے جو اوسکیطرف ہر وقت حمل کیجائے اگر کوئی ایسا وصف ہو جو ہر وقت اوسپر کیطرف حمل نہ کیا جاسکتا
ہو تو اوسکو عرض مفارق کہتے ہین مثلاً زید طویل القامت ہے۔ زید بیٹہا ہے - طویل القامت ہونا عرض
غیر مفارق ہے اور بیٹہا عرض مفارق یہہ ضرور ہے کہ جو شخص لنبا ہے لنبا ہی رہیگا کسیوقت ناٹا نہین ہوسکتا۔ مگر بیٹہا ایک ایسی شئی ہے کہ ایکدفعہ ہو دوسری دفعہ نہو کتاب مین جو عرض مفارق و عرض غیر
مفارق کی تمیز ہے وہ اس سے کسیقدر مختلف ہے۔ ہم اعراض غیر مفارق اون اوصاف کو کہتے ہین جو ایک
شخص مین ہمیشہ پائی جاتی ہین اور ما سوا اسکے صرف اوس شخص ہی مین پائی جاین یعنے یہہ اوصاف
اوسمین بلحاظ اوسکے فرد واحد ہونے کے پائے جاتے ہین - یہہ تمیز عربی منطق مین نہین
پائی جاتی ہے ۱۲ -

ہوتا ہے جس مین کچھہ افراد مشترک ہین یعنی کسیقدر ایسے افراد ہین جو دونون گروہون مین پائے جاتے ہین - ان مثالون سے ظاہر ہوگا کہ موضوع و محمول کے درمیان وہ نسبت ہی ہو سکتی ہے جو جنس اور نوع مین ہوتی ہے - مثلاً بعض انسان حیوان ہین بعض شاعر انسان ہین مگر ایسے قضیے بالکل بیفایدہ ہین یہہ کہنا کہ بعض انسان حیوان ہین بالکل بیفایدہ ہے - ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ کل انسان حیوان ہین اسحالت مین بعض انسان کے کہنے سے کیا فایدہ - اسیطرح دوسری مثال مین بعض شاعر کے کہنے سے کیا فایدہ - اگر محمول وصف ہو تو ضرور ہے کہ وہ قضیہ موجبہ جزیہ مین عرض مفارق ہو - بجز اوس حالت کے جہان کہ قضیہ اوسقدر افہام نکرے جسقدر کہ وہ کر سکتا ہے مثلاً بعض آدمی کالے ہوتے ہین بعض مثلث مساوی الاضلاع ہوتے ہین - اب یہان قضایا موجبہ کی بحث تمام ہوئی قضیہ سالبہ کلیہ مین موضوع و محمول کی سلب نسبت سے یہہ مفہوم ہوتا ہے کہ محمول نہ فصل ہے نہ لازم نہ عرض اور سالبہ جزیہ مین یہہ کہ وہ فصل ہے نہ لازم نہ عرض مفارق - مگر ممکن ہے کہ عرض مفارق ہو ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ اگر قضیہ موجبہ کلیہ مین موضوع جزے حقیقے - اسم جمع یا عرض مجرد ہو تو اوسکو محمول سے اوس حالت مین کہ محمول ہمین ہمیشہ کسی قسم کا ہو یا کلی متواطی یا وصف ہو کس قسم کا تعلق ہوتا ہے - اگر موجبہ کی جگہہ سالبہ رکھین تو یہہ ہی امر سالبہ کے لیئے بھی صادق آئیگا - ایسی قضایا کی امثال یہہ ہین سقراط شاعر نہین ہے - سقراط وہ شخص نہین ہے جسکو مینے کل دیکھا تہا - چودہوان رسالہ لڑائی مین شامل نہین ہے - نیک بختی رخنہ انداز نہین ہوتی بلند نظری خوبی نہین ہوتی اگر قضایا سالبہ مین محمول کلی متواطی ہو اور موضوع جزے حقیقی یا اسم جمع ہو تو موضوع محمول کے درمیان وہ نسبت ہوتی ہے جو نوع و فرد مین پائی جاتی ہے اگر موضوع و محمول دونون کلی متواطی ہون تو ان دونون اطراف مین بہت قلیل تعلق ہوتا

ہے مگر اگر کبھی ایسی صورت واقع ہو تو قضیہ سالبہ کلیہ مین موضوع و محمول کے درمیان
وہ نسبت ہوگی جو ایسے دو انواع متباین کے درمیان ہوتی ہے جنمین افراد مشترک
نہ ہون اور قضیہ سالبہ جزیہ مین موضوع و محمول کے درمیان وہ نسبت ہوگی جو ایسے
دو انواع متباین مین پائی جاتی ہے جن مین کچھ افراد مشترک ہون - مثلاً سنگ خارا
سنگ موسے نہین ہوتا بعض ہیئت دان ریاضی دان نہین ہوتے - کوئی انسان نہین
جو درخت ہو - بعض پتھر سانپ نہین ہوتے - اول اور سوم قضیہ سالبہ کلیہ کے مثالین
ہین اور باقی دونون سالبہ جزیہ کے - اب اگر تیسری اور پہلی مثال کو ملائین تو معلوم
ہوگا کہ اول پر غور کرنے سے کچھ فائدہ حاصل ہوتا ہے بہت سے ایسے شخص ہین جو
سنگ موسے اور سنگ خارا کی تفریق کو نہین جانتے مگر ایسا کوئی نہین جو درخت اور
آدمی کی تفریق کو نہ جانتا ہو فے الحقیقت (۳) اور (۴) مثالو ہین موضوع محمول مین
کسی قسم کا ربط ہی نہین ہے اِس مباحثہ سے معلوم ہوا کہ موضوع و محمول مین یہہ نسبتین
ہوسکتی ہین (۱) وہ ایکدوسرے کی مرادف ہون (۲) موضوع کا محمول معرف ہو (۳)
محمول موضوع کا حال بیان کرتا ہو - (۴) محمول جنس ہو اور موضوع نوع (۵) محمول نوع
اور موضوع فرد (۶) محمول فصیل (۷) محمول موضوع کا خاصہ ہو (۸) محمول موضوع کا لازم
(۹) محمول عرض غیر مفارق ہو (۱۰) محمول عرض مفارق ہو - منطقی (۱) و (۲) پہ نظر
نہین کرتے اِسکی وجہہ یہہ ہے کہ اوّل کچھہ بہت کارآمد نہین اور سوم کا صرف جزئے
حقیقیہ اور اسم جمع پر اطلاق ہوسکتا ہے کُل اطراف پہ نہین ہوسکتا تعریف یعنی حد تام
جنس و فصل مین حسّ ہوسکتی ہے - حال کے زمانہ کے منطقی خاصہ و لازم مین تمیز نہین کرتے
اِسطرح محمول اسکے صرف پانچ اقسام رہ گئین - جنس - نوع - فصل - لازم - عرض
(عرض مین غیر مفارق و عرض مفارق دونون شامل ہین) ہر ایک کی تعریف الگ الگ
یہہ ہے (۱) جنس اوس صفت کلی متواطی کو کہتے ہین جو افراد کے ایسے بڑے مجموعہ کا اظہار

کرے جس مین نسبت سے چھوٹے چھوٹے مجموعہ افراد داخل ہون (۲) باعتبار جنس کے نوع اوس کلی متواطی کو کہتے ہین جو جنس کے چھوٹے چھوٹے مجموعہ افراد کے معنون پر دال ہو اور بلحاظ کسی خاص فرد کے اوس مجموعہ کو کہتے ہون جس مین وہ فرد داخل ہو (۳) فصل اوس وصف کا نام ہے جو کلی متواطی کے تعمیم کے کسی جزو کا اظہار کرے اور اوس کلی متواطی کو اور انواع سے جو اوس جنس مین داخل ہون تمیز کرے (۴) لازم اوس وصف کا نام ہے جو کلی متواطی کی تعمیم کی کسی جزو سے استدلال لمی یا استدلال انی کے ذریعہ سے نکالا گیا ہو (۵) عرض اوس وصف کو کہتے ہین جو متواطی کے کل یا بعض افراد پر صادق آتا ہو یا صرف ایک فرد کا بھی محمول ہو سکتا ہو بشرطیکہ وہ نہ تو کلی متواطی کی تعمیم مین شامل ہو اور نہ کسی اور شی سے جو کلی متواطی کی تعمیم مین داخل ہے نکالا گیا ہو۔ ان حدود مین کلی متواطی سے اطراف کلی متواطی ہے مراد نہین ہین بلکہ تمام وہ اعراض مجردہ بھی جو کلی متواطی کے معنو نمین مستعمل ہوتے ہین۔

**حاشیہ** ۔ منطقی عموماً اقسام محمول لہ کا بیان منطق کے اول حصے مین کیا کرتے ہین برخلاف اسکے ہمنے دوسرے حصے مین لکھا ہے۔ اس امر مین ہمنے ارسطاطالیس کی تقلید کی ہے مگر بالکل بسبب نہین بلکہ ہوز ناظرین سے اکواہل مجادلہ اور اونکے مقلدین کی یہہ رائے ہے کہ اقسام محمول لہ کلیات کے باہمی ارتباط سے پیدا ہوتے ہین نہ اس لحاظ کہ وہ قضیہ کے محمول ہین محمول لہ کا بیان منطق کے اول حصہ مین کیا کرتے ہے۔ ہم نے تعریف و تقسیم کا بیان بھی دوسرے حصے مین کیا ہے اگرچہ اکثر منطقی پہلے حصے مین کرتے ہین اسکی وجہ یہہ ہے کہ اس بیان کے سمجھنے کے لئے یہہ ضرور ہے کہ جنس فصل نوع سے واقفیت ہو۔

**حاشیہ ۲** ۔ مفہوم قضایا کے باب مین [illegible] سے بحث کی گئی ہے [illegible] مین ہماری رائے یہہ ہے اگر محمول جزئی حقیقی یا اسم جمع ہے یا کلی متواطی اور فرض کرو ہو کر موضوع کا مرادف واقع ہوا ہے تو موضوع و محمول ایک دوسرے کے مساوی ہین اور صورت [illegible]

قاعدہ درست تو ہوتا ہے مگر کامل نہین ہوتا۔ یعنے سب باتون پر اسکا حصر نہین ہوتا۔ اگر محمول صفت ہے یا ایسی عرض مجرد ہے جو موضوع کے ہم معنے نہین تو محمول مین موضوع کی اوصاف کا القاع یا سلب ہوتا ہے۔ اگر محمول کلی متواطی ہے مگر موضوع کا مرادف نہین تو بھی محمول مین موضوع کی اوصاف کا القاع و سلب ہوتا ہے اور علاوہ اسکے یہہ بھی مفہوم ہوتا ہے کہ موضوع کی اوصاف محمول کے کس کس فرد پر صادق آتی ہین۔ اِن دو صورتون مین بھی محمول مین موضوع کی مصداق شامل ہین مگر دونون کی مصداق مساوی نہین یعنے یہہ قاعدہ صرف چند ہی صورتون مین کامل ہے باقی مین ناقص۔ ل صاحب کی یہہ رائے ہے کہ جزئے حقیقی اور اسم جمع سے افراد ظاہر ہوتے ہین اور باقی اطراف سے صرف اوصاف مفہوم ہوتے ہین۔ اِس طویل گفتگو سے معلوم ہوگا کہ ہماری رائے اِسکے خلاف ہے

# چھٹا باب قضایا ملفوظہ و معقولہ

وہ قضایا موجبہ جنمین کہ موضوع کلی متواطی یا عرض مجرد ہے دو قسم کے ہوتے ہین اول ملفوظہ۔ دوسرا معقولہ قضیہ ملفوظہ مین طرفین کی تعمیم یا عدم تعمیم کا اظہار ہوتا ہے قضیہ معقولہ مین یا تو صرف لازم اوصاف کی صراحت ہوتی ہے یا قضیہ کی تعمیم کے ساتھ اِن دونون کا بیان ہوتا ہے ملفوظہ سے صرف وہ سلیقہ مفہوم ہوتا ہے جو لفظ کے معنے سے ظاہر ہے مثلاً کل انسان ناطق ہین کل مثلث تین ضلع رکھتے ہین۔ برخلاف اسکے قضیہ معقولہ مین ایسے امور بھی شامل ہوتے ہین جو صرف نام سے ظاہر نہین ہوتے جیسے مثلث کے تمام زوایا کا مجموعہ دو قائمون کے برابر ہوتا ہے لفظ انسان کا ہوتے ہین۔ انسان کے معنی ہم سمجھتے ہین که انسان ناطق ہے مثلث کے

سنتے ہی ہمارے دلمین تصور رہوتا ہے کہ اوسمین بتین اضلاع ہوتے ہین مگر لفظ انسان سنکر یہہ نہین معلوم ہوتا کہ بعض انسان کالے ہوتے ہین ورنہ مثلث سنکر یہہ تصور ہوتا ہے کہ اوسکو تین زاویہ

حاشیہ - اس تفریق کے بیان کرنے کے لئے مختلف الفاظ مستعمل ہوئے ہین مثلاً احکام تفصیلی و تحلیلی - قضایا ذاتی و عرضی - قضایا مکرّرہ (مثلاً تمام ۓ ۓ ہے) اور ایسے قضیے جن مین محمول و موضوع مترادف ہون قضایا ملفوظہ مین داخل ہین (مثلاً اوروں کا بھلا چاہنا محبت کی ایک قسم ہے)

# ساتوان باب - تعریفات کے بیان مین

تعریف اوس چیز کو کہتے ہین جسکے ذریعہ سے ہم کسی طرف کی تعمیم کا اظہار کرین - اگر ہم کسی کلّی تصوّر حاصل کرنا چاہین تو ضرور ہے کہ کسی اور کلّی کی تصور کی مدد سے حاصل کرین جو ہمکو پہلے سے معلوم ہے تصور معلوم کو مُعرِّف کہتے ہین اور تصوّر مجہول کو مُعرَّف - تعریف ہمیشہ ایسے قضیہ کی شکل مین ظاہر کیجا سکتی ہے جسکا موضوع تصور معرَّف ہو اور محمول معرِّف تعریف مین اوس کلّی کی تشریح ہوتی ہے جو کسی تصوّر کی تعمیم مین داخل ہین چونکہ اطراف جزئے حقیقی و اسم جمع مین اوصاف کی تعمیم کا اظہار نہین ہوتا اِسلئے اونکی تعریف نہین ہو سکتی - مگر اِس سے یہہ نتیجہ نہین نکلتا ہے کہ اونکی کسیطرح تشریح نہین ہوتی بر خلاف اسکے اونکی دو طرح تشریح ہو سکتی ہے اون اطراف کلّی متواطی کے ذریعہ سے جو جزئے حقیقی اور اسم جمع پر صادق آتی ہین یا بذریعہ ایسے قیود کے جو اِن اطراف کے سوا کسی پر صادق نہین آتی مثلاً ہم یہہ کہین زید لنبا شخص ہے جسکے چہرے کا رنگ سفید ہے اوسکا پیشہ مختار کاری ہے اور وہ چاندنی چوک مین فلان فلان مقام پر رہتا ہے یہہ جزئے حقیقی کی تشریح ہے مگر اعراض نہ بذاتہا اسیطرح جیسے اسم جمع کی تشریح با عراض ہوتی ہے یہہ امر بھی غور طلب ہے کہ جزئے حقیقی اور اسم جمع کی تشریح کلّی متواطی کی تشریح کے متعلق ہوتی ہے اسلئے اِسکے بیان سے ...

علم کو اتنا تو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اطراف جزئے حقیقی اور اسم جمع کی تعریف نہین ہو سکتی ایک
صرف ایک اور ظرف ہو جسکی تعریف نہین ہو سکتی یعنے وہ ظرف جس سے ایسا وصف مفہوم
ہو جسکی تحلیل ناممکن ہو خوشی - تکلیف - رنگ - شئے - وصف - وغیرہ سے کیا تعریف
ہوگی تعریف کی ہر حالت مین اس امر کا لحاظ نہین ہو سکتا کہ اوسمین ایسے اطراف داخل ہون جنسے
اوصاف بسیط مفہوم ہون - اول تو ہمکو اس امر ہی پہ گفتگو ہے کہ اوصاف بسیط کونسے
ہین - اگر گفتگو بھی نہ ہو تو بھی ہر حالت مین اس امر کا خیال رکہنا کہ تعریف مین کوئی ایسی ظرف
نہ آجائے جس سے اوصاف مرکبہ مفہوم ہون ناممکن ہے اگر تعریف مین ایسے اطراف ہون جس
سے اوصاف مرکبہ مفہوم ہون تو کچھہ عیب نہین مگر اتنا خیال رکہنا چاہیئے کہ یہہ اطراف
معرف کی اوصاف کا کامل احاطہ کرلین الفاظ ناطق وحیوان مین بہت اوصاف داخل ہین اگر
ہم انکو ملادین اور یہہ کہین کہ انسان ناطق حیوان ہے تو یہہ تعریف
کامل ہے کیونکہ لفظ انسان کے کل اوصاف ناطق حیوان مین داخل ہین + انسان کا قاعدہ ہے
کہ اگر اوسکو کسیطرف کی تعریف کرنی ہو تو وہ اوسطرف کو اور اطراف سے ملاتا ہے اور یہہ
دیکہتا ہے کہ اینین کیا فرق ہے ایک خاص شئی پہر ہم اوصاف کا تعین اوسوقت کرسکتے
ہین جبکہ اوسکو اور اطراف سے ملادین اور اون باتون پہ غور کرین جنکے سبب سے
ایکدوسرے سے علیحدہ ہین فرض کرو کہ ہمین حکومت شاہی کی تعریف کرنی منظور ہے اسلئے
ہم حکومت کی اور طرزون پہ نظر ڈالتے ہین اور یہہ دیکہتے ہین کہ انمین اختلاف کتنے
امور مین ہے مثلث کی تعریف کرنے مین صرف یہہ ہے ضرور نہین ہے کہ باقی اشکال
مستقیم الاضلاع سے اوسکی تمیز کیجاے بلکہ مثلث کے سب ہی تقسیمین کرنی چاہیئے
ہر شئی کی تعریف کرنے کے لئے ضرور تہا اور اگر کہین مدد لیسے تو ہی قدرتی جملہ
ہم جہو نہین سکتے نظر ڈالنی چاہیئے جنس اوس شئی کو کہتے ہین جو معرف اور تمام
اون اشیا مین جس سے اوسکا مقابلہ ہوا ہو پائی جاے - اس جنس کے لحاظ

لحاظ سے معرف کو نوع کہتے ہین - وہ شے جو معرف اور اُن اشیا کی تفریق کو ظاہر کرے جنسے اوسکا مقابلہ ہوا ہو فصل کہلاتی ہے مثلاً اگر مثلث مستوی و مثلث کروی مین تفریق کرنی ہو تو یہہ الفاظ وہ شکل جس مین تین ضلع ہوتے ہین جنس مین داخل ہین - اگر مثلث اور اور اشکال مستقیمۃ الاضلاع مین تفرقہ ظاہر کرنا ہو تو الفاظ شکل مستقیم الاضلاع جنس مین داخل ہین اگر مثلث مستوی اور شکل مستقیم الاضلاع و مثلث کروی مین تفریق ہے تو لفظ شکل جنس ہے - جنس ہمیشہ طرف کلی متواطی یا ایسی عرض مجردہ ہوتی ہے جو متواطی کے معنو نمین مستعمل ہو اور ہر وصف کا اطلاق ہمیشہ ہو سکتا ہے - یہہ ہی حال اعراض مجردہ کی تعریف کرنے مین پایا جائیگا مثلاً انصاف وہ خوبی ہے جو ہمین اپنے برادران کے حقوق پر دست کرنے سے منع کرتی ہے - اعتدال وہ خوبی ہے جو ہماری نفسانی خواہشون کو روکتی ہے - اِن دونون مثالونمین لفظ خوبی جنس ہے اصل مین خوبی عرض مجرد ہے مگر کلی متواطی کے معنون مین مستعمل ہوا ہے - تعریف سے طرف کے معنے کی صراحت مقصود ہے جسقدر ہمکو کسی شی سے واقفیت ہے اوسیقدر وہ تعریف جو ہم اوس شی کی کرین مستحکم ہوگی اگر کسی چیز کو ہم خوب جانتے ہین تو اوسکی تعریف بھی قریباً درست ہوگی مگر کم جانتے ہین تو تعریف کامل نہوگی - مگر اِس قاعدہ سے چند اشیا مستثنے ہین اگر ہم چند اوصاف کے اظہار کے لئے ایک خاص لفظ مقرر کرین تو جاہے جسقدر ہمارا علم زیادہ ہو اوس لفظ کے معنو نمین فرق نہین آسکتا حکومت شاہی غدر - مثلث - مربع - جدیسم - خانقاہ خاص چیزون کے لئے ہمنے یہہ نام مقرر کر لئے ہین اگر ہمارا علم کمال کے درجہ تک پہونچ جائے تو بھی اِن لفظونکے معنونمین فرق نہ آئیگا جب تک کہ یہہ الفاظ اون اشیا کا اظہار کرتے ہین - برخلاف اِن کے - انسان - حیوان نباتات - حرارت یہہ ایسی چیزون کی نام ہین کہ جنکا علم ہمکو کامل نہین - کوئی سال نہین گذرتا

کہ انکی نسبت کوئی نئی بات نہ معلوم ہو - اس سے ظاہر ہے کہ دو سو برس کے بعد ان
الفاظ کی کچھ اور ہی معنے ہو جاوینگے اور جو تعریف آج کل تسلیم کیجاتی ہے دو سو
برس کے بعد کافی نہ سمجھی جائیگی اگر نئی اوصاف دریافت ہون تو تعریف مین بھی انکا
ذکر ہونا ضرور ہے اسلئے ان اشیاء کی تعریف کبھی کامل نہین ہوتی - فرض کرو
کہ کچھ عرصہ کے بعد روشنی کے پھیلنے کے طریقے منکشف ہو جائین اور یہہ معلوم ہو کہ
انسان و نباتات مین سوا اون امور کے جو آج کل معلوم ہین اور بہت سے امور مین
فرق ہے ظاہر ہے کہ یہہ تمام باتین تعریف مین داخل ہونی چاہئین اگر داخل نہون
تو تعریف کامل نہین اور جب یہہ تعریف مین داخل ہوئین تو اوس تعریف مین
اور آج کی تعریف مین بڑا فرق پڑ جائیگا ایسے اشیاء کی تعریف ہمیشہ عارضی
ہوتی ہے دنیا مین ایسی بہت سی چیزین ہین جنکی تعریف عارضی ہے - اب
تعریف کے دو قسمین ہوئین - ایک کامل - دوسری عارضی - اول کو حد تام
کہتے ہین اور دوسری کو رسم تام - حد تام اوسکو کہتے ہین جو ہر طرح سے کامل ہے
رسم تام اوس تعریف کا نام ہے جو فی زمانا کامل ہے مگر نہین معلوم آئندہ
کامل رہے یا نہ رہے - تعریف کی تیسری قسم ایسے ہی تعریفین ہین جنکو ہم جانتے
ہین کہ کامل نہین ہے مگر تاہم مجبوراً اونکا استعمال کرتے ہین اگر دو اطراف کا
فرق ظاہر کرنا ہو تو ان تمام امور کا بتانا جو دونون مین یکسان نہین پائی جاتی
بڑا مشکل امر ہے اگر ہم اون اوصاف کو بتائین جو دونون کی تقسیم مین داخل
نہین تو بڑی دقت ہو ایسی مثالون مین یہہ امر کافی ہے کہ دونون اطراف
اوس جنس کیطرف رجوع کیجائین جو اون دونون حاوی ہے اور ایسی چند
اوصاف کا اظہار کر دیا جائے جنکے سبب سے دونوین تمیز ہو جائے - اگر
یہہ کہین انسان ناطق حیوان ہے تو یہہ سمجھنا چاہیئے کہ ناطق حیوان انسان

کے سب اوصاف آ گئے۔ صرف اتنا قیاس کرنا کافی ہے کہ اور حیوان سے انسان ایک
بات مین مختلف ہے یعنے اپنے ناطق ہونے مین ایسے تعریف کو تعریف ناقص کہتے
ہین - اونمین اطراف کی کل تعمیم کا بیان نہین ہوتا صرف چند اوصاف کا بیان ہوتا ہے
ممکن ہے کہ مختلف موقعونپر ایک ہی شی کی مختلف تعریف ناقص ہو - ایک موقع پر ہمینے
ایک قسم کے اوصاف پر نظر رکھی - دوسرے موقع پر اور اوصاف پر ان اوصاف
کے اختلاف سے تعریف مین اختلاف واقع ہوا اگر کسیطرف کی ایسی تعریف ہو کہ
اوسمین طرف کی تعمیم کا اظہار نہ ہو بلکہ اوسکے لازم و اعراض کا اعادہ ہو تو یہہ تعریف
باعراض عامہ ہی ہم اسکے لیئے لفظ توصیف کو استعمال کرینگے مثلاً انسان ایک حیوان
ہے جسکے دو پیر ہوتے ہین مگر پر نہین ہوتے - یہہ تعریف باعراض ہے تعریف ظاہر
نہین توصیف کی ایک اور صورت بھی ہوتی ہے یعنے وہ تعریف جس مین لازم اور اعراض
کے ساتھہ طرف کے تعمیم کا بھی ایک جز ہوتا ہے یہہ جز ہمیشہ جنس ہوتا ہے - یہہ تعریف
بھی بوسیلہ اعراض کے ہوتی ہے اگر کوئی پوچھے کہ گھوڑا کسے کہتے ہین اور ہم کہین
گھوڑا ایک حیوان ہے جو انسان سے مانوس ہو سکتا ہے اوسکے ایال اور دُم ہوتے
ہین بیش قیمت ہوتا ہے اور عرب اور فرنگستان اور اور ملکونمین پایا جاتا ہے تو
یہہ تعریف باعراض عامہ ہے - اگر کوئی پوچھے کہ انسان کیا ہے اور ہم کہین کہ انسان
کے دو ہاتھہ اور پستان ہوتے ہین یہہ بھی ایسی ہی تعریف کی مثال ہے - جو مطلب
تعریف خاص سے حاصل ہوتا ہے وہ خاص صورتونمین تعریف باعراض
سے بھی حاصل ہو سکتا ہے -

اس تمام گفتگو سے یہہ نتیجہ نکلا کہ تعریف کی یہہ قسمین ہو سکتی ہین (۱) کامل تعریف
(۲) اسم تام یعنے کامل مگر عارضی (۳) حد ناقص یعنے تعریف ناقص مگر ایک طرف کی کل اور اطراف سے
تمیز کرنے کے لیئے کافی (۴) تعریف ناقص مگر کسی طرف کی کسی خاص مطلب کے لئے تمیز کرنیکے لیئے کافی

(۵) تعریف باعراض یعنے توصیف مگر ایک ظرف کو کل ورا ظرافسے تمیز کرنیکے لئے کافی (۶) توصیف
مگر کسی ظرف کی کسی خاص مطلب کے لئے تمیز کرنے کے لئے کافی - جو ان
چھہ قسموں سے باہر ہو یا سوائے معرف کے اور ظرف پر بھی صادق ہو سکے اوسکو رد کرنا چاہیے
ایک خاص صورت ہے جبکہ ایسی تعریف کو رد کرنا روا نہین یعنے اگر وہ کسی
علمی مطلب کے لئے مستعمل ہو اور اوس علم کی اور اصطلاحون سے یہہ علیحدہ معنے کہتی ہو
فرضکرو کہ ہم علم سیاست کا ذکر کر رہے ہین ایسے موقع پہ حکومت شاہی اوسکو
کہتے ہین جسمین ایک شخصکو اختیار کلی حاصل ہو کافی ہے مگر اگر ہم عموماً ذکر کر رہے ہون
تو کافی نہین ایسے موقعو پر یہہ کہنا چاہیئے حکومت شاہی وہ ہے جس مین ایک
خاص کو ریاست کا کلی اختیار رہے یہہ ہو سکتا ہے کہ کسی شخصکو مدرسہ یا خاندان
یا خانقاہ کا کلی اختیار ہو اور اگر ریاست کی تمیز نہو تو بادشاہ اور رعیت مین کچھہ
فرق نہ رہے دونونکو جداگانہ کامل اختیار رہوتا ہے

**حاشیہ ا** بہت سی صورتون مین اس سوالکا جواب دینا کہ فصل اور لازم مین
تمیز کا کیا قاعدہ ہے یعنے اسبات کا معلوم کرنا کہ ایک خاص وصف لازم ہے یا فصل
دشوار ہے ۔ علم نفس ناطقہ مین اس سوال کو اس طرح بیان کرتے ہین ۔ عرض لازم اور
عرض مفارق مین کیا فرق ہے اسقدر کہنا کافی ہوگا کہ اگر ایک وصف دوسری
وصف سے نکل سکے تو وہ لازم یا عرض مفارق ہے اگر نہ نکل سکے تو وہ فصل ہی اور
ظرف کی تعریف مین داخل ہے جسقدر کہ ہماری معلومات زیادہ ہوتے جائینگے اوسقدر
ہمکو معلوم ہوگا کہ وہ اوصاف جنکو ہم اعراض لازم سمجھتے تھے اصل مین اعراض ناقصہ مین
یعنے جن چیزون کو ہم فصل سمجھے تھے اصل مین لازم ہین

**حاشیہ دوم** بعض علما کی یہہ رائے ہے کہ تعریف کی دو قسمین ہین حقیقی
و لفظی ۔ تعریف حقیقی وہ ہے جو کسی شی کی حقیقت کا اظہار کرے اور لفظی وہ جو

کسی طرف کے معنے کا اظہار کرے - اِس سوال کا جواب آدمی کسکو کہتے ہین پہلے قسم کی تعریف کے پیرایہ مین ہوگا اور لفظ آدمی کے کیا معنے ہین دوسری قسم کے پیرایہ مین یہہ تفریق اب نہین کیجاتی مگر مل صاحب نے اس تفریق کو منطق مین پھر داخل کیا ہے اونکے نزدیک حقیقی تعریف وہ ہے جو معرف کی زلیت پر دلالت کرتے ہو اور لفظی وہ جس مین یہہ التزام نہ ہو - تعریف صرف شی کے نام کے ہونے سے ہے مگر بعض تعریفون مین سوائے لفظ کے معنے کے اور کچھہ نہین پایا جاتا اور بعض مین علاوہ اسکے یہہ بھی پایا جاتا ہے کہ ایک ایسی شی جو لفظ کے مطابق ہے خارج مین وجود رکھتی ہے - مثلاً اگر گھوڑے اور مثلث کی تعریف کرین تو تعریف حقیقی ہے - قنطورس کی تعریف لفظی ہے

**حاشیہ سوم** بعض اوقات تصورات کی تشریح اونکے مترادف - اشتقاق اور ترجمہ کی مدد سے ہوتے ہین مگر یہہ تعریف مین داخل نہین کیونکہ تصور کی تعمیم کی تشریح نہین کرتی - منطقی متقدمین ایسی تعریف کو تعریف لفظی کہتے تہے - مثلاً اگر جنگل کی تعریف کرنی ہو اور ہم کہین کہ جنگل وسیع میدان کو کہتے ہین تو تعریف مرادف کے ذریعہ سے ہوئی اگر مثلث کی تعریف کرنی ہو اور ہم کہین کہ مثلث کی تین اضلاع ہوتے ہین تو تعریف اشتقاق کے ذریعہ سے ہوئی اگر کسی انگریز سے مثلث کا ذکر کر رہے ہون اور اوس سے کہدین کہ ٹرائنگل اور مثلث ایکبات ہے تو تعریف ترجمہ کی ذریعہ سے ہوئی -

# آٹھوان باب - تقسیم

## طرف کے تخصیص کے اظہار کو تقسیم کہتے ہین

تقسیم ہمیشہ اپنے قضیے کے پیرایہ مین ادا ہو سکتی ہے جسکا موضوع طرف مقسوم ہے اور محمول تشریح یا اظہار تخصیص ہین طرف کی تخصیص تمام افراد کی گننے سے نہین معلوم

ہوتی چہوٹے چہوٹے مجموعون کا شمار کافی ہوتا ہے اِسکا سبب یہہ ہے کہ افراد کی
تعداد اکثر صورتونمین مشکل کیا ناممکن ہوتی ہے - وہ الفاظ جو اِن چہوٹے چہوٹے
مجموعون کو تعبیر کرتے ہین بمقابلہ طرف مقسوم کے مقسوم علیہ کہاتے ہین یہہ امر ضرور
ہے کہ صرف اطراف کلی متواطی یا وہ اعراض جو کلی متواطی کے معنے مین استعمال ہوتے
ہین تقسیم ہونے کی قابلیت رکہتے ہین - اعراض مجردہ واوصاف فی نفس تخصیص کو
ظاہر نہین کرتے اور اطراف جزئے حقیقی و اسم جمع اِس قابل نہین کہ اونکی تقسیم
چہوٹے چہوٹے مجموعونمین ہوسکے - مگر اسم جمع بہت آسانی سے کلی متواطی کی شکل
مین آسکتا ہے اور اسصورت مین اوسکی بہی تقسیم ہوسکتی ہے مثلاً چودہوان رسالہ
اب یہہ اسم جمع ہے اگر یون کہین کہ چودہوین رسالے کے سپاہی تو کلی متواطی ہے
اور سپاہیون - اور افسرون وغیرہ مین تقسیم ہوسکتی ہے یہی اعراض مجردہ
واوصاف کا حال ہے جب وہ کلی متواطی کیصورت مین ہون تو اونکی تقسیم بہی ہوسکتی
ہے تقسیم کی صحت کا مقیاس یہہ ہے کہ تصور مقسوم ہر ایک رکن قاسم کیطرف حمل
ہوسکے مثلاً بعض شکل مثلث و مربع دونون کیطرف حمل ہوسکتی ہے لفظ آدمی
کا اطلاق گورے و کالے آدمی دونون پہ ہوسکتا ہے کلیات طبعی کی تقسیم اور
طرح ہوتی ہے - یعنے کلی کے مختلف حصے کئے جاتے ہین اِسکی مثال یہہ ہے
- انسان ایک کلی ہے اور سر ہاتہہ پانو سب اوسکی جز ہین اور لفظ دنیا ایک کلی
ہے فرنگستان - ایشیا - افریقہ - امریکہ اوسکی جز ہین نہ لفظ انسان ہاتہہ پانو
کیطرف حمل ہوسکتا ہے اور نہ دنیا ایشیا کیطرف منطقی تقسیم مین ضرور ہے کہ
مقسوم مقسوم علیہ پہ برابر صادق آتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو تقسیم کامل نہین تقسیم
منطقی اور تقسیم کلی طبعی کا فرق معلوم ہوگیا دو صورتین اور ہین اور یہہ بہی منطقی
تقسیم سے بالکل علیحدہ ہین شمار افراد و طرف مشترک کی مختلف معانی کا فرق مثلاً

لفظ انسانیت اسکے مختلف معنی یہہ ہین علیٰ ہذا القیاس جماعت انسان ۲ - رحمدلی جیسے کوئی شخص کسی بچے کو بہت ماری تو ہم یہہ کہا کرتے ہین - اس شخص مین انسانیت نہین ہے یعنی یہہ رحمدل نہین ہے - ۴ - علم ادب لفظ مشترک کے مختلف معنونکا امتیاز منطقی تقسیم سے علیحدہ ہے ایک کو دوسرے کو کچھہ نسبت نہین - وہ تعریف جو لفظ مشترک کی ہے ہر معنی پر صادق نہین ہوتی - منطقی تقسیم مین طرف کی تعریف او سکے اجزا ہر پر بالکل صادق ہوتی ہے - اگر ہم کسی تصور کو ایسے تصورونپر تقسیم کرین جو چھوٹے چھوٹے گروہون کا اظہار کرتی ہون ہم ایسی وصف کی جستجو کرتے ہین جو اوس تصو کے بعض گروہوان پر صادق ہو اور بعض پر نہ - اس وصف کو موجب تقسیم کہتے ہین یعنی مثلاً اگر کوئی کہے مثلث - کی تقسیم کرو اول تصور اس امر کا ہو گا کہ بعض مثلث متساوی الاضلاع ہوتے ہین اور بعض نہین اس مثال مین اضلاع کی نسبت موجب تقسیم ہے اور او سکے موجب مثلثون کی تقسیم یون کرتے ہین - مثلث متساوی الاضلاع مثلث متساوی الساقین مثلث مختلف الاضلاع اگر یہہ تصور ہو تا کہ بعض مثلث قایم الزاویہ ہین اور بعض نہین اس صورت مین زاویون کی ناپ موجب تقسیم ہے اور مثلثون کی تقسیم تین قسمونین ہوئی - قایمۃ الزاویہ - حادہ زاویہ - منفرجہ زاویہ حکومت دو قسم کی ہوتی ہے - ایک تو وہ حکومت جہان کسی خاص شخص یا فرقہ کو کلی اختیار حاصل ہو دوسری وہ جو اسکے برخلاف ہو فرض کرو کہ پہلی طرف کا نام ہمنے محافظ رکہا اور دوسری کا خالص - اب خالص کی تقسیم اس لحاظ سے ہوگی کہ کتنے آدمیون کو اختیار ہے ایک کو یا زیادہ کو - اگر ایک کو تو حکومت شاہی ہے اگر کتنے کو تو دو حال سے خالی نہین یا تو حکومت امراء ہے یا حکومت جمہوری + وہ تقسیم جس مین دو

یا زیادہ موجب اختلاط ہو جائین متقاطع التقسیم کہلاتی ہے اوسکو منطق کی
بحث مین دخل نہین اسکی مثالین یہ ہین مثلث کی تقسیم متساوی الساقین
منحرف الاضلاع قائمۃ الزاویہ مین حکومت کی تقسیم شاہی - یا جمہوری مین
آدمیون کی تقسیم ہندوستانیون اور انگریزون اور وحشیون مین
متقاطع ہین تقسیم درست اوس حالتمین ہوتی ہے جبکہ ایک موجب ہو
اکثر حکما کی یہہ راے ہے کہ ہر ایک تقسیم باضابطہ مین یا ہر ایک ایسی تقسیم مین
جسکو ہم باضابطہ سمجھتے ہین عمل تقسیم اسطرح ہوتا ہے فرض کرو کہ ہمکو مثلث
کا تصور ہو بعض مثلث متساوی الاضلاع ہوتے ہین اور بعض نہین ہوتے
یہہ اول تقسیم ہوئی وہ مثلث جو متساوی الاضلاع نہین ہوتی - یا تو متساوی
الساقین ہو یا منحرف الاضلاع - تقسیم دوم - اگر انسان کا تصور ہو لفظ
قوم موجب تقسیم قرار دیا جاوے تو جماعت انسان دو حصو نمین تقسیم ہو سکتی
ہین - (۱) شام کی اولاد (۲) وہ لوگ جو شامی نہین ہین اون کے بھی دو حصے
ہو سکتے ہین طورانی (۳) وہ جو طورانی نہین ہین علی ہذا القیاس جبتک کہ تقسیم
تام ہو جاوے - اس عمل کو تقسیم بالاثنین کہتے ہین اور اوسکا طریقہ یہہ ہے
کہ ہر واحد کو ایسے دو افراد مین تقسیم کرین جنکا مجموعہ اوس کل واحد کے
مساوی ہو ایسی تقسیم کی امثال یہہ ہین نسیان بذیر و غیر نسیان پذیر سفید
و غیر سفید تصور مفہوم کو ارکان قاسم سے وہ نسبت ہوتی ہے جو جنس کو نوع سے
فصل موجبات تقسیم سے بھی حاصل ہو سکتی ہے اگر ہم کسیطرف کی تقسیم کرین تو
یہہ ظاہر ہے کہ اس تقسیم کرنے مین ہم اون اطراف کے جو اسطرف مین شامل ہین
ضمناً تعریف کرتے ہین حکومت خالص اوس حکومت کو کہتے ہین جس مین اختیار
کلی ایک خاص شخص یا فرقہ کو حاصل ہو جب ہم کسی شی کی تعریف کرتے ہین تو

اِس تعریف ہی مین تقسیم ہو جاتی ہے - مثلاً انسان کی یہہ تعریف ہے حیوان ناطق
اب اِس تعریف مین حیوان کی تقسیم انسان وحیوانین ضمناً داخل ہے مثلث کی یہہ تعریف ہے
مثلث اوس شکل مستقیم الاضلاع کو کہتے ہین جس مین تین اضلاع ہوتے ہین اِس
تعریف سے ظاہر ہے کہ ایسے بھی مستقیم الاضلاع شکلین ہین جنمین تین ضلعون سے
زیادہ ہوتے ہین یعنی مثلث کی تعریف مین شکل کی تقسیم داخل ہے تقسیم مین صحت
کا ہونا بہت ضروری ہم چند ضوابط بیان کرتے ہین جنکے ذریعہ سے تقسیم صحیح ہو سکتی
ہے (۱) ضرور ہے کہ رکن قاسم کلی متواطی ہو یا ایسا عرض مجرد ہو جو متواطی کے معنے مین مستعمل
ہو (۲) طرف مقسوم تمام ارکان قاسم پر صادق ہونی چاہیئے (۳) یہہ ضرور ہے کہ
تقسیم جامع ہو - اِس سے یہہ غرض ہے کہ رکن قاسم ملکر طرف مقسوم کی برابر ہوجائین
(۴) ضرور ہے کہ تقسیم ہمیشہ ایک موجب کے ذریعہ سے ہو اگر کئی موجب ہونگے
تو تقسیم متقاطع ہو گئی - یہہ کہنا کہ ارکان قاسم مین کوئی شی مشترک نہو کچھہ ضرور
نہین ہے کیونکہ ضمناً یہہ چوتھی قاعدہ مین داخل ہے - مگر یہہ قاعدہ تقسیم متقاطع کے
دریافت کرنے کے لئے اکثر مفید ہوتا ہے اگر ہمکو یہہ معلوم ہو کہ دو ارکان قاسم
مین کچھہ افراد مشترک ہین تو یہہ ظاہر ہے کہ کم سے کم تقسیم کے دو موجب ہونگے
تقسیم ناقص کی مثالین طالب علم خود سوچ سکے گا اگر ہم فرنگیون کو کلٹ
یٹوٹن - سلیو - فراسیسی - ہسپانیہ والے سلطان روم اور حاکم سلطنت
جمہوری اضلاع متحدہ امریکہ مین تقسیم کرین تو تقسیم کی تمام نقص ایک ہی مثال
مین ظاہر ہو جائینگے تقسیم بالاشیئن کے بیان سے ظاہر ہوگا کہ صرف ایک
ہی تقسیم نہین ہوتی بلکہ در تقسیم بھی ہوتے ہین صحت علمی کے لئے اکثر اوقات
یہہ ضرور ہوتا ہے کہ ارکین قاسم کو چھوٹے چھوٹے حصو مین تقسیم کرین حاصل تقسیم کو اور چھوٹے
حصو مین علی ہذا القیاس تقسیم و ذ تقسیم کے اظہار کے لئے بہت سے اصطلاحین بنائی گئی ہین انمین

اگر ہم کہین سمجھے

شکل

مستقیم الاضلاع

مثلث — مربع — کثیر الاضلاع

متساوی الاضلاع ۔ متساوی الساقین ۔ مختلف الاضلاع

اس قسم کی بلاسلسل تقسیم در تقسیم مین ۱ود تصور جو سلسلہ تقسیم مین اوّل ہو جنس عالی کہلاتا ہے سلسلہ مذکورہ بالا مین لفظ شکل جنس عالی ہے وہ تصورات جو سلسلہ مین آخر ہون نوع سافل کہلاتے ہین۔ اِس مثال مین مثلث متساوی الاضلاع و دایرہ وغیرہ نوع سافل مین داخل ہین۔ دو تصورات جو جنس عالی اور نوع سافل کے درمیان واقع ہون جنس یا نوع متوسط کہلاتے ہین۔ جنس متوسط بلحاظ ان انواع کے جو اوسمین شامل ہون اور نوع متوسط بحیثیت اوس جنس کے جن مین وہ شامل ہو۔ مثلاً مثلث بلحاظ مثلث متساوی اضلاع کے جنس متوسط ہے۔ مگر بلحاظ شکل مستقیم الاضلاع کے نوع متوسط ایسی انواع جو ایک ہی جنس مین بلا واسطہ داخل ہون انواع متباین کہلاتے ہین ایسی انواع کی امثال سلسلہ مذکورہ مین یہہ ہین۔ مثلث شکل ذوار لعبۃ الاضلاع شکل کثیر الاضلاع ۔ وہ اجناس جنمین نوع خاص داخل ہو اجناس متباین کہلاتی ہین۔ سلسلہ بالا مین ۔ مثلث ۔ شکل مستقیم الاضلاع ۔ شکل یہہ سب مثلث متساوی الاضلاع کی اجناس متباین ہین۔ وہ تفاوت جسکے سبب سے ایک نوع کا انواع متباین سے امتیاز ہوتا ہے فصل نوعی کہلاتا ہے وہ تفاوت جو نوع خاص کی اجناس متباین سے تمیز کرے فصل جنسی کہلاتا ہے مثلاً یہہ کہین مثلث متساوی اضلاع اس مثالمین الفاظ متساوی الاضلاع جو ایک خاص قسم کی مثلث کی اور مثلثون سے تمیز کرتے ہین فصل نوعی ہین اور لفظ مثلث جو اور قسم کی اشکال سے اس خاص شکل کی امتیاز کرتا ہے فصل جنسی ہے۔ اسیطرح مثال مثلث مین تین ضلعون والے شکل فصل نوعی ہے اور شکل مستقیم الاضلاع فصل جنسی ہے ایسا خاص

جو اوس نوع کی جسکا ہم ذکر کر رہے ہون ایسی وحدت یا اوسکی مناسبت سے حاصل ہو جو اوس نوع کی تعمیم مین داخل ہین خاصہ نوعی کہلاتا ہے۔ وہ خاصہ جو کسی نوع کے اجناس متبائن سے حاصل ہو خاصہ جنسی کہلاتا ہے مثلاً تمام اشکال مستقیمۃ الاضلاع کا یہہ خاصہ ہے کہ اونکے زاویون کا مجموعہ دو چند اوسقدر قائمون کے مساوی ہوتا ہے جتنے اوس شکل کے اضلاع ہون منفی چار قائمون کے۔ اِس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ مثلث کے کل زاویہ ملکر دو قائمون کے برابر ہوتے ہین۔ شکل ذوار بعۃ الاضلاع کے زاویونکا مجموعہ چار قائمون کے۔ اور مخمس کے زاویونکا مجموعہ چھہ قائمون کے برابر ہوتا ہے علیٰ ہذا القیاس۔ مثلث کا یہہ بھی خاصہ ہے کہ وہ مخروط کی تراش سے حاصل ہوتا ہے مگر یہہ خاصہ اور اشکال مستقیمۃ الاضلاع کو مشترک نہین ہے اِسلئے اوسکو خاصہ نوعی کہین گے اور اول کو خاصہ جنسی۔ وہ مثال جو ہمنے اوپر بیان کی ہے بہت سہل ہے۔ اگر ہم کوئی اور مثال لیتے تو بڑی دقت واقع ہوتی۔ فرض کرو حیوانات کی مثال لیتے تو اول حیوان کو ریڑہ والی وغیر ریڑہ والون مین تقسیم کرتے۔ اوس بعدہ ریڑہ والے حیوانون کو پرندون رینگنے والے جانورون۔ مچھلیون۔ دو عنصری حیوانون اور پستان والے حیوانونمین تقسیم کرتے۔ پھر پستان والے حیوانونکو مختلف انواع اِنسان گھوڑا۔ بیل وغیرہ مین۔ اِس تقسیم مین اِثبات کی تمیز کے لئے کہ اِنمین سے کونسے قسمونکو اجناس ٹھہرائین اور کونسی انواع اور کسکو فصل نوعی اور کسکو فصل جنسی اور کسکو خاصہ نوعی اور کسکو خاصہ جنسی طویل علمی مباحثہ کرنا پڑتا۔ تاہم یہہ بھی درست ہے کہ ایسے ہی موقعون پر تقسیم کی ضرورت ہے جنکی نسبت اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ علم حیوانات و نباتات مین بالکل تقسیم ہی تقسیم ہے علم منطق مین یہہ رسالہ ابتدائی ہے پس اوسمین علمی تقسیم جیسے مشکل و پیچیدہ مسئلہ کے حل کرنے کی امید کا بیان کرنا لفظ علمی تقسیم کی ٹھیک ٹھیک تعریف کرنیکا

ارادہ کرنا اِس کتاب کے مقصد سے تجاوز کرتا ہے۔ فقط یہہ بتادینا کافی ہوگا کہ جہان ایک نوع کو دوسرے نوع سے ساتھہ بہت سے اوصاف مین تفاوت ہو اور ممکن ہے کہ اور اوصاف نکلین جنکے سبب سے اونمین اور تفاوت ہوجائے وہان تقسیم اور تعریف دونون عارضی سمجھنے چاہیئین اب ہم سید ہے سادہ دو قاعدے جنکو سب آدمی تسلیم کرتے ہین بیان کرتے ہین - اول یہہ کہ تقسیم جہانتک ممکن ہو بتدریج ہونی چاہیئے اور یہہ نہو کہ جنس کو چھوڑکر یکلخت اوسکی فرد عمات پر پہونچ جائین تقسیم مین ایسی اوصاف کو موجب تقسیم مقرر کرنا چاہیئے جنمین بہت سے خواص شامل ہوں

**حاشیہ** - ہم نے الفاظ جنس عالی اور نوع سافل کا استعمال اسطور پر کیا ہے گویا وہ کسی خاص تقسیم سے علاقہ رکہتے ہین - مگر ایساغوجی مین اور اہل مجادلہ[۱] کے نظر مین جنس عالی و نوع سافل و نیز جنس متوسط و نوع متوسط ایسے سمجھے گئے ہین کہ گویا قدرت نے اونکو مقرر کیا ہے اور کسیطور سے ہین اونسے انحراف روا نہین ارسطاطالیس کے دس مقولات (جوہر - این - کمیت - کیفیت - اضافت وضع - ملک - فعل - انفعال - ) اونکے نزدیک جنس عالی ہین اور انسان گہوڑا وغیرہ نوع سافل - ایسی قسمین جیسے کالے آدمی - عربی گہوڑے اونکے حکمت کے موجب نوع مین داخل نہین ہوسکتے - بخلاف اسکے حال کے حکما کی یہہ رائے ہے کہ عمل تقسیم جہانتک چاہین کرتے چلے جاؤ نکو کسی مجموعہ کو کبھی خاص کیون نہ بناؤ ہم ہمیشہ کسی ایک ایسی وصف کا خیال کرسکتے ہین جسکے ازدیاد سے وہ اور بھی زیادہ مخصوص

[۱] اہل مجادلہ سے یہان مقصد وہ حکما مراد ہین جو یورپ مین زمانہ متوسط یعنے جو پانچوین صدی سے چودہوین صدی عیسوی تک گذرے ہین اور جنکی منطق ایسی ہی تہی جیسے ہندوستان مین آج کل رائج ہے ۔

ہو سکتا ہے —

# تیسرا حصہ برہان

## پہلا باب برہان کے اقسام

اگر ہم ایک یا زیادہ قضیوں سے نتیجہ نکالکر ایک نیا قضیہ قایم کرین - تو اُن مجموعہ قضا کو برہان کہتے ہین - برہان دو قسم کی ہوتی ہین - استقرائی اور قیاسی اور قیاسی برہان بھی دو قسم کے ہوتے ہین - بدیہی اور نظری - بدیہی جسکو انسان بغیر فکر و غور کے سمجھ لے - نظری وہ جو ایسے نہون - اِس غرض سے کہ یہہ تفریق ناظرین کی سمجھ مین آجائے ہم مثالین پیش کرتے ہین جب ہم الی[۱] کی تیزآب اور سوڈا کی کاربونیٹ کو بمقدار معین پانی مین ملاتے ہین تو دیکھتے ہین کہ پانی اُبلنے آتا ہے اِس سے ہم یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ جب کبھی یہہ دونون ویسے مقدار کے موافق پانی مین ڈالے جائینگے تو جھاگ اوٹھینگے - جب ہم لوہے کی سیخ کو آگ مین رکھتے ہین تو تھوڑی دیر کے بعد وہ سرخ ہو جاتی ہے اِس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے اگر لوہے کو ایک عرصہ معین تک آگ مین رکھین تو وہ لال انگارا ہو جاتا ہے - فرض کرو کہ ایک سیارے کے مدار مین ہمنے پانچ نقطے دیکھے اور علم ریاضی کی قوت سے ہمنے یہہ معلوم کر لیا کہ وہ شکل بیضوی مین واقع ہین اِس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ اِس سیارے کا تمام مدار بیضوی ہے اور اِس سیارے کی آیندہ گردشون مین اِسی شکل کا مدار رہیگا - یہہ بات کہ الی کی تیزآب اور سوڈا کی کاربونیٹ کو پانی مین ڈالنے سے جھاگ اوٹھتی ہے مشاہدہ سے متعلق ہے - مگر یہہ دعوی کہ آگ صرف اشیاء مذکورہ بالا کے ملنے سے اوٹھتی ہے

---

۱ صفحہ ۵ کا حاشیہ دیکھو

کیونکہ اور کوئی ایسی نہین ہے جسکے سبب سے یہہ بات نمودار ہو اور یہہ کہ جب کبھی ہم
دونون ملائی جائینگے تو جھاگ اوٹھے گی۔ عمل برہان سے واقع ہوتے ہین
ظاہر ہے کہ اس برہان مین دو باتین مانی ہوئی ہین اول یہہ کہ ہر چیز کا کچھہ باعث
یا سبب ہوتا ہے کہ اوسکے سبب سے ہم یہہ دعوے کرتے ہین کہ جھاگ کسی سبب سے
اوٹھتی ہے۔ دوم یقین اسبات کا کہ قدرت کے قاعدہ کبھی نہین بدلتے اور ہمیشہ
یکسان رہتے ہین اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ جب کبھی ایسی صورتین ہونگین تو ویسے
ہی نتایج پیدا ہونگے جواب ہویدا ہوے ہین۔ پس ان صورتون مین استدلال کی
صورت یہہ ہوگی املی کی تیزآب اور سوڈا کے کاربونیٹ کے ملنے سے اوبہان

. . . . . . . . . .

اوٹھتی ہے . . . .

∴ بباعث خاص صورتونکے اور نیز بباعث اس قاعدہ کے کہ ہر ایک شی کا کچھہ سبب
ہونا چاہیے۔ جھاگ ان دو اشیا کے مخلوط ہونے سے پیدا ہوتی ہے ∴
موافق اس قاعدہ کے کہ آئین قدرتی کبھی نہین بدلتی ایسے اختلاط سے ہمیشہ
جھاگ پیدا ہوگی۔ تیسری مثال مین استدلال کی صورت یہہ ہے ریاضی کی
واقفیت سے ہم یہہ کہہ سکتے ہین کہ پانچ نقطے جو ہمنے مریخ کے مدار مین دیکھے ہین
ایک شکل بیضوی کی قوس مین واقع ہین (قضیہ اصل) چونکہ اس سیارے
کے ایک خاص وقت مین خاص مقام پہ ہونے کے صرف دو باعث ہو سکتے ہین
یعنی کشش آفتاب اور سیارے کی تیزی رفتار جو اوسکو گردش کے شروع
کرتے ہوئے حاصل ہے اور ابتک جاری ہے اس سے ہم یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ ان
پانچون نقطون کا شکل بیضوی مین واقع ہونا انہی باعثون کے سبب سے ہے۔ اور
چونکہ آئین قدرت ہمیشہ یکسان رہتی ہے ان سے یہہ نتیجہ نکلا کہ مریخ کے مدار
مین اور نقطے بھی شکل بیضوی مین ہی واقع ہونگے اور تمام آئندہ کی گردشون مین

نتیجہ کی مدار بیضوی ہوگی۔ اِس قسم کے نتایج کو استقرائی کہتے ہین اگرچہ وہ مثالین جو ہم نے اوپر بیان کی ہین ساوی ہین مگر اونسے یہہ بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے کہ استقرا اوس برہان کو کہتے ہین جس مین استدلال جزئی سے جزئی کیطرف یا جزئی سے کلی کیطرف نتیجہ نکالتے ہین اور ہر حالت مین اِن دو قوانین سے کہ ہر شی کا کچھہ باعث ہونا چاہیئے اور قدرت کی آئین کبھی نہین بدلتی مطابعت ہونی چاہیئے۔ اگر طالب علم اون خاص حالات کو جاننا چاہے جنکے سبب سے ہم کہہ سکتے ہین کہ بعض کیفیات اور کیفیات کے نتیجہ یا باعث یا ہم جنس ہین تو اوسکو چاہیئے کہ اون کتابون کو دیکھے جنہین استقرار کا طویلاً ذکر ہے۔ . . . . . . . . . .

اِسجگہ ہماری غرض صرف یہہ ہے کہ استقراء اور قیاس کا فرق بتا دین اب استقرا کا بیان ختم ہوا

اگر لوہا خاص وقت تک آگ مین رکھا جاوے تو لال انگارا ہو جایگا اگر اس قضیہ کو اور قضیہ سے ملائین فرضکرو اِس قضیہ سے یہہ لوہے کا ٹکڑا ہے تو یہ نتیجہ نکلیگا۔ اگر اِس لوہے کے ٹکڑے کو خاص وقت تک آگ مین گرم کرین تو لال انگارا ہو جائیگا یہہ صریح ہے کہ یہہ نتیجہ اوسطرح حاصل نہین ہوا کہ جسطرح استقرا کے نتیجے حاصل ہوئے تھے۔ اِسمین ہمنے جزئی سے جزئی کیطرف یا جزئی سے کلی کیطرف جنکو ہم نہین دیکھہ سکتے دلیل نہین کی مگر دو قضایا کے ملانے سے نتیجہ نکل آیا۔ جو شی قضایا مین پائی جاتی ہے وہی نتیجہ مین بھی موجود ہوتی ہے اِس برہان کا نام قیاس ہے استقرا کو قیاس سے وہ نسبت ہے جو قانون کی تجویز کو اوسکے استعمال سے استقرا سے نئی نئی حقیقتین دریافت ہوتی ہین۔ قیاس اِن حقیقتون کو ایک دوسرے سے ملاتا ہے انکو ترتیب دیتا ہے اور رونق کرتا ہے برہان قیاس کی

---

ف ا ۔ منقول کا بیان ۱۲

دو قسمین ہین (۱) برہان نظری جسمین دو قضیون کے ملانے سے تیسرا قضیہ حاصل ہوتا ہے - اوراس ترتیب قضیہ کی دو نو اطراف یعنے موضوع و محمول اول دو قضایا مین بوساطت ایک تیسری طرف کے ملائے جاتے ہین اسمین اور برہان بدیہی مین یہہ فرق ہے کہ برہان بدیہی مین صرف دو قضیہ ہوتے ہین یہہ نتیجہ ان دو مین ایک سے بلا امداد کسی اور قضیہ یا طرف ظاہر یا معنوی کے حاصل ہوتا ہے برہان بدیہی اور نظری دونون قیاسی ہین یہہ تقسیم جامع ہے اسکی وجہہ یہہ ہے برہان یا تو کسی ایسی شی کی نسبت جو مقدمات مین ماہو ئی ہے دلیل ہوتی ہے یا برخلاف اسکے کسی ایسی شی کی نسبت جو مقدمات مین داخل نہو - اول حالت مین برہان قیاسی ہے - دوسرے مین استقرائی - اگر برہان قیاسی مین صرف ایک مقدمہ ہو تو وہ بدیہی ہے - اگر دو مقدمہ ہون اور نتیجہ ان دونون کو شامل کر کر نکالا گیا تو برہان نظری ہے اور اسکو قیاس کہتے ہین - ایسی برہان قیاسی جنمین ظاہرا دو مقدمہ سے زیادہ ہون کئی قیاس سے مرکب ہوتے ہین اور علیحدہ علیحدہ قیاسات مین حل ہو سکتے ہین -

**حاشیہ اوّل** - اکثر حکما اِس تقسیم کو اور طرح بیان کرتے ہین - برہان دو قسم کی ہوتی ہین بدیہی و نظری پھر برہان نظری دو قسم کی ہوتی ہین - قیاسی و استقرائی - ہماری رائے یہہ ہے کہ قیاس اور برہان بدیہی کے درمیان اتنا فرق نہین ہے جبقدر استقرا کا اون دونو نسے فرق ہے اور اِسو جہہ سے ہمنے برہان کے دو حصے کئے ہین استقرا و قیاس - اور پھر قیاس کے دو حصے نظری و بدیہی - اِس تقسیم پر یہہ اعتراض نہین ہو سکتا کہ برہان بدیہی قیاس مین داخل نہین - ہیملٹن کی رائے مین استقرا برہان مین شامل نہین اور مل کی رائے یہہ ہے کہ نہ قیاس نہ برہان بدیہی برہان مین شامل ہے مل صاحب کی رائے یہہ ہے کہ ان

مین صرف یہہ ہوتا ہے کہ جو کچہہ احکام مقدم مین موجود تہا اوسکو آخر قضیہ مین ظاہر کردیا

**حاشیہ دوم** ارسطاطالیس کی منطق مین استقرا اوس عمل کا نام ہے جسکے نتیجہ مین ایک جماعت کی نسبت اوس شی کا ایقاع یا سلب ہے جسکے مقدمات مین اوس جماعت کی افراد کی نسبت ایقاع وسلب ہوا ہے یہہ برہان قیاسی کئی ایک نوع ہے - فرض کرو کہ کوئی خاص شی ایک جماعت کے ہر فرد پر صادق آتی ہے اگر اس سے یہہ نتیجہ نکالا جائے کہ اس جماعت کے تمام افراد پر یہہ شی صادق ہے تو نتیجہ مقدمات مین صریحاً داخل تہا اور برہان قیاس ہے - اوسکو ہم اس شکل مین بیان کر سکتے ہین - ع - ج - د - سب ہین - وہ افراد جنسے جماعت ب بنتی ہے ع ج د ہین اسلئے وہ افراد جنسے جماعت ا بنتی ہے ب ہین یہہ نتیجہ استقرائی نہین ہے

## دوسرا باب برہان بدیہی کے بیان مین

برہان بدیہی ایسی قضایا کے مجموعہ کا نام ہے جنمین ایک دوسرے سے اخذ کیا گیا ہو قضیہ نتیجہ دوسرے قضیے مین معناً شامل ہوتا ہے برہان بدیہی کے مشہور اقسام ہین - تناقض - انعکاس - عدل - تناقض کا بیان - ایک قضیہ کو دوسرے قضیہ کا نقیض اوس وقت کہتے ہین جب اون دونون کی موضوع اور محمول تو ایک ہے ہون مگر اونمین کمیت یا کیفیت یا دونون ا تو نین فرق پایا جاوے دو قضیے نقیض ایکدوسرے کے ہوتے ہین جب اونمین اوسطرح کی ضدیت ہو کہ اگر ایک کو سچا مانین تو دوسرے کو جہوٹا ماننا پڑے اور اگر اوسکو جہوٹا فرض کرین تو دوسرے کو سچا فرض کرنا ضرور ہوگا یعنے دو قضیے جو نقیض یکدیگر ہین نہ دونو ایک ساتہہ سچ ہو سکتے ہین اور نہ ایک ساتہہ جہوٹے - تناقض برہان بدیہی کے دو قسم ہے

جس مین ہم ایک قضیہ کے سچ و دروغ سے ایک ایسے دوسرے قضیہ کی نسبت سچ
یا دروغ کا ایقاع کرسکتے ہین - جن مین موضوع محمول وہی ہوں جو پہلے قضیے
مین مگر کمیت و کیفیت کا فرق ہو - مثلاً اس قضیہ سے یہہ امر کہ کل لا ء ہی
درست ہو تو ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہین (۱) یہہ امر کہ کوئی ایسا لا ہے جو ء نہین
ہے دروغ ہے (۲) یہہ امر کہ بعض لا ء ہی درست ہے (۳) یہہ امر کہ بعض
لا ء نہین ہے دروغ ہے - شکل مندرجہ ذیل مین وہ تناقض جو موجبہ کلیہ اور سالبہ
کلیہ کی درمیان پایا جاتا ہے تناقض ناقص کہلاتا ہے موجبہ جزئیہ اور سالبہ جزئیہ کی
تناقض کو تناقض مختلف کہتے ہین - موجبہ کلیہ اور موجبہ جزئیہ یا سالبہ کلیہ اور
سالبہ جزئیہ کے درمیان کے تناقض کو تناقض محکوم کہتے ہین قضایا موجبہ کلیہ
اور سالبہ جزئیہ یا سالبہ کلیہ اور موجبہ جزئیہ کے درمیان کے تناقض کو تناقض
کامل کہتے ہین
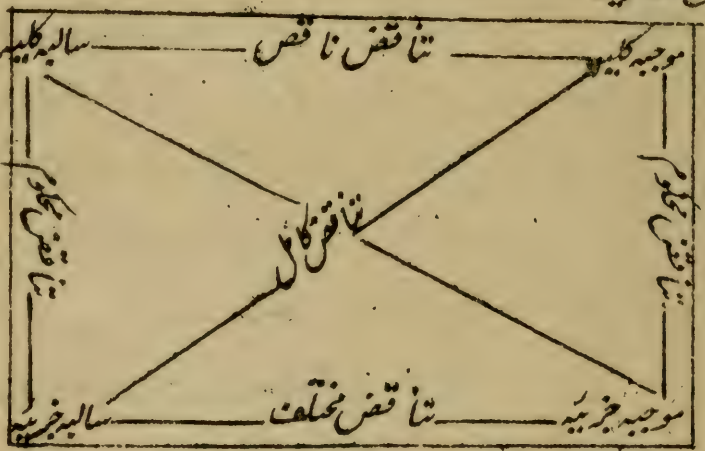
اگر موجبہ کلیہ سچ ہے تو سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ جھوٹ ہین) اور موجبہ جزئیہ سچ ہے
اگر موجبہ کلیہ جھوٹ ہی تو سالبہ کلیہ اور موجبہ جزئیہ مجہول ہین اور سالبہ جزئیہ سچ ہے
اگر سالبہ کلیہ سچ ہے تو سالبہ جزئیہ سچ ہوگا مگر موجبہ کلیہ و جزئیہ جھوٹ ہونگے اگر
سالبہ کلیہ جھوٹ ہے تو موجبہ جزئیہ سچ ہوگا مگر موجبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ مجہول

ہونگے اگر موجبہ جزئیہ سچ ہے تو سالبہ کلیہ جھوٹ ہے اور موجبہ کلیہ اور سالبہ
جزئیہ مجہول اگر موجبہ جزئیہ جھوٹ ہو تو موجبہ کلیہ جھوٹ ہوگا اور سالبہ کلیہ اور جزئیہ
درست ہونگے اگر سالبہ جزئیہ سچ ہے تو موجبہ کلیہ جھوٹ ہے اور سالبہ کلیہ و موجبہ جزئیہ مجہول اور اگر سالبہ جزئیہ

تناقض کامل مین اطراف نقیض دونون کمیت کیفیت مین مختلف ہوتے ہین اس
قسم کے تناقض مین یہہ صفت ہے کہ ایک قضیہ کے سنتے ہی ہم دوسرے قضیہ کا
جو اول کا نقیض ہے سچ یا جھوٹہہ ہونا سمجھہ جاتے ہین اگر ایک سچ ہے تو دوسرا جھوٹ
ہوگا - اگر ایک جھوٹ ہے تو دوسرا سچ ہوگا

انفصال حقیقی مین تناقض کامل کو انفصال حقیقی بھی کہتے ہین - انفصال حقیقی مین
اطراف نقیض کمیت و کیفیت دونون مین علیحدہ ہوتے ہین اور یہہ ہی وجہہ ہے کہ
منطقی انفصال حقیقی کو تناقض کے قسم کامل خیال کرتے ہین - مباحثہ مین تناقض
ناقص کی نسبت تناقض کامل کا زیادہ تر استعمال کرنا چاہیئے - اس سے دو
فایدہ متصور ہین اول طرف مقابل کی دعوے کا تم نقیض پیش کر سکتے ہو
دوم اگر تم موجبہ کلیہ کا جواب سالبہ کلیہ دو تو اسمین کچھہ شبہہ نہین کہ تناقض ہے
مگر ممکن ہے کہ تمہاری تقریر غلط ہو - برخلاف اسکے اگر موجبہ کلیہ کے جواب مین سالبہ
جزئیہ پیش کرو تو غلطی کا احتمال ہی نہین - اور تم تقریر مین بند نہین کئے جا سکتے
مثلاً اگر طرف مقابل کا یہہ دعوے ہو کہ کل حکماء مین قوت متخیلہ نہین ہوتی
ہمکو چاہیئے کہ اس موجبہ کلیہ کا جواب سالبہ جزئیہ کے پیرایہ مین ادا کرین
یعنے یہہ کہین کہ بعض حکماء مثلاً افلاطون و گوئٹی مین قوت واہمہ بہت
تیز ہے - اگر ہم اسطرح تقریر کرین تو طرف مقابل اسکے خلاف کچھہ نہین کہہ سکتا
برخلاف اسکے اگر ہم موجبہ کلیہ کا جواب سالبہ کلیہ کے پیرایہ مین دین اور یہہ
کہین کہ کل حکماء مین قوت واہمہ ہوتی ہے تو ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ طرف

مقابل چند ایسی مثالین پیش کر سکیگا جنسے معلوم ہوگا کہ بعض حکماء مین قوت
واہمہ نہین ہوتی ظاہرا ہم دونون نے قضایا وسیع سے بحث کی اگر مین نے
کلیہ کی نسبت دعوی پیش کیا اور میرے مقابل نے اس ہی سبب سے مجھے
تقریر مین بند کر دیا - اگر بجاے اسکے کہ کل حکماء مین قوت واہمہ ہوتی ہے ہم یہہ
دعوے کرتے کہ بعض حکماء مین قوت واہمہ ہے تو مقابل اس امر کو رد نہین کر سکتا
طرف مقابل کا یہہ دعوے ہے کہ کل حکماء مین قوت واہمہ نہین ہوتی ہمارا دعوے یہہ
ہے کہ ہوتی ہے - اوسنے چند مثالین ایسی پیش کی جنسے معلوم ہوتا ہے کہ بعض
حکماء مین قوت واہمہ نہین ہوتی پس ہمارا دعوے کہ کل حکماء مین قوت واہمہ
ہوتی ہے باطل قرار پایا اگر اسبات کے جواب مین کہ کل حکماء مین قوت واہمہ نہین ہوتی
ہم یہہ کہتے کہ بعض مین ہوتی ہے تو وہ ہمین رد نہین کر سکتا تھا اور اوسکا کلام
خود غلط ٹھہرتا - اس سے معلوم ہوگا کہ تناقض تقریر مین کسقدر بکار آمد ہے - عام
منطق مین موجبہ کلیہ اور موجبہ جزئیہ اور سالبہ کلیہ و جزئیہ کے درمیان
تناقض نہین ہوتا - اکثر اکابر جو منطقی ہین اس قسم کے تناقض کو تسلیم نہین کرتے
اونکی راے یہہ ہے کہ اینمین محکومیت کی نسبت ہے اور تناقض کا کچھ نشان نہین
موجبہ جزئیہ اور سالبہ جزئیہ مین تناقض نہین ہو سکتا کیونکہ یہہ ممکن ہے کہ وہ دونون
ایک ہی دفعہ سچ ہون - ارسطاطالیس کی راے یہہ ہے کہ اصل مین صرف تین طرح کے
تناقض ہوتے ہین (۱) موجبہ کلیہ کا سالبہ کلیہ کیساتھہ (۲) موجبہ کلیہ کا سالبہ جزئیہ کیساتھہ (۳)
سالبہ کلیہ کا موجبہ جزئیہ کیساتھہ مگر ہم یا ہمین اکثر ایک چوتھے قسم کا تناقض بھی واقع ہوتا
ہے یعنے تناقض مابین موجبہ اور سالبہ جزئیہ کے درمیان

## (۳) عکس کے بیان مین

قضیے کے اجزا کی ترتیب بدلی جاسکے یعنے موضوع محمول کی جگہہ رکھا جائے اور محمول موضوع

کلیہ توہہ بناقضیۂ اصل قضیۂ کا عکس کہلاتا ہے - عکس برہان بدیہی کی ایک فرع ہے اور اوسمین یہہ طریق ہے کہ ایک قضیہ سے ہم ایک اور قضیہ نکالتے ہین اسطرح پر کہ ان دونون قضیون مین ایک ہی اطراف ہوتی ہین مگر ایک مین دوسیرے کی ترتیب اولٹی ہوتی ہے - اگر قضیۂ کا عکس کیا جائے تو حکم بدستور رہتا ہے مگر بعض اوقات وہ کمیت جو اصل قضیہ سے ظاہر ہوتی ہے اوسکے عکس مین نہین پائی جاتی - اگر عکس اور اصل قضیہ مین کمیت مساوی ہو تو عکس مستوی ہے ورنہ عکس اتفاقی

موجبہ جزیہ اور سالبہ کلیہ کا عکس مستوی ہوتا ہے مثلاً بعض ک ء ہے بعض شاعر حکیم ہوتے ہین - ان قضایا کے عکس یہہ ہین بعض ء ک ہے بعض حکیم شاعر ہوتے ہین - کوئی ک ع نہین ہے - کوئی وحشی قابل اعتبار نہین ہے ان قضیون کے عکس یہہ ہین کوئی ع ک نہین ہے اگر کوئی شخص معتبر ہو تو وحشی نہین ہے - قضایا موجبہ کلیہ کا عکس اتفاقی ہوتا ہے ممکن ہے کہ بعض صورتون مین قضیے موجبہ کلیہ کی موضوع و محمول بلحاظ کمیت کے مساوی ہون اور اِس سبب سے عکس مستوی ہو مگر یہہ موضوع محمول کا مساوی ہونا عام بات نہین صرف خاص صورتون مین ہوتا ہے اور منطقی کو صرف امور عامہ سے بحث ہے ماسوا اِسکے قضیہ موجبہ کلیہ کی شکل سے یہہ ظاہر نہین ہوتا کہ موضوع محمول مساوی ہین اور منطقی کو صرف اون امور سے بحث ہے جو قضیے کی شکل سے ہویدا ہون - مثلاً مثلث اوس شکل مستقیم الاضلاع کو کہتے ہین جس مین تین اضلاع ہون - یہہ ایک قضیہ موجبہ کلیہ ہے موضوع محمول مساوی ہین اور اسلئے عکس مستوی ہوگا اگر ہم یون کہتے - کُل مثلث اشکال مستقیم الاضلاع ہوتے ہین - اِس قضیۂ کا عکس مستوی نہوگا اتفاقی ہوگا - ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ کُل اشکال مستقیم الاضلاع

مثلث ہوتے ہین - اِس قضیے کا عکس یہہ ہے - بعض اشکال مستقیم الاضلاع
مثلث ہوتے ہین قضیہ موجبہ کلیہ کی شکل سے یہہ معلوم نہین ہوتا کہ موضوع ومحمول
کمیت مین مساوی ہین اور یہہ بھی معلوم نہین ہوتا کہ عکس مستوی ہے یا نہین - اِسلیئے
اگر کوئی قضیہ موجبہ کلیہ پیش کیا جائے تو اوسکا عکس ہمیشہ اتفاقی ماننا چاہیئے - اگر
کوئی کہے کل لا ء ہے تو اوسکا عکس یہہ ہوگا بعض ء لا ہے - یہہ نہین ہوسکتا کل
ء لا ہے ممکن ہے کہ ء کی افراد لا کی افراد سے زیادہ ہون اگر یہہ قضیے کی شکل سے
یہہ معلوم ہو کہ موضوع ومحمول مساوی ہین تو عکس مستوی ہے مثلاً برطانیہ مین صرف
دوسرا رسالہ مقیم ہے - نیکی خوشی کی شرط ہے - یعنے اگر کوئی شخص نیک نہین تو
وہ خوش بھی نہین رہیگا - کل مثلث ایسے اشکال مستقیم الاضلاع ہوتے ہین
جنہین تین ضلع ہون - اِن مثالون مین موضوع ومحمول کمیت مین مساوی ہین
اور اِسلیئے عکس مستوی ہونا چاہیئے اِس قضیے کا کہ برطانیہ مین صرف دوسرا رسالہ مقیم ہے
یہہ عکس ہوگا وہ رسالہ جو صرف برطانیہ مین ہے وہی دوسرا رسالہ ہے اسیطرح جیسے دوسرے تیسرے قضیہ کا عکس مثلث کی
یہہ ہونگے - خوشی کی شرط نیکی ہے کل تین اضلاع کے اشکال مستقیم الاضلاع
کہلاتی ہین - سالبہ جزئیہ کا عکس نہین آتا - اِسکی وجہہ یہہ ہے کہ اگر محمول موضوع
سے عام تر ہو تو عکس مین محمول عام تر نہ ہوگا بلکہ موضوع کا جزو ہوگا - مثلاً
یون کہے کہ بعض لا ء نہین ہے - اِسکا عکس یہہ ہوگا کہ بعض ء لا نہین
ہے اور یہہ ممکن ہے کہ محض غلط ہو - فرض کرو کہ ء کو لا سے وہ نسبت ہے
جو نوع کو جنس سے ہے تو ظاہر ہے کہ یہہ عکس غلط ہے - اِسکی مثال یہہ ہے بعض
فرنگی فرانسیس نہین ہوتے - اِسکا عکس کہ بعض فرانسیسی فرنگی نہین ہوتے
ظاہرا غلط ہے ۞

# ۴۔ قضایا معدولہ[۵]

عدل برہان بدیہی کی وہ قسم ہے جسکی ذریعہ سے ہم ایک قضیے سے ایک اور قضیہ نکالتے ہین جو اصل قضیہ سے کیفیت مین مختلف ہو یعنی جسکا محمول اصل قضیے کے محمول کا نقیض ہو۔ قضیہ معدولہ اوس قضیہ کو کہتے ہین جو اصل قضیے کی موضوع و محمول دونون کے الگ الگ نقیض کے لینے سے بنے۔ اسکے مثالین یہہ ہین[۲] اِن نتایج کی صحت اثبات سے ظاہر ہے کہ اطراف نقیض حیوان ولاحیوان مانع ہین اور اِسلیئے جب ایک کا القطع نسبت ہو تو دوسرے کا سلب نسبت جایز ہے۔ قضیہ سالبہ جزیئہ کے عدل کی مثال۔ بعض لا ء نہین ہے۔ عدل بعض لا غیر ء ہے۔ اِسکا عکس یہہ ہے بعض غیر ء لا ہے۔ عدل اور عکس مستوی کے ملنے سے مفرد برہان نہین بنتے۔ بہت سے منطقی اِثبات مین غلطی کہا گئے ہین خاصکر وہیلی۔ قضایا معدولہ کی چند مثالین اور لکھی جاتی ہین۔

۵۔ عربی منطق مین قضایا معدولہ اور نقیض مین کچھہ فرق نہین ہے ہماری غرض یہہ ہے کہ اِس قسم کا فرق نہین ہے جیسا انگریزی مین ہے عربی مین عدل تناقض کی ایک فرع ہے اور اوس سے علیحدہ نہین ۱۲

| ۵۔ اصل قضیہ | قضیہ معدولہ |
|---|---|
| کل لا ء ہے | کوئی لا غیر ء نہین ہے |
| کوئی لا ء نہین ہے | کل لا غیر ء ہے |
| بعض لا ء ہے | بعض لا غیر ء نہین ہے |
| بعض لا ء نہین ہے | بعض لا غیر ء ہے |

(۱) کل انسان نسیان پذیر ہین - ایسا کوئی انسان نہین جو نسیان پذیر نہ ہو - (۲) ایسا انسان نہین جو نسیان پذیر نہ ہو - کل انسان نسیان پذیر ہین (۳) بعض شاعر فکر کرتے ہین بعض شاعر ایسے نہین ہین جو فکر نہ کرتے ہون -

(۴) بعض شاعر ایسے نہین جو فکر نہ کرتے ہون

(۵) - بعض شاعر فکر کرتے ہین (۶) کل شاعر ذکی ہوتے ہین - ایسا کوئی شاعر نہین جو لاذکی ہو - کوئی شخص جو لاذکی ہے شاعر نہین ہو سکتا -

**حاشیہ** - جایز و لاجایز - سفید و لاسفید اطراف نقیض ہین اچھا اور برا - کالا اور سفید اطراف متضاد ہین -

# تیسرا باب
## برہان نظری یا قیاس کے بیان مین

۱ - ترکیب قیاس - اگر ایسے دو قضیئے ملائے جائین - کہ جنکے مان لینے سے ایک تیسرے قضیئے لازم کا مان لینا لازم ہو تو ان قضیون کے ہیئت مجموعی کو قیاس کہتے ہین - یا یون کہو کہ قیاس ایسی برہان کو کہتے ہین جس مین دو قضیون کے لانے سے ایک اور قضیہ نکلے اور یہہ قضیہ اون دونون مین ضمناً داخل ہو - یہہ قیاس باضابطہ کی تعریف ہے - اکثر ایسی قیاس بھی استعمال

(۱) کل انسان حیوان (۲) کوئی انسان حیوان نہین ہے

قضیہ معدولہ - کل انسان لاحیوان ہین - قضیہ معدولہ - کل انسان لاحیوان ہین

(۳) بعض انسان حیوان ہین (۴) بعض انسان حیوان نہین ہین

قضیہ معدولہ - بعض انسان لاحیوان نہین ہین - بعض انسان لاحیوان ہین

حاکم اعلی ہے - اگر مقدمات پہلی بیان کئے جائین تو یہہ صورت ہو نگی - چونکہ
حاکم اعلی کو اختیار ہوتا ہے - اسلئے جمہوری کو بہی ہونا چاہیے - چونکہ ریاست جمہوری حاکم
اعلی ہے - اسلئے وغیرہ - کبھی کبھی نتیجہ محذوف ہوتا ہے - مثلاً ہر حاکم اعلی کو اپنے رعایا
پر کلی اختیار ہوتا ہے اور ریاست جمہوری حاکم اعلی ہے - اب نتیجہ سامع یا پڑہنے والے
کی سمجہہ پر چہوڑا - یہہ ضرور نہین ہے کہ استدلال ہمیشہ قیاس کے پیرایہ مین بیان ہون -

قیاس استدلال بسیط کی ایک شکل ہے - چونکہ ہر ایک طرف قیاس مین دو دفعہ واقع
ہوتی ہے ایک دفعہ مقدمہ مین اور دوسری دفعہ نتیجہ مین - اسلئے ضرور ہے کہ
دونو دفعہ وہ ایک ہی معنی رکہتی ہو یعنے دو صورتون مین اوسکے حقیقی معنی ہونے
چاہیئے - اگر کوئی طرف مشترک ہو یعنی ایک جگہہ ایک معنی ہون اور دوسری جگہہ
مختلف معنی ہون یا ایک جگہ اوسکی لغوی معنے لئے جاوین اور دوسری جگہہ منقول
تو ظاہر ہے کہ دو اطراف کا استعمال ہوا ہے نہ ایک کا اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ قیاس
مین بجائے تین کے چار اطراف پائے جائینگے - اسبات سے ہمیشہ بچنا چاہیے
- اطراف کا مقرر کرنا انتاج کے لئے شرط اعظم ہے اگر اطراف کے مختلف معنے
لئے جائینگے تو انتاج باصواب نہ ہوگا - حد اوسط کا ابہام ہمیشہ رفع کرنا چاہیئے - اگر
اس غلطی کی گرفت یک لخت نہو تو استدلال طویل مین اوسکی گرفت کے لئے بڑی محنت
درکار ہوتی ہے اور اکثر اوقات اوسکے سبب سے مغالطہ واقع ہوتا ہے - اس غلطی
کی مثالین یہہ ہین + (ہومنیٹی) لکوئی ایک خوبی ہے - علم ادب کے مطالعہ کو
ہیومنیٹی کہتی ہین - ∴ مطالعہ علم ادب خوبی ہے کل عیسائیون کی اجتماع کو چرچ کہتے
ہین - یہہ مجمع یا یہہ مکان چرچ ہے اسلئے یہہ مکان یا مجمع کل عیسائیون کا اجتماع ہے
- واضح ہو کہ ان دونون مثالون کا اردو مین ترجمہ کرنا بہت مشکل ہے صرف

مطلب سے آگاہ ہو سکتی ہے - انگریزی مین ہیومنیٹی انسانیت ونکو ئی دونونکو
کہتے ہین اور علم ادب کے لئے بہی یہہ ہی لفظ ہے کیونکہ اوسکے مطالعہ سے انسان کو
اون قوی پر طاقت حاصل ہوتی ہے جنکے بغیر وہ انسان نہین کہلایا جا سکتا - ان مثال
مین لفظ ہومنیٹی دونو معنو مین مستعمل ہوا ہے اور اسواسطے استدلال درست نہین ہے - دوسری مثال مین لفظ
(چرچ) مذہبی اجتماع واختیار عیسائی کو کہتے ہین اور گرجا گہر کو بہی چرچ کہتے ہین - یہان بہی ایک
لفظ کا دو معنو مین استعمال ہوا اور اسلئے مغالطہ واقع ہوا ) اوّلمین لفظ ہومنیٹی مشترک ہے کیونکہ اوسکے
معنے مختلف ہین ایکدوسرے سے کچہہ تعلق نہین رکہتے - مثال آخر مین چرچ لغوی و منقول دونون معنی رکہتا ہے
تمام مغالطات لفظی اطراف کے مبہم استعمال سے پیدا ہوتے ہین

**حاشیہ** - اصطلاحات - اکبر - اصغر - اوسط جو اطراف قیاس کے
ایکدوسرے سے تمیز کرتے ہین - ارسطا طالیس کی تصنیف سے ہین اوسکے نزدیک
شکل اوّل نہایت مطبوع ہے بلکہ اکثر حکما اوسکو بدیہی الانتاج سمجہتے ہین - شکل
اوّل یہہ ہے - ب ا ہے یا ا نہین ہے س ب ہے اسلئے
س ا ہے یا ا نہین ہے - ارسطا طالیس اسکو اور طرح بہی بیان
کرتا ہے - س ب مین داخل ہے ب ا مین شامل ہے یا نہین ہے
اسواسطے س یا تو ا مین شامل ہے یا نہین ہے - اسکی بیان کے موجب ہر
مصداق مین اصغر ب اوسط اور ا اکبر ہے - چونکہ قضایا سالبہ مین یہہ
معلوم نہین ہوتا کہ موضوع اور محمول دونومین سے کثیر الافراد کون ہے - اسلئے
یہہ اصطلاحات قیاسات سالبہ پر صادق نہین ہوتین - ان اصطلاحات کا اطلاق
اون قیاسات موجبہ پر بہی صادق نہین ہوسکتا جو شکل اوّل کے پیرایہ مین
بیان کیجائین - خواہ وہ کلیہ ہون یا جزئیہ - البتہ اگر اونکی شکل قدرے
تبدیل کر دی جائے تو مصطلحات صادق آتی ہین کل لا ر ہے بعض لا ر ہے

حاکم اعلی ہے - اگر مقدمات پہلی بیان کئے جائین تو یہہ صورت ہوگی - چونکہ حاکم اعلی کو اختیار ہوتا ہے - اسلئے جمہوری کو بہی ہونا چاہیے - چونکہ ریاست جمہوری حاکم اعلی ہے - اسلئے وغیرہ - کبھی کبھی نتیجہ محذوف ہوتا ہے - مثلاً ہر حاکم اعلی کو اپنے رعایا پر کلی اختیار ہوتا ہے اور ریاست جمہوری حاکم اعلی ہے - اب نتیجہ سامع یا پڑہنے والے کی سمجھہ پر چہوڑا - یہہ ضرور نہین ہے کہ استدلال ہمیشہ قیاس کے پیرایہ مین بیان ہون -

قیاس استدلال بسیط کی ایک مثل ہے - چونکہ ہر ایک طرف قیاس مین دو دفعہ واقع ہوتی ہے ایک دفعہ مقدمہ مین اور دوسری دفعہ نتیجہ مین - اسلیئے ضرور ہے کہ دونو دفعہ وہ ایک ہی معنی رکہتی ہو یعنے دو صورتو نمین اوسکے حقیقی معنی ہونے چاہیئے - اگر کوئی طرف مشترک ہو یعنی ایک جگہہ ایک معنی ہون اور دوسری جگہہ مختلف معنی ہون یا ایک جگہ اوسکی لغوی معنے لئے جاوین اور دوسری جگہہ منقول تو ظاہر ہے کہ دو اطراف کا استعمال ہوا ہے نہ ایک کا اسکا نتیجہ یہہ ہوگا کہ قیاس مین بجاے تین کے چار اطراف پائے جائین گے - اسبات سے ہمیشہ بچنا چاہیے - اطراف کا مقرر کرنا انتاج کے لئے شرط اعظم ہے اگر اطراف کے مختلف معنے لئے جائینگے تو انتاج باصواب نہوگا - حد اوسط کا ابہام ہمیشہ رفع کرنا چاہئے - اگر اس غلطی کی گرفت یک لخت نہو تو استدلال طویل مین اوسکی گرفت کے لئے بڑی محنت درکار ہوتی ہے اور اکثر اوقات اوسکے سبب سے مغالطہ واقع ہوتا ہے - اس غلطی کی مثالین یہہ ہین + (ہومنیٹی) نکوئی ایک خوبی ہے - علم ادب کے مطالعہ کو ہیومنیٹی کہتی ہین - ∴ مطالعہ علم ادب خوبی ہے کل عیسائیون کی اجتماع کو چرچ کہتے ہین - یہہ مجمع یا یہہ مکان چرچ ہے اسلئے یہہ مکان یا مجمع کل عیسائیونکا اجتماع ہے - واضح ہو کہ ان دونون مثالون کا اردو مین ترجمہ کرنا بہت مشکل ہے صرف

مطلب سے آگاہ ہو سکتی ہے۔ انگریزی مین ہیومنیٹی انسانیت و نکو ئی دونوکو
کہتے ہین اور علم ادب کے لئے بہی یہہ ہی لفظ ہے کیونکہ اوسکے مطالعہ سے انسان کو
اون قوی پر طاقت حاصل ہوتی ہے جنکے بغیر وہ انسان نہین کہلایا جا سکتا۔ ان مثال
مین لفظ ہیومنٹی دونو معنو نمین مستعمل ہوا ہے اور اسواسطے استدلال درست نہین ہے۔ دوسری مثال مین لفظ
(چرچ) مذہبی اجتماع و اختیار عیسائی کو کہتے ہین اور گرجا گہر کو بہی چرچ کہتے ہین۔ یہان بہی ایک
لفظ کا دو معنو نمین استعمال ہوا اور اسلئے مغالطہ واقع ہوا) اولمین لفظ ہیومنٹی مشترک ہے کیونکہ اوسکے
معنو مختلف ہین ایکدوسیرسے کچہہ تعلق نہین رکہتے۔ مثال آخر مین چرچ لغوی و منقول دونون معنی رکہتا ہے
تمام مغالطات لفظی اطراف کے مبہم استعمال سے پیدا ہوتے ہین

**حاشیہ**۔ اصطلاحات۔ اکبر۔ اصغر۔ اوسط جو اطراف قیاس کے
ایکدوسرےسے تمیز کرتے ہین۔ ارسطاطالیس کی تصنیف سے ہین اوسکے نزدیک
شکل اول نہایت مطبوع ہے بلکہ اکثر حکما اوسکو بدیہی الانتاج سمجہتے ہین۔ شکل
اول یہہ ہے۔ ب ا ہے یا ا نہین ہے س ب ہے اسلئے
س ا ہے یا ا نہین ہے۔ ارسطاطالیس اسکو اور طرح بہی بیان
کرتا ہے۔ س ب مین داخل ہے ب ا مین شامل ہے یا نہین ہے
اسواسطے س یا تو ا مین شامل ہے یا نہین ہے۔ اسکی بیان کے موجب ہر
مصداق مین اصغر ب اوسط اور ا اکبر ہے۔ چونکہ قضایا سالبہ مین یہہ
معلوم نہین ہوتا کہ موضوع اور محمول دونومین سے کثیر الافراد کون ہے۔ اسلئے
یہہ اصطلاحات قیاسات سالبہ پر صادق نہین ہوتین۔ ان اصطلاحات کا اطلاق
اون قیاسات موجبہ پر بہی صادق نہین ہو سکتا جو شکل اول کے پیرایہ مین
بیان کیجائین۔ خواہ وہ کلیہ ہون یا جزئیہ۔ البتہ اگر اونکی شکل قدرے
تبدیل کر دی جائے تو مصطلحات صادق آتی ہین کل لا رہے بعض لا رہے

ان قضیون سے ظاہر ہے کہ مثال اول مین ء کل لا سے کم نہین ہوسکتے۔ اور دوسری مثال مین ء بعض لا سے کم نہین ہوسکتے مگر یہہ بہی ممکن ہے کہ موضوع محمول کے درمیان تساوی کی نسبت ہو اسس سے ظاہر ہوگا کہ ان مصطلحات کا اطلاق صرف شکل اوّل پر ہوتا ہے اور اوسمین بہی صرف دو ضرب پر

## ضروب و اشکال

اب ہم قیاس کی اون صورتونکا ذکر کرینگے جو ممکن ہوسکتی ہین۔ یہہ بعد ازان معلوم ہوگا کہ اونمین باضابطہ کونسی ہین اسس امر مین دو چیزونکا خیال ضرور ہے (۱) قیاس کئی قضیون کے ملنے سے بنتے ہین ظاہر ہے کہ اگر ان قضیونمین کمیت و کیفیت کا فرق ہے تو اسس فرق کے موجب قیاس مین اختلاف واقع ہوگا (۲) قیاسات کا اختلاف ایک اور طرحپر بہی ہوسکتا ہے یعنی اس نظر سے کہ حد اوسط کس مقدمہ مین موضوع ہے اور کسمین محمول اسس نظر سے کہ حد اوسط دونون مقدمونمین کسکا موضوع اور کسکا محمول ہے قیاس کی چار صورتین ہونگی۔ انکو چار شکلین کہتے ہین۔ ایجاب و سلب کے اعتبار سے صغرے موجبہ ہوگا یا سالبہ اور موجبہ ہو یا سالبہ کلیہ ہوگا یا جزئیہ۔ غرض کہ صغرے چار طرحکا ہوتا ہے۔ اسیطرح سے کبرے بہی چار طرحکا ہوتا ہے۔ اسلئے چار چو کے سولہ قسمین ہوئین انکو ضروب کہتے ہین۔ اگر ان دونون کو ملائین تو یہہ معلوم ہوگا کہ قیاسات کی کسقدر صورتین ہوسکتی ہین ہر شکل مین ۱۶ ضروب ہین اور تعداد شکلون کی چار ہے۔ اسلئے کل ضروب چونسٹھہ ۶۴ ہوئین۔ اسبات کے دریافت کرنے کے لئے کہ ان ضروب مین سے باضابطہ کسقدر ہین۔ اسس امر پہ غور کرنا چاہیے نتیجہ مقدمات سے صحت کے ساتہہ نکلا ہے یا نہین۔ مقدمات مین اطراف

کی ترکیب دریافت کرنے کے دو طریق ہین - اگر نتیجے کا کچھہ خیال نکرین اور ہم سوال کرین کہ حد اوسط مقدمات مین موضوع ہے یا محمول ہے تو تین شکلین بنینگی

(۱) حد اوسط ایک مقدمہ مین موضوع ہو اور دوسرے مین محمول

(۲) حد اوسط دونو مقدمات مین محمول

(۳) حد اوسط دونو مقدمات مین موضوع

مگر اگر ہم نتیجہ کا بھی خیال کرین تو ہم اطراف اکبر و اصغر مین اور اسلیئے مقدمات کبرلے وصغرلے مین تمیز کرسکینگے - اسحالت مین چار شکلین ہونگی

(۱) حد اوسط کبرلے مین موضوع اور صغرے مین محمول

(۲) حد اوسط دونو مقدمات مین محمول

(۳) حد اوسط دونو مقدمات مین موضوع

(۴) حد اوسط کبرلے مین محمول اور صغرے مین موضوع

یہہ چارون شکلین اسطرحپر بیان کیجاسکتی ہین

| شکل ۱ | شکل ۲ | شکل ۳ | شکل ۴ |
|---|---|---|---|
| ب ا | ا ب | ب ا | ا ب |
| س ب | س ب | ب س | ب س |
| ش س ا | ش س ا | ش س ا | ش س ا |

## قیاس کی ضروب منتج

حاشیہ اس امر کے جاننے کے لیئے کہ ضروب منتج کونسے ہین منطقی مختلف طریقے پیش کرتے ہین انکا یک لخت سمجھنا قدرے مشکل ہے ہم پہلے بیان کرچکے ہین کہ سر ڈبلیو ہملٹن صاحب کی یہہ رائے ہے کہ موضوع و محمول دونو

پر کمیت کا اطلاق ہو سکتا ہے ہماری راے اسکے خلاف ہے اور ہمارا دعوے یہہ ہے کہ صرف موضوع پر کمیت کا اطلاق ہو سکتا ہے - ہملٹن صاحب قضیئے موجبہ کلیہ کو یون بیان کرتے ہین کل لا کل ء ہے برخلاف اسکے منطقی یون کرتے ہین کل لا ء ہے بجای کل لا ء ہے ہملٹن صاحب اسس قضیئے کو یون بیان کرتا ہے - کل لا = کل ء یعنے کل لا مساوی ہے کل ء کے دونون قضیئے سے ایک ہی مطلب حاصل ہوتا ہے - اسطرح کل قیا سات مساوات کی تحویل مین آسکتی ہین - ہملٹن صاحب کی یہہ بھی راے ہے کہ قیا سات موجبہ قانون مطابقت کے استعمال سے - اور قیا سات سالبہ قانون تناقض کے ذریعہ سے حاصل ہوتے ہین - قانون مطابقت کی استعمال سے یہہ مثال ہے کل ا ا ہے اور قانون تناقض یہہ - کوئی ا لا نہین ہے - اسس گفتگو سے یہہ غرض ہے کہ کل قیا سات کے لئے کچھہ خاص قانون مقرر ہو جائین جنکے وہ تابع ہون - بعض منطقی ایسے ہین جو محمول کی کمیت کے باب مین ہملٹن کی راے سے اختلاف ظاہر کرتے ہین مگر تاہم ایسے قوانین کی بنا ڈالنے مین برابر کوشش کرتے ہین جو ہر طرحکے قیاس پر صادق ہون - حکما کا ایک فرقہ اور ہے اور اونکی یہہ راے ہے کہ ہر شکل کا مختلف قاعدہ ہونا چاہیئے - ارسطا طالیس اور اوسکی مقلدین کی یہہ راے ہے کہ چار دن شکلون مین شکل اول قریب الفہم ہے اور اوسکی پیرایہ مین مطالب کو منتظم کرنے سے ذہن نتیجہ کیطرف تابسانی منتقل ہوتا ہے - اسلیئے یہہ شکل نہایت مطبوع ہے اور پسندیدہ یہہ ہے کہ استدلال اسیطرح بین ہو - اسوجہہ سے حکما نے صرف پہلی شکل کے لئے ضابطہ مقرر کئی ہین اور باقی شکلون کو پہلی شکل مین تحویل کیا ہے - اب حکما کا صرف ایک فرقہ رہ گیا اسس فرقہ کے حکما کی یہہ راے ہے کہ اول تو قیاس کے عیوب کو

شمار کرنا چاہیئے اور ضربون کو جنمین یہہ عیب پاے جاین ادا کرنا چاہیئے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اول تو قیاسون کے عیب نکالے جاتے ہین اور بعد ازان اون طریقون مین سے جنکا ہمنے ذکر کیا ہے کوئی طریقہ عمل مین لایا جاتا ہے - مثلاً الڈرک صاحب اول تو ایسے قاعدے بیان کرتا ہے جو کل قیاسون پر صادق آتے ہین بعد ازان قیاسات کے عیب نکالتا ہے اور آخر کار اون قیاسون کو جو دوسری تیسری چوتہی شکل کے پیرایہ مین ہین پہلی شکل مین تحویل کرتا ہے منطق مین یہہ طریقہ بہت پسندیدہ خیال کیا جاتا ہے - ہم اُس مقام پر اوسس طریقے کو اختیار کرین گے جو ابتدائی کتابون مین رایج ہے اور جسکو طالب علم بہت آسانی سے سمجہہ سکیگا اکثر حکمار کا یہہ قاعدہ ہے کہ صرف مقدمات پر توجہ کرتے ہین اور نتیجہ کا کچہہ خیال نہین کرتے - اسیوجہہ سے اونکی راے یہہ ہے کہ تعداد ضربون کی سولہ ہے اور تعداد شکلون کی تین اب ہم اسس راے کو صراحت کی ساتہہ بیان کرتے ہین اگر ہم نتیجہ کا خیال نکرین اور صرف مقدمات سے بحث کرین تو یہہ معلوم ہوگا کہ کونسا مقدمہ کبرٰے ہے اور کونسا صغرٰے - اور جب یہہ معلوم ہوا کہ کونسا صغرٰے اور کون کبرٰے تو ظاہر ا چار شکل ہونگی

(۱) شکل وہ ہے جسمین حد اوسط ایک مقدمہ مین موضوع ہو دوسرے مین محمول اگر نتیجہ کا خیال کیا جاتا تو اسس شکل کے ۲ حصے ہو جاتے

(۲) ایک مقدمہ مین محمول دوسرے مین موضوع

(۳) ایک مقدمہ مین موضوع دوسرے مین محمول

مقدمات کا یہہ حال ہے کہ ہر مقدمہ چار قسم کا ہوتا ہے - سالبہ - موجبہ - کلیہ جزئیہ - اور دو مقدمہ مین تو دونون چار چار اقسام کے ہوسنئے یعنی سولہ ضربین ہونگین یہہ طریقہ قدرے مشکل ہے اور آسانی کے لئے ضرور ہے کہ [illegible]

کیا جاوے اسیوجہہ سے تعداد شکلون کی چار مقرر کی گئی ہے اور تعداد ضروب کی
چونسٹھہ اب دیکہنا چاہیئے کہ چارون شکلون مین کونسے ضروب منتج ہین اور کونسے
عقیم پہلی شکل بہت قریب الفہم ہے اور اوسکے لئے قاعدہ مقرر کرنا بہی آسان ہے۔
اسقاعدہ کے استعمال سے معلوم ہوجائیگا کہ کونسے ضروب منتج ہین اور کونسی عقیم
۔ قضایا مفصلہ ذیل بدیہی ہین اوسکے سمجہانے کے لئے حجۃ کا پیش کرنا عبث ہی
(ا) اگر طرف ا اور طرف ب کے درمیان ایقاع نسبت ہو اور طرف ب اور
طرف س کے درمیان بہی ایقاع نسبت ہو تو طرف ا اور طرف س کے درمیان بہی ایقاع نسبت ہوگی (ب) اگر طرف ا
اور طرف ب کے درمیان سلب نسبت ہو۔ اور طرف ب اور طرف س کے درمیان ایقاع نسبت
تو طرف ا اور طرف س کے درمیان سلب نسبت ہوگی (ج) اگر طرف ا اور
طرف ب کے درمیان ایقاع نسبت ہو اور طرف ب اور س کے درمیان
سلب نسبت ہو تو طرف ا اور طرف س کے درمیان کسیطرح کی نسبت نہین
ہوسکتی۔ اگر طرف ا اور طرف س مین سلب نسبت ہو تو اس سے یہہ نتیجہ نکلتا
کہ جو شی طرف ا کی جانب حمل کیگئی ہو اوس شے کا
طرف ب کے جانب ایقاع نہین ہوسکتا۔ یہہ قضیہ کہ سرخ نیلا نہین
ہوسکتا درست ہے۔ مگر یہہ ضرور نہین ہے کہ لفظ رنگ جو سرخ پر صادق ہے نیلے پر صادق
نہو (د) اگر طرف ا اور طرف ب کے درمیان سلب نسبت ہو اور طرف ب
اور طرف س کے درمیان بہی سلب نسبت ہو تو طرف ا اور طرف س کے درمیان کوئی نسبت نہین ہوسکتی اگر دونون
درمیان سلب نسبت ہو تو یہہ نتیجہ نہین نکلسکتا کہ جو شے اول پر صادق ہو
دوسرے پر بہی صادق ہو اور نہ یہہ نتیجہ جائز ہے کہ جو شی اول پر صادق
نہین وہ دوسرے پر صادق ہونی چاہیئے ۔ کوے سفید نہین ہوتے
اور کالی چیز سفید نہین ہوتی ان دونون قضیون کے ملانے سے

یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ کوّے کالے نہین ہوتے کوّے سفید نہین ہوتے زرد چیز سفید نہین ہوتی - ان سے یہہ نتیجہ نہین نکل سکتا کہ کوّے زرد ہوتے ہین - ان چارون امور پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ شکل اولمین اسس قاعدے کے رعایت و پابندی ضرور ہے اگر طرف ا اور طرف ب کے درمیان ایقاع یا سلب نسبت ہے اور طرف ب اور طرف س کے درمیان ایقاع نسبت ہے تو طرف ا اور طرف س کے درمیان ایقاع وسلب نسبت دونون ہوسکتی ہین شکل اوّل کے انتاج کے لئے کلیت کبرے شرط ہے اگر کلیہ نہو تو اوسمین موضوع کے بعض افراد پر حکم ہوگا اور بعض خارج رہینگے اور جب بعض خارج رہین تو احتمال ہے کہ بعض خارج شدہ مین موضوع صغرے ہو اسصورت مین نتیجہ نہین نکلسکتا - وہ ضروب جوان شرایط کو پورا کرتی ہین یہہ ہین سلہ نہین سے آخر دو ضربون کے نتیجہ اوّل دوم سے بذریعہ تناقض محکوم کے حاصل ہوسکتے ہین اور اسلئے انکو ضروب محکوم کہتے ہین ظاہر ہے کہ ہمنی قیاس کی ایسی صورتین قایم کر دین ہین جنکی ذریعہ سے قضایا کی چارون قسمون یعنی موجبہ کلیہ - موجبہ جزئیہ - سالبہ کلیہ - سالبہ جزئیہ کی صداقت معلوم ہوسکتی ہے - کیونکہ پہلی شکل کی ضروب منتج کی تحویل مین قیاس کی سب صورتین آسکتی ہین - اب طالب علم کو اوّل شکل کی ضروب تو معلوم ہوگئی مگر ہمارا مقصد

| نمبر | کبرے | صغرے | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| (۱) | موجبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | موجبہ کلیہ |
| (۲) | سالبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | سالبہ کلیہ |
| (۳) | موجبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ | موجبہ جزئیہ |
| (۴) | سالبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ | سالبہ جزئیہ |
| (۵) | موجبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ |
| (۶) | سالبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | سالبہ جزئیہ |

یہہ ہے کہ چارون شکلون کی ضروب منتج کو ثابت کرین

شکل اوّل کے لئے تو ہمنے ایک قاعدہ مقرر کر دیا مگر اور شکلون کے لئے کوئی قاعدہ مقرر نہین کیا جا سکتا چونکہ یہہ ضرور ہے کہ ان شکلون مین ہم ضروب منتج و عقیم مین تمیز کرین اسلئے چند ضابطہ بیان کئے جاتے ہین - اونکی سمجھنے مین کچھہ دقت واقع ہو گی ان ضابطون سے یہہ فایدہ حاصل ہوگا کہ اونکی مدد سے ہم ضروب عقیم کو رد کر سکینگے ضروب عقیم کی تردید کے بعد باقی ضروب کو شکل اوّل کی تحویل مین لانا چاہیئے اور پھر دیکھنا چاہیے کہ انمین کونسے منتج ہین

# ضوابط قیاسی

(۱) حد اوسط دونون مقدمات مین پائی جاتی ہے - ضرور ہے کہ ایک مقدمہ مین وہ کلی ہو - اگر وہ دونو مقدمات مین جزئیہ ہو تو ممکن ہے کہ وہ افراد جنپر صغریٰ مین حکم ہے اون افراد سے جنپر کبرے مین حکم ہی مختلف ہون اسصورت سے مختلف مقدمات سے نتیجہ نہین نکل سکتا کیونکہ ایسی کوئی شئی نہین جسپر حکم لگایا جائے

کل انسان حیوان ہین - کل فرس حیوان ہین - ان مثالونمین حد اوسط حیوان ہے مگر کلی نہین - اب یہہ نہین معلوم ہوا کہ ان دونو قضیون مین کسیطرحکا رشتہ ہے یا نہین - لفظ حیوان کا وہ جز جو انسان پر صادق آتا ہے اوس جز سے جو فرس پر صادق آتا ہے بالکل مختلف ہے - فرس اور انسان کے درمیان کسیطرحکا تعلق قایم نہین کیا جا سکتا - اگر کوئی یون تقریر کرے

کل انسان حیوان ہین - کل فرس حیوان ہین ∴ کل انسان فرس ہین - تو مغالطہ واقع ہوگا اور اسکی وجہ یہہ ہے کہ حد اوسط کلی نہ تھی

(۲) اگر نتیجے مین کسیطرف کا حصر کامل پایا جاوے تو ضرور ہے کہ مقدمات مین بھی

حصر کامل ہو۔ اگر اکیطرف مقدمات مین اپنے کل افراد پر صادق نہین آتی تو ضرور ہے کہ نتیجہ مین بھی وہ کل پر صادق نہ آئیے۔ اگر مقدمات مین بعض افراد پر حکم ہو اور نتیجہ مین کل پر تو مغالطہ واقع ہوگا۔ اس مغالطہ کو عمل ممنوع کہتے ہین وہ دو قسم کا ہوتا ہے

(۱) طرف اکبر نتیجہ مین اپنے کل افراد پر صادق ہو اور مقدمات مین بعض پر

(۲) طرف اصغر مقدمات مین بعض پر صادق اور نتیجہ مین کل افراد پر مثلاً اس قیاس مین

بعض ا ب نہین ہے

کل ب س ہے

∴ بعض س ا نہین ہے

طرف اکبر یعنی ا کا مقدمہ کبرے مین حصر کامل نہین ہے اور نتیجہ مین حصر کامل ہے

کل ب ا ہے

بعض س ب ہے

کل س ا ہے

طرف اصغر س کا مقدمہ صغرے مین حصر کامل نہین اور نتیجہ مین حصر کامل ہے

(۳) دو مقدمات سالبہ سے نتیجہ نہین نکلتا۔ اسکی وجہ یہہ ہے۔ ان مقدمات کے سالبہ ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ حد اوسط کو اور اطراف سے کسیطرح کا تعلق نہین۔ پس جب حد اوسط کو اطراف سے کچھہ تعلق نہین تو ہم کیونکر جان سکتی ہین کہ ان اطراف کے درمیان کسیطرح کا تعلق ہے

(۴) اگر دونو مقدمات مین سے ایک سالبہ ہو تو نتیجہ سالبہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ اگر ایکمقدمہ سالبہ ہے تو دوسرا موجبہ ہوگا۔ اس موجبہ مقدمہ مین حد اوسط اور دوسرے کے درمیان ایقاع نسبت ہے مگر مقدمہ سالبہ مین حد اوسط اور دوسری طرف

کے درمیان سلب نسبت ہے پس ظاہر ہے کہ اول مقدمہ کے طرف اور دوسری مقدمہ کے طرف کے درمیان ایقاع نسبت نہین ہو سکتا۔

(۵) اگر نتیجہ سالبہ ہے تو مقدمات مین سے ایک کا سالبہ ہونا ضرور ہے نتیجے کے دونو اطراف مین سلب نسبت ہونے کے لیئے ضرور ہے کہ دو مقدمات مین سے ایک مین حد اوسط اور دوسرے طرف کے درمیان سلب نسبت ہو یعنی ایک مقدمہ سالبہ ہو

(۶) دو مقدمات جزئی سے نتیجہ مرتب نہین ہو سکتا۔ اگر وہ دونو سالبہ ہین تو ظاہرا نتیجہ نہین ہو سکتا۔ اگر وہ دونو موجبہ ہین تو بھی نتیجہ نہین نکل سکتا۔ کیونکہ حد اوسط کلی نہو گی۔ اب صرف ایک صورت رہی او وہین سے ایک موجبہ ہو اور دوسرا سالبہ مگر اسصورت مین نتیجہ مین کوئی طرف کلی نرہے گی اور اسلئے نتیجہ قضیہ موجبہ جزئیہ کے پیرایہ مین ہو گا۔ یعنی مقدمہ سالبہ سے موجبہ نتیجہ نکلا اور یہہ بات چوتھی قاعدہ کے بموجب بے ضابطہ ہے

(۷) اگر ایک مقدمہ جزئی ہو تو نتیجہ بھی جزئے ہو گا

فرض کرو کہ ایک مقدمہ موجبہ جزئیہ ہے اس مقدمہ مین کوئی طرف کلی نہین ہو سکتی اسلیئے حد اوسط دوسرے مقدمہ مین کلی ہو گی۔ اور جس مقدمہ مین حد اوسط کلی ہے وہ مقدمہ بموجب قاعدہ ۲ کے کلی ہونا چاہیئے پس یا تو موجبہ کلیہ ہو گا یا سالبہ کلیہ

(ا) فرض کرو مقدمہ موجبہ کلیہ ہے۔ چونکہ قضیہ موجبہ کلیہ مین صرف ایک طرف کلی ہو سکتی ہے اور اس خاص صورت مین یہہ طرف حد اوسط ہے اس سے ظاہر ہے کہ نتیجہ مین کوئی طرف کلی نہین تو نتیجہ موجبہ جزئیہ ہو گا

(ب) فرضکرو کہ مقدمہ سالبہ کلیہ ہے۔ اگر ایک مقدمہ سالبہ ہو تو نتیجہ بھی سالبہ ہو گا ایک مقدمہ جزئیہ ہے اور دوسرا سالبہ کلیہ۔ ظاہر ہے کہ نتیجہ سالبہ جزئیہ

ہوگا۔ دوم فرضکرو۔ ایک مقدمہ سالبہ جزئیہ ہے۔ ظاہر ہے کہ دوسرا مقدمہ موجبہ ہونا چاہیے اور اوسکا کلیہ ہونا بھی ضرور ہے یعنی دوسرا مقدمہ موجبہ کلیہ ہے اب دونو مقدمے یہہ ہوسئے موجبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ۔ ان مقدمونمین دو اطراف کلی ہین اور ظاہر ان دو کلیونمین سے ایک حد اوسط ہوگی نتیجہ مین صرف ایک طرف کلی ہوگی اور چونکہ ایک مقدمہ سالبہ ہے نتیجہ بھی سالبہ ہوگا یعنی نتیجہ سالبہ جزئیہ ہوگا اس قاعدہ کا عکس یعنی اگر نتیجہ جزئی ہو تو ضرور ہے کہ ایک مقدمہ جزئی ہو درست نہین ہے مگر نتیجہ جزئیہ بغیر مقدمے جزئی کے صرف اون خاص صورتونمین ہوتا ہے جبکہ مقدمات مین اوس چیز سے جو نتیجہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہو زیادہ اشیا مانے جاتے ہین اور یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ اگر نتیجہ جزئی ہے اور ایک مقدمہ جزئیہ نہین ہے تو مقدمات مین کچھہ فضول شی داخل ہے؛

ضوابط مندرجہ بالا سے ضوابط (۳) (۴) (۵) و (۶) و (۷) ضروب پر بہ نسبت اسکی کہ وہ مختلف اشکال کیطرف رجوع کیجائین اطلاق کرتی ہین۔ ضوابط اول و دوم صرف وسحالت مین اطلاق رکھتی ہین جبکہ ضروب کسی خاص شکل کیطرف رجوع کیجائین اگر ضوابط (۳) (۴) (۵) (۶) کی رعایت کیجائے تو چونسٹھہ ضروب مین سے باون حذف ہوجائینگے

| | کبرے | صغرے | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| (۱) | موجبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | موجبہ کلیہ |
| (۲) | ایضاً | ایضاً | موجبہ جزئیہ |
| (۳) | ایضاً | سالبہ کلیہ | سالبہ کلیہ |
| (۴) | " | " | سالبہ جزئیہ |
| (۵) | " | موجبہ جزئیہ | موجبہ جزئیہ |
| (۶) | " | سالبہ جزئیہ | سالبہ جزئیہ |

| | کبرے | صغرے | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| (۷) | سالبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | سالبہ کلیہ |
| (۸) | ״ | ״ | سالبہ جزئیہ |
| (۹) | ״ | موجبہ جزئیہ | ״ |
| (۱۰) | موجبہ جزئیہ | موجبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ |
| (۱۱) | ״ | سالبہ کلیہ | سالبہ جزئیہ |
| (۱۲) | سالبہ جزئیہ | موجبہ کلیہ | سالبہ جزئیہ |

اس سے معلوم ہوگا کہ ع ے ع کی اسواسطے تردید کی گئی کہ اوسمین دو مقدمات سالبہ ہین
ع ا کی تردید یون ہوئی کہ اوسمین ایک مقدمہ سالبہ ہے مگر نتیجہ سالبہ نہین
ا ع کی اسلئے کہ اوسکا نتیجہ سالبہ ہے مگر مقدمات مین سے کوئی سالبہ نہین ی ی ی
کی اسغرض سے کہ اوسمین دو مقدمات جزئیہ ہین ی ا ا کی اسوجہہ سے کہ اُسمین
مین ایک مقدمہ جزئیہ ہے مگر نتیجہ جزئیہ نہین ہے
اگر اوّل و دوم ضابطہ کا ان بارہ پر اطلاق ہو تو صرف یہہ ضروب بچ جائینگے

# شکل دوم

واضح ہو کہ اختصار کے لئے اکثر قضیہ موجبہ کلیہ کو ا سے تعبیر کرتے ہین
سالبہ کلیہ کو ع سے تعبیر کرتے ہین۔
موجبہ جزئیہ کو ی سے۔
سالبہ جزئیہ کو و سے۔
اگر کسی جگہہ یہہ لکھا ہو اسے ع ع ع تو اس سے یہہ مراد ہے کہ کبریٰ صغریٰ و نتیجہ تینون سالبہ کلیہ ہین وعلی ہذا القیاس

| | کبرے | صغرے | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| (۱) | سالبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | سالبہ کلیہ |
| (۲) | موجبہ کلیہ | سالبہ کلیہ | ″ |
| (۳) | سالبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ | سالبہ جزئیہ |
| (۴) | موجبہ کلیہ | سالبہ جزئیہ | ″ |
| (۵) | سالبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | ″ |
| (۶) | موجبہ کلیہ | سالبہ کلیہ | ″ |

## شکل سیوم

| | کبرے | صغرے | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| (۱) | موجبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ |
| (۲) | سالبہ کلیہ | ″ | سالبہ جزئیہ |
| (۳) | موجبہ جزئیہ | ″ | موجبہ جزئیہ |
| (۴) | سالبہ جزئیہ | ″ | سالبہ جزئیہ |
| (۵) | موجبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ | موجبہ جزئیہ |
| (۶) | سالبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ | سالبہ جزئیہ |

## شکل چہارم

| | کبرے | صغرے | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| (۱) | موجبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ |
| (۲) | ″ | سالبہ کلیہ | سالبہ کلیہ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۳) | موجبہ جزئیہ | موجبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ |
| (۴) | سالبہ کلیہ | " | سالبہ جزئیہ |
| (۵) | " | موجبہ جزئیہ | سالبہ جزئیہ |
| (۶) | موجبہ کلیہ | سالبہ کلیہ | سالبہ جزئیہ |

اس بات کے پہچاننے کے لیئے کہ ان ضروب مین سے جب وہ کسی خاص شکل مین داخل ہون کون کونسی درست ہین ہم چند مثالین پیش کرتے ہین فرضکرو کہ شکل دوم مین اع ع کو لیا

ا تمام ا ب ہے
ع کوئی س ب نہین ہے
ع اسلیئے کوئی س ا نہین ہے

اس استدلال مین کوئی غلطی نہین ہے

فرضکرو کہ شکل (۲) مین یحدع و کو لیا

ی بعض ب ا ہے
ع کوئی ب س نہین ہے
و ∴ بعض س ا نہین ہے

طرف اکبر نتیجہ مین کلیہ ہو مگر مقدمے مین جزئیہ - عمل ممنوع کی مثال ہے

فرضکرو کہ شکل چہارم مین ا ی ی کو لیا

ا کل ا ب ہے
ی بعض ب س ہے
ی ∴ بعض س ا ہے

حدِ اوسط کلیہ نہین ہے اور اسس سبب سے مغالطہ واقع ہوا

بیان مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ چونسٹھہ ضروب مین سے صرف چوبیس (۲۴) ایسی ہین جو حذف نہین ہوئین یعنی ہر شکل مین چھہ باقی ہین - اب یہہ دیکھنا چاہیئے کہ اِنین با ضابطہ کونسے ہین - اسس مقصد کے حاصل کرنے کے لیئے ضرور ہے کہ اور شکلون کو شکل اول مین تحویل کرین

# تحویل

دوسری تیسری اور چوتھی شکل کے لئے کوی قاعدہ معین نہین ہے اور ظاہر ہے
کہ اون چھہ ضروب کے منتج ہونے کا جو ہر شکل مین ہین کوئی کافی ثبوت نہین۔
اسقدر ہم ضرور جانتے ہین کہ وہ ضوابط قیاسی کے خلاف نہین ہین۔ مگر اگر ہم اونکو پہلی
شکل کے صورت مین لے آئین اور یہہ دیکہا دین کہ وہ اوسکی مختلف ضروب کے
مطابق ہین تو اونکا کامل ثبوت ہوجایگا۔ دوسری اور تیسری اور چوتہی شکل کے
ضروب کو پہلی شکل مین لانے کے دو قاعدے ہین

(۱) تحویل یا عکس مقدمتین یا تبدیل ترتیب۔ اسمین یہہ قاعدہ ہے کہ اصل ضرب کا
عکس کرکر یا قضیہ معدولہ لیکر یا مقدمات کے ترتیب کو پلٹ کے پہلی شکل کے
پیرایہ مین لے آتے ہین

(۲) دلیل خلف یعنی شکل اوّل اور قوانین تناقض کے ذریعہ سے اس بات کا
ثبوت کہ نتیجہ کا نقیض کاذب ہے اور نتیجہ صادق۔ ان دونون طریقون سے
ہر ایک علیحدہ علیحدہ اٹھاران ضروب پر صادق ہوتا ہے اور یہہ نتیجہ نکلتا ہے
کہ یہہ اٹھاران ضروب منتج ہین۔ اب ہر طریق کے اطلاق کے مثالین دیجاینگی
اوّل طریقہ کے ذریعہ سے ہم چوتہی شکل مین ع ا و کی تیسری شکل مین ی ا ی کی
اور دوسری شکل مین ا ع ع اور ا و و کی آزمایش کرینگے

| چوتھی شکل | پہلی شکل |
|---|---|
| ع کوئی ا ب نہین ہے | ∴ کوئی ب ا نہین ہے (عکس مستوی) |
| ا کل ب س ہے | ∴ بعض س ب ہے (عکس اتفاقی) |
| و ∴ بعض س ا نہین ہے | بعض س ا نہین ہے |

تیسری شکل . . . . . . . . . . . . . پہلی شکل

ی بعض اب س ہے — تمام ب س ہے (عکس مستوی)

ا تمام ب س ہے — ∴ بعض ا ب ہے

ی ∴ بعض س ا ہے — بعض ا س ہے

∴ بعض س ا ہے (عکس مستوی)

دوسری شکل — پہلی شکل

ا تمام ا ب ہے — کوئی ب س نہین ہے (عکس مستوی)

ع کوئی س ب نہین ہے — تمام ا ب ہے

کوئی ا س نہین ہے

ع ∴ کوئی س ا نہین ہے — ∴ کوئی س ا نہین ہے (عکس مستوی)

دوسری شکل — پہلی شکل

ا تمام ا ب ہے — ∴ کوئی ا غیر ب نہین ہے، (عدل)

و بعض س ب نہین ہے، — ∴ کوئی غیر ب ا نہین ہے، (عکس مستوی)

و ∴ بعض س ا نہین ہے، — ∴ بعض س غیر ب ہے (عدل)

بعض س ا نہین ہے

(*) اس نشان سے یہہ مفہوم ہے کہ مقدمات کی ترتیب تبدیل کی گئی ہے اس نشان (∴) سے جو صفحہ کے بائین طرف استعمال کیا گیا ہے یہہ مطلب ہے کہ نتایج عکس اور عدل کے ذریعہ سے حاصل ہوئے ہین مثال آخر قدرے پیچیدہ ہے کیونکہ ا و و دوسری شکل مین اور تیسری شکل مین و ا و اس سبب سے کہ وہ مقدمات وَ سے مشتمل ہین بذریعہ تبدیل مقدمات اور عکس کے پہلی شکل مین نہین آسکتی - اسلئے منطقی متقدمین (جنکی منطق مین عدل کا نام نہ تھا) ان مثالون پر دلیل خلف کا اطلاق

کرتی نہی - دلیل خلف کا تمام ضروب ناقص پر اطلاق ہو سکتا ہے (ضروب ناقص وہ ہین جو آخر تین اشکال مین پائی جاتی ہین) اب ہم اسکی مثال دینگے اور اس مطلب کے لئے تیسری شکل مین ا ا ی منتخب کرتے ہین

ا کل ب ا ہے

ا کل ب س ہے

ی ∴ بعض س ا ہے

یہہ نتیجہ درست ہے اگر درست نہین تو اوسکا نقیض درست ہے ہوگا یعنی کوئی س ا نہین ہے

مگر مقدمات سے یہہ ثابت ہے کہ کل ب س ہے
∴ بموجب شکل (ا) کی کوئی ب ا نہین ہے } قیاس دوم

لیکن مقدمات سے یہہ ثابت ہے کہ کل ب ا ہے

اب چونکہ یہہ دونون قضایا متضاد ہین اسلئے دونون صادق نہین ہو سکتی مگر یہہ تو مانی ہوئی بات ہے کہ کل ب ا ہے

∴ یہہ قضیہ کہ کوئی ب ا نہین ہے کاذب ہے اس سے ثابت ہے کہ یا تو استدلال قیاس دوم ناقص ہے یا کہ مقدمات مین سے کسی مین غلطی واقع ہوئی ہے مگر استدلال پہلی شکل کے پیرایہ مین ہے اسواسطے ضرور ہے کہ درست ہو

∴ ایک مقدمہ غلط ہے - چونکہ یہہ مقدمہ تمام ب س ہے

قیاس اصل مین داخل ہے تو اسواسطے وہ درست ہے

∴ مقدمہ (کوئی س ا نہین ہے) غلط ہونا چاہیے

∴ اوسکا نقیض (بعض س ا ہے) درست ہے

شکل اوّل کی ضروب منتج - (۱) صغریٰ موجبہ کلیہ - کبریٰ موجبہ کلیہ (۲)

صغرے موجبہ کلیہ - کبرٰے سالبہ کلیہ (۳) صغرٰے موجبہ جزئیہ - کبرٰے موجبہ کلیہ (۴) صغرٰے موجبہ جزئیہ - کبرے سالبہ کلیہ - شکل ثانی کی ضروب منتج

(۱) صغرے موجبہ کلیہ - کبرٰے سالبہ کلیہ - (۲) صغرے سالبہ کلیہ - کبرے موجبہ کلیہ (۳) صغرے موجبہ جزئیہ - کبرے سالبہ کلیہ (۴) صغرے سالبہ جزئیہ کبرے موجبہ کلیہ

# شکل ثالث

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | صغرے موجبہ کلیہ | کبرے موجبہ کلیہ |
| (۲) | " | موجبہ جزئیہ |
| (۳) | " | سالبہ کلیہ |
| (۴) | " | سالبہ جزئیہ |
| (۵) | صغرے موجبہ جزئیہ | موجبہ کلیہ |
| (۶) | " | سالبہ کلیہ |

# شکل رابع

| | صغرے | کبرے | نتیجہ |
|---|---|---|---|
| (۱) | موجبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | موجبہ جزئیہ |
| (۲) | " | موجبہ جزئیہ | " |
| (۳) | سالبہ کلیہ | موجبہ کلیہ | سالبہ کلیہ |
| (۴) | موجبہ کلیہ | سالبہ کلیہ | سالبہ جزئیہ |
| (۵) | موجبہ کلیہ | سالبہ جزئیہ | " |

# قوانین خاص

سوای قیاسی ضوابط کے چند شرطین ایسی ہین جو خاص شکلون مین ضرور ہونے چاہئین

پہلی شکل کی شرطین تو ہم بیان کر چکے ہین - دوسری اور تیسری شکل کی شرطین معہ اونکی وجہ کے بیان کیجاتی ہین

شکل اوّل

(ا) ایجاب صغرے

(ب) کلیت کبرے

شکل دوم

(ا) دو مقدمات مین سے ایک سالبہ ہونا چاہیے

(ب) نتیجہ سالبہ ہونا چاہیے

(ج) کلیت کبرے

شکل سیوم

(ا) ایجاب صغرے

(ب) نتیجہ جزئے ہونا چاہیے

شکل چہارم

(ا) اگر کبرے موجبہ ہو تو صغرے کلیہ ہونا چاہیے

(ب) اگر صغرے موجبہ ہو تو نتیجہ جزئے ہونا چاہیے

(ج) ضروب سالبہ مین کبرے کلیہ ہونا چاہیے

شکل اوّل کے انتاج کے لئے ایجاب صغرے اور کلیت کبرے شرط ہے - ایجاب صغرے اس لئے کہ موضوع صغرے موضوع نتیجہ ہے - اگر یہ پہلی حد اوسط کی ذیل مین داخل ہوئے تب وہ حکم جو کبرے مین حد اوسط پر لگایا گیا ہے اوس تک پہونچیگا ورنہ نہین کلیت کبرے اسلئے کہ اگر کبرے کلیہ نہو تو اوسمین موضوع یعنی حد اوسط کی بعض افراد پر حکم ہوگا اور بعض خارج رہینگی - اور جب بعض خارج رہین تو احتمال ہے کہ شاید بعض خارج شدہ مین موضوع صغرے بھی ہو - اسصورت مین بھی حکم اوسکو نہ پہونچیگا اور نہ نتیجہ نکلا شکل ثانی کی انتاج مین دونو مقدمونکا ایجاب و سلب مین مختلف ہونا اور کبرے کا کلیہ ہونا شرط ہے - فرض کرو کہ دونون قضئے ایجاب و سلب مین مختلف ہین اور حد اوسط دونون قضیون مین محمول ہے - یعنی دونون قضیون کی موضوع کلی واحد یعنی محمول کے ذیل مین داخل ہین - اب اون دونون موضوعون سے نتیجہ ترتیب دیا جائے اور ایک نیا قضیہ ایسا بنے کہ موضوع صغرے اوسکا موضوع ہو اور

موضوع کبرے محمول تو اوسکا یہہ مطلب ہوگا کہ موضوع کبرے ایک کلی ہے
جسکی ذیل مین موضوع صغرے داخل ہے۔ برخلاف اسکی ممکن ہے کہ ایسی دو چیزین ایک
کلی کی فرد قرار دیجائین جو ایک دوسرے کی ذیل مین نہ آسکین

تیسری شکل کے انتاج کے لیئے دو شرطین ہین۔ ایجاب صغرے اور دونون مقدمون
مین کم سے کم ایک کا کلیہ ہونا۔ اگر ایجاب صغرے نہ ہو تو صغرے سالبہ کلیہ ہوگا یا
سالبہ جزئیہ ان دونون صورتون مین حد اوسط سے اصغر مسلوب ہے ایسے صغرے
کے ساتھہ کبرے یا سالبہ ہوگا یا موجبہ اور اوسکا ماحصل یہہ ہوگا کہ کل یا بعض افراد
اوسط سے اکبر مسلوب ہے یا یہہ کہ کل یا بعض افراد پر اکبر صادق ہے غرض کہ ان صورتون
اکبر و اصغر کا متبائن ہونا بھی ممکن ہے اور متبائن ہوئے تو دونوں کا ایک دوسرے
پر محمول ہونا محال ہے یعنی نتیجہ کا مرتب ہونا متعذر۔ اگر دونون مقدمہ جزئیہ ہون
تو ممکن ہے کہ جن افراد اوسط پر صغرے مین حکم ہے وہ اور ہون اور جنپر کبرے
مین حکم ہے وہ اور ہون۔ پس محکوم علیہ متحد نہین۔ چوتھی شکل کی شرطین بدیہی ہین

# باب چہارم قیاس مرکب

قیاس مرکب متعدد قیاسون کے مجموعہ کو کہتے ہین۔ اگر ہمارا مقصد دو قضیون کے ملانے سے
حاصل ہو جائے تو قیاس مفرد ہے۔ اگر مطلب حاصل کرنے کے لئے مختلف قیاس ملائے جائین
تو قیاس مرکب۔ قیاس مفروضہ کے صغرے یا کبرے کا ثبوت اور قیاسات کے ذریعہ سے
ہوتا ہے اس قیاس کے مقدمات کا ثبوت اور قیاسات سے ہوتا ہے وعلی ہذا القیاس
پس آخر مین ہمارے قیاس مین ایسے مقدمے ہونگے جنکا ثبوت قیاس کے ذریعہ
سے نہین ہو سکتا تھا تو بغیر دلیل مان لئے جاتے ہین اور یا مشاہدہ تواتر اور

استقرار سے حاصل ہوتی ہین۔ قیاس مرکب مین وہ قیاس جو آگے آنیوالے قیاس کا مقدمہ ہو قیاس مقدم کہلاتاہے اور اوس قیاس کو جسکا وہ مقدمہ ہے قیاس موخر کہتے ہین۔ مختلف صور تونمین ایک ہی قیاس قیاس مقدم و موخر ہوسکتا ہے۔ قیاس مرکب کی عام مثال سوراٹیس ہے۔ یہہ قیاس مرکب کی شکل کامل نہین ہے بلکہ اوسکا اختصار ہوتاہے۔ سوراٹیس قضایا کی ایسے سلسلہ کو کہتے ہین جسمین ہر ایک قضیہ کا محمول آگے آنے والے قضیے کا موضوع ہوتاہے اور نتیجہ مین اوّل قضیے کا موضوع اور آخر قضیے کے محمول کے درمیان نسبت ظاہر ہوتی ہے مثلا

کل ا ب ہے

کل ب س ہے

کل س د ہے

کل د ع ہے

اگر سوراٹیس کو قیاس مرکب کے کامل شکل مین بیان کرین تو یہہ معلوم ہوجائیگا کہ اوسمین اتنی قیاس ہوتی ہین جتنے کہ قضیۂ اول اور نتیجہ کے درمیان قضایا ہوتی ہین۔ یہہ قیاسات شکل اوّل کے پیرایہ مین ہوتی ہین اور ہر ایک کا نتیجہ آگے آنیوالے قیاس مین صغرےٰ ہوتاہے مثلا سوراٹیس مذکورہ بالا مین تین قیاسات شامل ہین

(۱) کل ب س ہے

کل ا ب ہے

∴ کل ا س ہے

(۲) کل س د ہے

کل ا س ہے

∴ کل ا د ہے

(۳) کل د ع ہے

کل ا د ہے

∴ کل ا ع ہے

سورائٹیس مین صرف ایک مقدمہ (یعنی اوّل) جزئیہ اور صرف ایک (یعنی آخر) سالبہ ہوسکتا ہے اسکی دلیل یہہ ہے کہ اگر اوّل مقدمہ کے سواے کوی اور مقدمہ جزئیہ ہو تو کبرے جزئیہ ہو گا- برخلاف اسکے پہلی شکل مین ضرور ہے کہ کبرے کلیہ ہو اگر سواے مقدمہ آخر کے کوئی اور مقدمہ سالبہ ہو تو ضرور ہے کہ قیاسات متوسط مین سے ایکا نتیجہ سالبہ ہو اور اسصورت مین ضرور ہے کہ اس قیاس کے بعد جو قیاس آوین اونمین صغرے سالبہ ہو برخلاف اسکی پہلی شکل مین ایجاب صغرے شرط ہے

حاشیہ سورائٹیس کی ایک اور شکل بھی ہے جسکو سورائٹیس عکسی یا گوکلنین کہتے ہین اس نام کی وجہہ تسمیہ یہہ ہے کہ گوکلنیس نے اوسکو پہلی پہل دریافت کیا تھا اوسکی اسباب سورائٹیس مروج کی بالکل خلاف ہین- ہر ایک مقدمے کا موضوع آگے آنے والے مقدمے کا محمول ہوتا ہے اور نتیجہ مین آخر قضیہ کے موضوع اور اوّل قضیے کے محمولمین نسبت قایم کیجاتی ہے قیاسات کامل مین ہے (یعنے ایسے قیاسات جو شکل کامل مین بیان کئے جاوین) ہر قیاس کا نتیجہ آگے آنے والے قیاس کا کبرے ہوتا ہے یہ مقدمہ اوّل سالبہ ہوسکتا ہے اور صرف آخر مقدمہ جزئیہ ہوسکتا ہے اسکے شکل یہہ ہے —

کل ع ف ہے

کل د ع ہے

کل سس د ہے

کل ب سس ہے

کل ا ب ہے

∴ کل ا ف ہے

# پانچوان باب

## قیاسات و قضایا شرطیہ کی بیان مین

ابتک ہمنے صرف قضایا و قیاسات مفرد کا ذکر کیا ہے - ایسے قیاسات و قضایا کو اکثر حملیہ بھی کہتے ہین مگر یہہ نام درست نہین ہے اسکی وجہہ یہہ ہے کہ حملیہ اصل مین موجبہ کو کہتے ہین اور مفرد مین موجبہ و سالبہ دونون داخل ہین -

قیاس شرطیہ وس قیاس کو کہتے ہین جسمین ایک یا زیادہ قضیہ شرطیہ داخل ہون قضیہ شرطیہ مین ایک موضوع اُور ایک محمول سے زیادہ ہوتے ہین یعنی دو یا زیادہ قضایا مفرد داخل ہوتے ہین - ان قضایا مفرد مین اسطرحکا رابطہ ہوتا ہے کہ ایک قضیے یا مجموعہ قضایا کا صدق و کذب دوسرے قضیے یا مجموعہ قضایا کے صدق و کذب پر منحصر ہوتا ہے اگر مجموعہ قضایا مین سے ایک قضیہ کے محمول و موضوع کے درمیان نسبت ایجابی ہے - یعنی اگر ایک سچ تو دوسرا بھی سچ ہے تو قضیہ شرطیہ کو متصلہ کہتے ہین - اگر اونکا ربط اسطرحکا ہو کہ ایک کی صداقت دوسرے کی کذب پر منحصر ہے تو قضیہ شرطیہ کو منفصلہ کہتے ہین (منفصلہ کہنے کی یہہ وجہہ ہے کہ دو نسبتون کا انفصال اس قضیے مین پایا جاتا ہے) جیسے یہہ کہین کہ اسوقت دن ہوگا یا رات ہوگی یا عدد جفت ہوگا یا طاق ان فقرون مین گو طرز بیان سے شرط کا ہونا مفہوم نہین ہوتا

گر مطلب مین شرطیت ضرور ہے کیونکہ اصل غرض یہہ ہے کہ اگر اسس وقت
دن ہے تو رات نہین اور اگر رات ہے تو دن نہین - یا اگر یہہ عدد جفت ہے تو
طاق نہین اور اگر طاق ہے تو جفت نہین - قضایا متصلہ کی مثالین یہہ ہین اگر
ا ب ہے تو س د ہے اگر ا ب نہین ہے تو س د ہے اگر ا ب نہین ہے
تو س د نہین ہے - اگر ا ب ہے اور س د ہے تو ع ف ہے اگر
ا ب ہے تو س د ہے اور ع ف ہے اور
گ ح ہے - اگر ا ب ہے یا س د ہے تو ع ف ہوگا - دوسری اور تیسری
مثال مین حروف نفی داخل ہین مگر تاہم قضایا متصلہ ہین - کیونکہ مثال اولمین
س کا د ہونا اور دوسری مثال مین کا د نہونا اسبات کی درستی پر
مبنی ہے کہ ا ب نہین ہے قضایا منفصلہ کی مثالین یہہ ہین - یا ا ب ہے
یا س د ہے یا تو ا ب ہے - یا س د ہے - یا ع ف ہے
ڑ یا تو ب یا س یا د ہے ا ب نہین ہے یا س د نہین ہے یا تو
ا ب ہے یا س د نہین ہے ان قضیون کی شکل سے مفہوم ہوتا ہے کہ
ایک کی صدق پر دوسریکا کذب منحصر ہے - یہہ بات بھی قابل غور ہے کہ قضایا
منفصلہ و متصلہ مرکب ہوتے ہین مگر قضیئے مفرد کی تحویل مین آسکتی ہین مثلا اگر
ا ب ہے تو س د ہے اس قضیئے کی یہہ شکل ہو جائیگی اوسس حالت مین جبکہ
ا ب ہے س د ہوتا ہے - یا یون کہ اکے ب ہونے سے یہہ ضرور ہوتا ہے
کہ س د ہو اگر قضیہ منفصلہ کی تحلیل کیجائے تو معلوم ہوگا کہ وہ چار قضایا متصلہ کے
مساوی ہوتا ہے اور یہہ چارون شکل مفرد مین آسکتی ہین یا تو ا ب ہے یا
س د ہے یہہ قضیہ ان چار قضایا متصلہ کے برابر ہے - اگر ا ب ہے تو س د
نہین ہے - اگر ا ب نہین ہے تو س د ہے - اگر س د ہے تو ا ب نہین ہے

اگر س د نہین ہے تو اب ہے

## ۲ ۱- قیاسات متصلہ

قیاس متصلہ اوسکو کہتے ہین جسمین ایک یا دونون مقدمے قضایا متصلہ ہون اگر صرف ایک مقدمہ متصلہ ہے تو دوسرا مفرد ہونا چاہیئے - اگر دونون مقدمے متصلہ ہین تو قیاس مین اگر صغرے موجبہ کلیہ ہو تو کبرے بھی موجبہ کلیہ ہونا چاہیئے ورنہ قیاس باضابطہ نہ ہوگا

اگر اب ہے تو س د ہے
اگر س د ہے تو ع ف ہے
∴ اگر اب ہے تو ع ف ہے

قیاس باضابطہ ہے

اگر اب ہے تو س د ہے
اگر اب ہے تو ع ف ہے
∴ اگر س د ہے تو ع ف ہے

قیاس بیضابطہ ہے - قیاس متصلہ مین اگر کبرے قضیہ متصلہ ہو تا ہے اور صغرے قضیہ مفرد اسکی چار مختلف شکلین ہین اور انمین سے دو تو باضابطہ ہین اور دو بیضابطہ - وہ بیان ذیل سے ظاہر ہو نگی

اگر اب ہے تو س د ہے

| | |
|---|---|
| (۱) اب ہے | (ب) س د ہے |
| ∴ س د ہے | اس سے کوئی نتیجہ اخذ نہین ہوسکتا |
| (۱) اب نہین ہے | (۲) س د نہین ہے |
| اس سے کوئی نتیجہ اخذ نہین ہوتا | ∴ اب نہین ہے |

اس سے یہہ قاعدہ حاصل ہوا اگر ہم مقدم کا ایقاع کرین تو ضرور ہے کہ تالی کا بھی ایقاع کرین اگر تالی سلوب ہو تو مقدم بھی سلوب ہوگا۔ اگر مقدم سلوب ہے یا تالی کا ایقاع ہے تو نتیجہ حاصل نہین ہو سکتا یہہ مثال نیچے سمجھ مین آجائیگی

ا کے ب ہونے سے یہہ ضرور ہوتا ہے کہ س د ہو ظاہر ہے کہ اگر ا ب ہے تو س د ہوگا اگر یہہ کہین کہ س د نہین ہے تو ہمین یہہ کہنا پڑیگا کہ ا ب نہین ہے مگر یہہ ممکن ہے کہ س د ہو اگرچہ ا ب نہین ہے اور نہ یہہ ہر صورت مین جایز ہے

کہ اگر س د ہے تو ا بھی ب ہے

قیاس (۱) کو متصلہ لزومیہ کہتے ہین

قیاس (۲) کو متصلہ عنادیہ کہتے ہین

اب ہم قیاسات متصلہ باضابطہ کی چند مثالین بیان کرینگے

(۱) اگر ا ب ہے تو س د نہین ہے

مگر س د ہے

∴ ا ب نہین ہے

(۲) اگر ا ب نہین ہے تو س د ہے

| | |
|---|---|
| ا ب نہین ہے | س د نہین ہے |
| ∴ س د ہے | ∴ ا ب ہے |

(۳) اگر ا ب نہین ہے تو س د نہین ہے

| | |
|---|---|
| ا ب نہین ہے | س د ہے |
| س د نہین ہے | ∴ ا ب ہے |

(۴) اگر ا ب ہے تو س د ہے یا ف گ ہے

| | |
|---|---|
| ا ب ہے | نہ س د ہے نہ ف گ ہے |
| ∴ س د ہے یا ف گ ہے | ∴ ا ب نہین ہے |

(۵) اگر س د ہے یا ف گ ہے تو ل ر ہے یا ط ح ہے

س د ہے یا ف گ ہے　　　نہ لا ر ہے نہ و ج ہے

∴ نہ س د ہے نہ ف گ ہے　　　لا ر ہے یا و ج ہے

## ۳　۲　قیاسات منفصلہ

قیاس منفصلہ اوس قیاس کو کہتے ہین جبکا کبرے منفصلہ قضیہ ہو اور صغرے قضیہ مفرد ہو کئی قضایا منفصلہ کے ملانے سے نتیجہ صرف اوسصورت مین نکل سکتا ہے جبکہ متصلہ کی تحویل مین آجائین

اب ہے یا س د ہے

اب ہے یا ع ف ہے

ان قضیون سے ہم چار نتایج نکال سکتے ہین یعنی اگر س د ہے تو ع ف ہے اگر س د نہین تو ع ف نہین ہے اگر ع ف ہے تو س د ہے اگر ع ف نہین ہو تو س د نہین ہے چونکہ یہہ نتایج قضایا متصلہ سے جو قضایا منفصلہ مین ضمنا شامل ہین نکالی گئی ہین ۔ اسلئے قیاسات کو منفصلہ کہنا درست نہین ہے ۔ آگے کے بیان سے معلوم ہوگا کہ قیاس منفصلہ کی تعریف اتنی کشادہ فراخ نہین ہے جیسے قیاس متصلہ کے متصلہ کی تعریف مانع ہے مگر منفصلہ کے مانع نہین ہے ۔ قیاس منفصلہ مین چار نتیجے ہو سکتے ہین

اب ہے یا س د ہے

(۱) اب ہے　　　(۳) س د ہے

∴ س د نہین ہے　　　∴ اب نہین ہے

(۲) اب نہین ہے　　　(۴) س د نہین ہے

∴ س د ہے　　　∴ اب ہے

اب ہم اسکی اور چند مثالین بیان کرتے ہین

اب ہے یا س د نہین ہے

(۱) ا ب ہے
∴ س س د ہے

(۳) س س د نہین ہے
∴ ا ب نہین ہے

(۲) ا ب نہین ہے
∴ س س د نہین ہے

(۴) س س د نہین ہے
∴ ا ب ہے

ا ب ہے یا س س د ہے یا ع ف ہے

(۱) ا ب ہے ∴ نہ س د ہے نہ ع ف ہے

(۲) ا ب نہین ہے ∴ س د ہے یا ع ف ہے۔

(۳) نہ س د ہی نہ ع ف ہے ∴ ا ب ہے

(۴) س د ہی یا ع ف ہے ∴ ا ب نہین ہے

(۵) ا ب ہی یا س د ہے ∴ ع ف نہین ہے

وقس علی ہذا القیاس

وہ بیوقوف ہے یا بد ذات ہی

(۱) وہ بیوقوف ہے
∴ وہ بد ذات نہین ہے

(۲) وہ بیوقوف نہین ہے
∴ وہ بد ذات ہے

(۲) وہ بد ذات ہے
∴ وہ بیوقوف نہین ہے

(۴) وہ بد ذات نہین ہے
∴ وہ بیوقوف ہے

**حاشیہ** مل صاحب کی یہہ راے ہے کہ قضیہ منفصلہ سے صرف یہہ مطلب نکلتا ہے کہ دونون امور جہوٹ نہین سکتے مگر اوس سے یہہ مطلب نہین نکلتا کہ دونون امور سچ بہی نہین ہو سکتے یہہ نہین ہو سکتا کہ دونونین سے کوئی شے نہ ہو مگر یہہ ہو سکتا ہے کہ وہ آدمی جسکی نسبت ہم یہہ کہین کہ بیوقوف ہے یا بد ذات ہے بیوقوف و بد ذات دونون ہو کہ حکما رمتقدمین کی بہی یہہ ہے

راے ہے مگر ہماری راے اوسکی خلاف ہے لفظ یاسے یہہ ظاہر ہے کہ نہ دونو ایک وقت مین سچ ہوسکتے ہین اور نہ دونو ایک وقت مین ہی جہوٹ - جب ہم دونون کے درست ہونیکا انکار نہین کرتے تب لفظ یا دونون زیادہ کہے جاتے ہین مثلا وہ بیوقوف ہے یا بدذات یا دونون (بیوقوف وبدذات ہے) مین آج آونگا یا کل یا دونون دن آونگا

## ۴ محتمل الضدّین

اب صرف اوس صورت کا ذکر کرنا باقی رہ گیا جس مین کہ قیاس شرطیہ کا ایک مقدمہ قضیہ متصلہ ہے اور دوسرا قضیہ منفصلہ - یہہ امر صریح ہے کہ قضیہ منفصلہ مین صرف اون الفاظ سے جو قضیہ متصلہ مین پہلی استعمال کئی جاچکے ہین بحث ہوتی ہے اسصورتمین محتمل الضدّین کا مغالطہ واقع ہوتا ہے اس سے کچہہ غرض نہین کہ کبرے متصلہ ہے یا صغرے مگر عموماً یہہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ کبرے متصلہ ہو - محتمل الضدّین کی چار قسمین ہوسکتی ہین (۱) کبرے مین ایک مقدم ہو مگر کئی تالی ہون - اس صورت مین نتیجہ عناد یہ ہوگا

(۱) اگر اب ہے تو س د ہے اور ع ف ہے

مگر س د نہین ہے یا ع ف نہین ہے

∴ اب نہین ہے

اگر صغرے مین ہم یہہ کہتے کہ س د ہے اور ع ف ہے تو نتیجہ نہین نکلتا اور اگر ہم یہہ کہتے کہ نہ س د ہے اور نہ ع ف ہے تو صغرے منفصلہ نہوتا - س د ہے یا ع ف ہے س د نہین ہے یا ع ف نہین ہے ان دونون قضیون سے یکسان نتیجہ نکلتا ہے

(۲) اگر کبرے مین کئی مقدم ہون مگر تالی ایک ہو تو استدلال کی شکل متصلۂ لزومیہ ہوگی

(۲) اگر ا ب ہے یا اگر ع ف ہے تو س د ہو

مگر ا ب ہے یا ع ف ہے

∴ س د ہے

اگر صغرے مین اسباتکا اظہار ہوتا کہ س د نہین ہے تو صغرے منفصلہ ہوتا

(۳ و ۴) اب صرف ایک حالت رہ گئی یعنے وہ جسمین مقدم بھی بہت سے ہون اور تالی بھی کئی ہون - اسمین استدلال کی دو باضابطہ اشکال ہوسکتے ہین ایک متصلہ لزومیہ دوم متصلہ عنادیہ (۳) اگر ا ب ہے تو س د ہے اور اگر ع ف ہے تو گ ح ہے..................

ا ب ہے یا ع ف ہے ∴ س د ہے یا گ ح ہے (۴) اگر ا ب ہی تو س د ہی

مگر س د نہین ہے یا گ ح نہین ہے ∴ ا ب نہین یا ع ف نہین ہے

یہہ بات صریح ہے کہ مقدم و تالی مین سے ایک یا دونون کی تعداد بڑھاکر ہم تین چار پانچ علے ہذاالقیاس کی محتمل بنا سکتے ہین مثلاً اگر

ا ب ہے یا اگر گ ح ہے یا اگر ع ف ہے تو س د ہے

مگر ا ب ہے یا ع ف ہے یا گ ح ہے ∴ س د ہے

اگر ا ب ہے تو س د ہے اور اگر ع ف ہی تو گ ح ہے اور اگر ی ج ہے تو گ ل ہے

مگر ا ب ہے یا ع ف ہے یا ی ج ہے

∴ س د ہے یا گ ح ہے یا گ ل ہے

اکثر ایسی صورتین بہی واقع ہوتی ہین جنمین قیاس متصلہ اور محتمل الضدین مین کچہہ

فرق نہین معلوم ہوتا اگر قیاسات مفصلہ ذیل پر غور کرو تو معلوم ہو جائیگا کہ ایک قیاس متصلہ لزومیہ اور دوسرا عنادیہ ہے مگر ظاہرا محتمل الضدین معلوم ہوتے ہین

(۱) علم ہندسہ سے دو مطلب نکلسکتے ہین - یا تو ذہن کی رسائی کو ترقی دینا (۲) یا زمین کا ماپنا - کسی صورت مین دیکھو اوسکا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے - علم ہندسہ سے دونون مطلب فرداً فرداً ہی نہین بلکہ ایک دفعہ حاصل ہوتے ہین - اسلیئے اوسکا مطالعہ کرنا اشد ضرور ہے

(۲) اگر ہم کسی سے لڑین تو روپیہ حاصل کرنے کے لئے ہمکو تین کامون سے ایک کرنا پڑیگا یا تو روپیہ قرض لینا پڑیگا - یا محصول بڑہانا پڑیگا یا دشمن سے اپنا خرچہ لینگے

ہم انمین سے ایک بات بھی نہین کرسکینگے

∴ اسلیئے ہم لڑائی کے قابل نہین ہین

مباحثہ مین طرف مقابل کو جسکو ہمنے بذریعہ محتمل الضدین کے قایل کیا ہو تابع محتمل الضدین کہتے ہین اگر وہ ہمارے محتمل الضدین کا ایک اور محتمل الضدین کے ذریعہ سے جسکا نتیجہ ہمارے نتیجہ سے مختلف ہو جواب دے تو یہہ کہتے ہین کہ اوسنے ہمارے تردید کے اس مسئلہ کے متعلق ایک بڑی ہنسی کے مثال یہہ ہے - پروٹاگورس ایک حکیم بڑا مغالطہ باز تھا یواتہلس نامی ایک شاگردنے اوسکا تلمذ اختیار کیا

اوستاد شاگرد مین زرکثیر کا معاہدہ ہوا - ادہا تو یواتھلس نے پیشگی دیا اور نصف باقیماندہ کے نسبت یہہ شرط قرار پائی کہ جب یواتھلس پہلے مباحثہ مین غالب آئے تو باقیماندہ روپیہ ادا کرے - چندے پروٹاگورس اپنے شاگرد کو تعلیم کرتا رہا یواتہلس نے تھوڑے روز کے بعد بے توجہی شروع کی جب اوستادنے دیکھا کہ باقی کا روپیہ جاتا ہے تو اوسنے یواتہلس پر عدالت مین نالش کی جب مقدمہ منصف کے سامنے پیش ہوا اور فریقین عدالت کے روبرو سامنے کھڑے ہوئے تو پروٹاگورس

گورس یوتھلس کیطرف مخاطب ہوکر بولا کہ اے نہایت بیوقوف لڑکے کسی قسم کا فیصلہ ہو مگر تجھے ہرصورت سے روپیہ دینا پڑیگا - کیونکہ اگر مین جیتا تو حاکم کے حکم کے بموجب تجھے روپیہ دینا پڑیگا - اور اگر بالفرض تو ہی جیتا تو بھی تجھے روپیہ دینا پڑیگا کیونکہ مجھہ سے تجھہ سے یہہ شرط ہو چکی ہے کہ جب تو پہلا مباحثہ جیتے تو نصف باقیماندہ مجکو ادا کرے اسس محتمل الضدین کو یوتھلس نے یہہ جواب دیکر رد کیا - اے نہایت عقیل اوستاد فیصلہ کچھہ ہی ہو جیت میری ہی ہے - کیونکہ اگر حاکم نے مقدمہ ڈسمس کیا تو حضرت بموجب فیصلہ کے آپکا نقصان ہوا - اور اگر کچہری مین ہار ہی گیا تو بھی مین کوڑی دوال نہین کیونکہ مجھہ سے آپ سے شرط ہو چکی ہے کہ مین پہلا معرکہ جیتون تو دون نہ کہ ہارون تو دون

**حاشیہ ۱** - اسقف اعظم وٹیلی اور ڈاکٹر ہانسل اون چار مثالون مین سے جو ہمنے محتمل الضدین کے دین ہین اول مثال کو تسلیم نہین کرتے اونکی یہہ رای ہے کہ محتمل الضدین اوس قیاس کو کہتے ہین جسکے کبرے مین ایک قضیہ متصلہ ہو اور کئی مقدم ہون اور صغرے منفصلہ ہو - چونکہ اسس تعریف مین صغرے شرطیہ منفصلہ مانا گیا ہے - اسلئے یہہ تعریف قیاس متصلہ کے نہین ہو سکتی اور یہہ پسندیدہ خیال کیا گیا ہے کہ محتمل الضدین کی تعریف یون ہو محتمل الضدین اوس قیاس کو کہتے ہین جسکا ایک مقدمہ متصلہ ہو اور دوسرا منفصلہ

**حاشیہ ۲** - منطق کے کسی مسئلہ پر شاید اسقدر تنازع و مباحثہ نہوا ہوگا جیسا کہ قضایا و قیاسات شرطیہ کی وجہہ تسمیہ پر - سر ولیم ہملٹن صاحب کی یہہ رائے ہے کہ احکام شرطیہ و منفصلہ اور قضایا مروجہ کی نسبت کچھہ زیادہ ادق نہین ہین بلکہ استدلال شرطیہ و منفصلہ برہان بدیہی کی اقسام ہین قیاس متصلہ کو وہ یون بیان کرتے ہین

اگر اب ہے تو س د ہے

∴ چونکہ اب ہے اسلیئے س د ہے

قیاس منفصلہ کو وہ یون بیان کرتا ہے

اب ہے یا س د ہے

∴ چونکہ اب نہین ہے اسلیئے س د ہے

اور نتیجہ بہی اسیطرح کی شکل مین لاسکتے ہین + محتمل الضدین کی یہہ شکل ہوگی

اگر اب ہے تو س د ہے اور اگر ع ف ہے تو گ ح ہے

یا اب ہے یا ع ف ہے اسلیئے س د ہے یا گ ح ہے

یا چونکہ س د نہین ہے یا گ ح نہین ہے اسلیئے یا تو اب نہین ہے یا ع ف نہین ہے

اسموقع پر ہم تمام اون دلایل کو جو طرفین پیش کرتے ہین بیان نہین کرینگے - ہماری رائے یہہ ہے کہ قضایا پر لفظ شرطیہ کا اطلاق درست ہے اور قضایا شرطیہ بدیہی نہین بلکہ نظری ہین اگرچہ صغرے مین کوئی نئی طرف داخل نہین ہوئی ہے مگر تاہم مقدمات صغرے وکبرے بالکل علیحدہ ہین اور نتیجہ ایک قضیئے سے حاصل نہین ہوا بلکہ دو قضایا کے ملانے سے حاصل ہوا ہے .

## چھٹا باب جہت

تمام قضایا جزئیہ پر لفظ بعض مقدم کیا گیا ہے - اکثر اوقات استدلال اور گفتگو مین ایسا ہوتا ہے کہ جزئیہ کی علامت اور بھی استعمال کیجاتی ہین - مثلاً نہایت اکثر بہت - کوئی ایسی دلیل نہین معلوم ہوتی کہ یہہ الفاظ منطق مین استعمال نہ کیئے جائین - اوسس بیان سے جو ہمنے مقدمات جزئیہ کی نسبت کیا ہے یہہ ظاہر ہے کہ جہان کہین کہ ایک مقدمہ کلی ہو اور دوسرے پر علامت

جزئی کی لاحق ہو تو یہہ ضرور ہے کہ نتیجہ پر بھی وہی علامت جزئے کی لاحق ہو مثلاً

کل جرمون کے لئے سزا ہونی چاہیئے

بعض اوقات خاص اشخاصکو نقصان پہونچانا بھی جرم مین داخل ہے

اس سے یہہ نتیجہ نکلا۔ بعض اوقات اگر کوئی شخص خاص اشخاص کو نقصان پہونچاوے

تو اوسکو بھی سزا ملنی چاہیئے

دو مقدمات جزئیہ سے نتیجہ مرتب نہین ہوسکتا۔ یہہ عام قاعدہ ہے اور اوسوقت

خاصکر بہت درست ہوتا ہے جبکہ مقدمات پر لفظ بعض مقدم کیا جاتا ہے مگر ایک

حالت ایسی بھی ہے جسمین دو مقدمات جزئیہ سے نتیجہ بالضرور نکلتا ہے اوسکی

مثال یہہ ہے اگر ایسے دو لفظ ہون جو ایک کلی متواطی کی بہت سے افراد پر

صادق ہین۔ ظاہر ہے کہ ان دونون مین بعض افراد مشترک ہونگے اس سے

معلوم ہوا کہ یہہ لفظ خاص صورتون مین ایک دوسرے کے محمول ہوسکتے ہین

بہت سے اب ہین

بہت سے اس ہین

یہہ نتیجہ بالضرور نکلیگا کہ بعض ا ایسے ہین جو ب اور س دونون ہین اور اسلئے

بعض س ب ہے اور بعض ب س ہے۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ اگرچہ قضایا

جزئیہ ہین مگر اون سے بہت افراد کا افہام ہوتا ہے اور اسلئے وہ قریب کر

کلیہ کے مساوی ہین صرف یہہ ہے ضرور نہین ہے کہ نتیجہ اوسحالت مین نکلے جبکہ

قضئیے پر لفظ بہت مقدم ہو۔ نہین اگر یہہ افہام ہو کہ قریب کل افراد پر حکم

ہے تو یہی نتیجہ نکلسکتا ہے۔ مثلاً اگر مقدمات مین موضوع کی کمیت کا مجموعہ

واحد سے زیادہ ہو تو بھی نتیجہ نکلسکتا ہے

دو تہائی میں چوتھائی نصف ب ہے

ا کا ایک تہائی حصہ س ہے

ان مقدمون سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ا کا بارہوان حصہ ب اور س کو مشترک ہے

اگر ب اور س یکسان افراد کیطرف حمل کئے گئے ہون تو ضرور ہے کہ ب س

کے جز کیطرف حمل ہو سکتا ہے اور س کا جز ب کی طرف۔ چار افراد مین سے تین

آدمیونکا قد ایک خاص اندازہ سے زیادہ ہے اور ان تین مین سے ایک شخص کا

وزن ایک خاص مقدار سے زیادہ ہے تو یہہ ضرور ہے کہ کل یا رہ کے مجموعہ

مین سے ایک ایسا شخص ضرور ہوگا جو قد و وزنین مقادیر مقررہ سے بڑھکر ہوا ہو

مین یہہ سب قضئے درست ہین بعض اشخاص جو ایک پیمانہ سے زیادہ لنبے ہوتے ہین

خاص وزن سے بھاری بہی زیادہ ہوتے ہین خاص اشخاص جو خاص وزن

سے زیادہ بہاری ہوتے ہین پیمانہ مقررہ سے زیادہ لنبے ہوتے ہین ضرور ہے

کہ اگر ایک مقدمہ مین حکم بہت افراد پر ہو تو دوسرے مقدمہ مین حکم کم سے کم نصف

افراد پر ہونا چاہیئے۔ اگر ایسا ہو تو ممکن ہے دونو مقدمات کی کمیت کی حاصل جمع

واحد ہو یا واحد سے کم ہو۔ اس قسم کا نتیجہ اسیصورت مین نکل سکتا ہے جبکہ

دونون مقدمات مین موضوع ایک ہی طرف ہو یعنی صرف تیسری شکل کے پیرایہ مین

ایسا نتیجہ نکالسکتا ہے ورنہ قضیہ کی شکل سے محمول کی کمیت کی شناخت نہین ہو سکتی

۔ مثلاً ان مقدمات سے

ا کا $\frac{19}{20}$ حصہ ب ہے

ب کا $\frac{9}{10}$ حصہ س ہے

ان قضیون سے ہم ا اور س کی بنست کوئی نتیجہ نہین نکال سکتے ۔ کیونکہ وہ

دسوان حصہ ب کا جو س مین داخل نہین ہے ممکن ہے کہ وہی $\frac{19}{20}$ حصہ ا

کا ہو جو ب مین داخل ہے یہہ قیاسات صرف تیسری شکل کے پیرایہ مین ا ہو

سکتے ہین خواہ وہ موجبہ ہون خواہ سالبہ - مثلاً ان مقدمات سے

اکا ½ حصہ ب نہین ہے

د ½ حصہ س ہے

یہہ نتیجہ نکال سکتے ہین کہ س مین کم سے کم اکا ۱/۱۲ حصہ داخل ہے اور یہہ مقدار ب مین داخل نہین ہے یعنی بعض س ایسا ہوسکتا ہے جو ب نہو اور بعض افراد جو ب مین داخل نہین ہین س مین شامل ہین یہہ نتایج بالکل درست ہین اور ثابت کئے جاسکتے ہین -

حاشیہ وہ قضایا جنکا اسباب مین استعمال کیا گیا ہے اکثر جزئیہ خیال کئے جاتے ہین اگرچہ بعض حکما اونکو کلیہ کی جماعت مین داخل کرتے ہین - غرض یہہ ہے کہ اسمعاملہ پر تنازع ہے اور کوئی امر قطعی نہین ہے

## ساتوان باب

## استدلال موجہہ یا محتمل

رابطے کی بحث مین ہم ذکر کر چکے ہین قضیے کی جہت محمول سے متعلق ہے نہ رابطے سے اور اگر اس قضیے کو کہ د غالباً ب ہے منطقی شکل مین لائین تو قضیے کی شکل یہہ ہوجائیگی - یہہ امر کہ د ب ہے اغلب ہے - اگر کل قضایا روزمرہ اسصورت مین لائے جائین تو بڑی دقت پڑے علاوہ ازین اون کے اس شکل مین کرنے سے کچھہ صریح فایدہ نظر نہین آتا - اگر قضیہ موجہہ قضیہ غیر موجہہ سے ملائی جاوے تو نتیجہ موجہہ ہوگا اور نتیجے کی جہت وہی ہوگی جو مقدمے کی ہے مثلاً ان مقدمات سے تمام اصلی شاعر ذکی ہوتے ہین زید غالباً (یقیناً ممکناً) اصلی شاعر ہے تو اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ زید غالباً (یقیناً ممکناً) ذکی ہے اگر ایک مقدمہ کل صور تون

مین درست ہو — اور دوسرا اکثر صورتونمین تو ان دونون کے ملانے سے نتیجہ اکثر صورتونمین درست ہوگا اور کل صورتون مین درست نہوگا۔ اس جماعت مین تمام وہ قیاس شامل ہین جنمین کبرے قضیہ جزئیہ ہے مگر قریب کل افراد پر حکم رکہتاہے اور صغرے قضیہ مخصوصہ ہو مثلاً انمقدمات سے۔ اکثر حکما رمین قوت متخیلہ بہت تیز ہوتی ہے۔ اب حکیم ہے اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ غالباً اب مین قوت متخیلہ بہت تیز ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر بہت سے حکمائین خاص اوصاف پائے جائین تو غالباً کسیہ خاص حکیم مین وہی اوصاف پائی جائینگے۔ کبرے کو ہم اور صورت مین بہی بیان کرسکتی ہین یعنے کل حکمارمین غالباً قوت متخیلہ تیز ہوتی ہے اس قضیہ سے وہی مقصود ہے جو قیاس کی کبرے سے تہا۔ لفظ غالباً کے معنی یہہ ہین کہ ہمین کسی شے کی خاص صورت ہونیکا زیادہ احتمال ہے بہ نسبت اسکی کہ اوسکی وہ صورت نہو دو مقدمات اغلب سے نتیجہ اغلب نہین نکلسکتا اس سے یہہ غرض ہے کہ اگر مقدمات خاص صورتونمین درست ہون تو نتیجہ اوسقدر صورتون مین درست نہوگا بلکہ کم صورتونمین — فرضکرو کہ کسی تہیلے مین چار سرخ پانچ نیلے اور چہہ سفید گیندین ہین اگر کوئی گیند اس تہیلی مین سے اکثر لیس نکالیجائے تو غالباً سرخ یا نیلی ہوگی یہہ اثبات درست ہے یہہ بہی درست ہے اگر سرخ اور نیلی گیندونمین سے ایک گیند نکالیجاے تو غالباً نیلی ہوگی مگر صرف اتنا ہی کہا جاسکتا ہے کہ اگر تہیلی مین ایک گیند نکالیجاوے تو ممکن ہے کہ وہ نیلی ہو۔ اب گفتگو اس امر پر ہے کہ نتیجہ مین کسی خاص شے کے واقع ہونیکا اظہار کسقدر ہوسکتا ہے علم ریاضی کے ذریعہ سے یہہ عقدہ حل ہوسکتا ہے ایک امر ہے۔ فرضکرو کہ ہم اس امر کو (ه) سے تعبیر کرین — اوسکی خاص صورت ہونیکا کچہہ احتمال ہے اس احتمال کو (۳) تعبیر کرو اوسکی اوس خاص صورت ہونیکو ۲ سے ہے۔ اب اوس امر کی خاص صورت مین ہونی اور نا ہونے [illegible]

ہونے کے درمیان وہ نسبت ہے جو ۳ : ۲ ہے اس سے ظاہر ہے کہ اوس امر کا غالب
صورت مین واقع ہونا اس کسر سے تعبیر کیا جائیگا $\frac{3}{5}$ اور اوسکا واقع نہونا $\frac{2}{5}$ سے
دونون حالتون مین نسبت نما دونونکا مجموعہ ہوگا۔ مگر شمار کنندہ احتمال و غیر احتمال کے
موافق ہوگا۔ اگر دو واقعات ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ ہین تو اون دونون
کے وقوع کا احتمال ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ واقع ہونے کے غلبہ سے کم ہوگا اور
اگر اون کسرون کو جو اونکے علیحدہ علیحدہ واقع ہونے کی تعبیر کرتے ہین آپسمین
ضرب دین تو اون دونون امور کی ایک تہ وقوع کا احتمال معلوم ہوجائیگا مثال بالا مین یہہ امر
کہ سرخ یا نیلی گیند نکلین گے $\frac{9}{15}$ سے تعبیر ہوگا یہہ امر کہ سرخ اور نیلی گیندونمین سے غالباً
نیلی گیند نکلی گے $\frac{5}{9}$ سے یہہ امر کہ کل گیندونمین سے صرف نیلی گیند نکلے $\frac{9}{15}\times\frac{5}{9}$ یا $\frac{1}{3}$ سے
تعبیر ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ جب دونون مقدمات کا حکم ہر صورت مین نہو بلکہ صرف
خاص صورتون مین تو نتیجہ کا حکم دو مقدمات کے حکم کی کمیت کا حاصل ضرب ہوگا اور
ظاہر ہے کہ نتیجے کا حکم مقدمات کے حکم کی نسبت کم ہوگا۔ اب ہم ایسے نتایج کی چند مثالین
دینگے جو مقدمات اغلب سے اخذ کی گئی ہین یعنی ایسے مقدمات سے جنکا حکم ہر
صورت مین نہین ہوسکتا اور نہ کل افراد پر ہوسکتا ہے (۱) یہہ پودا غالباً جاڑی
کے ماہ مین ڈالی لگائیگا یا پھوٹے گا (فرضکرو کہ غلبہ = $\frac{3}{5}$)

ایسے پودے کو جو جاڑے مین پھوٹتے ہین غالباً کوہر مار
جاتی ہے (فرضکرو کہ غلبہ = $\frac{4}{7}$) ؞ ممکن ہے کہ اس پودے کو کوہر مار جائے
(اس مثال مین غلبہ = $\frac{3}{5}\times\frac{4}{7}=\frac{12}{35}$) اب دو امور ہین ایک یہہ کہ اس پودے
کو کوہر مار جائیگے ۔ اور ایک یہہ کہ کوہر نہین مارے گی ان دونون کو آپسمین وہ
نسبت ہے جو ۱۲ : ۲۳ ہے ۔

(۲) ان آدمیون سے دو تہلئے بہرتی کئی جائینگے ۔

ان آدمیونسے جو بہرتی کیے جاتے ہین آدہے لڑائی مین مارے جاتے ہین

∴ کسی خاص شخص کا لڑائی مین مارے جانیکا احتمال اس کسر سے تعبیر کیا جائیگا $\frac{۲}{۳} \times \frac{۱}{۲} = \frac{۱}{۳}$

∴ کسی خاص شخص کے مارے جانے اور اوسکی نہ مارے جانے مین وہ نسبت ہے جو ۱ : ۲ سے ہے

(۲) ممکن ہے کہ جس روز گرمی ہو اوسروز مینہہ برسے (فرضکرو کہ امکان = $\frac{۱}{۳}$) مینہہ کا دن اکثر خاموش ہوتا ہے (امکان = $\frac{۱}{۵}$)

∴ ممکن ہے کہ جس روز گرمی ہو اوسروز مینہہ بہی برسے اور خاموش بہی ہے (غلبہ = $\frac{۱}{۱۵}$) اسباب کا بہی بیان کرنا فضول ہے کہ مقدمات اغلب یا ممکن مین بہی ضروب باضابطہ ہوتی ہین۔ الفاظ غالباً۔ اغلب۔ وغلبہ مشترک ہین یعنی اوسیکے دونون معنی مفہوم ہوسکتے ہین (۱) اوّل کا حکم بہت افراد پر ہے (۲) کا کم افراد پر ہے۔ استدلال موجہہ سے یہہ مراد ہے کہ حکم کسقدر افراد پر ہے خواہ ایک پر ہو خواہ زیادہ پر مگر کل افراد پر نہو

## شہادت قراین

متعدد حجج محتمل کے ملنے سے استدلال کا سلسلہ بنجاتا ہے ہر حجہ سے وہی نتیجہ نکلتا ہے بجای اسکے کہ ایک دوسریکے سبب سے ضعیف ہو جیسا کہ مقدمات اغلب کا حال ہے یہہ حجتین ایکدوسریکو مستحکم کرتی ہین کیونکہ وہ ایک ہی نتیجہ کے لیے علیحدہ علیحدہ شہادتین ہوتی ہین اگر انمین سے ایک حجت یقینی ہے یعنی ایسی ہے کہ اوسکی درستی مین ہمکو کلام نہین تو نتیجہ ہی درست ہو گا اور پہر غور کرنا چاہیے کہ حجج علیحدہ علیحدہ کن صورتونمین صادق آتی ہین اور کن صورتون مین صادق نہین ہوتی اگر ان تمام صورتون کو جنمین وہ صادق نہین آتی ایکمین ضرب دین تو معلوم

ہوگا کہ یہہ تمام حجج کی ثبوت کے لئے کسقدر صورتون مین کافی نہین - اور اگر اوس کسر کو جو اون صورتون کو تعبیر کرے واحد مین سے جو ہر صورت مین واقع ہونیکو تعبیر کرتی ہے منفی کرین تو وہ نسبت حاصل ہوگا جو تمام حجتون سے ملکر نتیجہ کی واقع ہونیکی نسبت ہوتا ہے - فرضکرو کہ خاص حجتون کے احتمال کو $\frac{1}{3}$ و $\frac{2}{5}$ و $\frac{3}{4}$ سے تعبیر کرین تو ظاہر ہے کہ اختلافات $\frac{2}{3}$ و $\frac{3}{5}$ و $\frac{1}{4}$ سے تعبیر کئے جائینگے

تو کل کا اختلاف یہ $\frac{2}{3} \times \frac{3}{5} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{10}$ یعنی نتیجہ ۱۰ مین سے ۹ افراد پر صادق ہوگا اور ایک پر نہ ہوگا - اب ہم اسکی ایک مثال پیش کرتے ہین جس سے یہہ بھی معلوم ہوجائیگا کہ اس طریقہ استدلال مین شک و شبہہ کو کسقدر جگہہ ہے - فرضکرو کہ ایک شخص سڑک پر پڑا ہے اور اوسکے زخم لگی ہوئے ہین اوسی ہی شام کو جبکہ یہ شخص مرا ایک شخص اس جگہہ کے قریب مین بھاگتا ہوا نظر آیا - جب اس شخص کی گہر کی تلاشی ہوئی تو اوسکے کپڑے خون آلودہ پائے گئے - اور اوس شخص کے قدمون کا پیمانہ بالکل مطابق ہے اون نشانون کے جو زمین پر قاتل کے قدمون سے بن گئے تھے علاوہ اسکے یہہ بھی معلوم ہے کہ اسکے پاس ایک ہتیار تھا جس سے کہ زخم پہونچے مگر اب وہ نہین ملسکتا - ظن غالب یہہ ہے کہ یہہ شخص قاتل ہے اگر ہر ایک حجت پر فرداً فرداً غور کیجائے تو اوسکی مجرم ہونے مین شاید کچہہ شبہہ ہے مگر کل حجج پر غور کرین تو کسطرح کا شبہہ نہین رہتا کہ یہہ شخص مجرم ہے - مگر فرضکرو کہ شخص مشتبہ گرفتار کیا جاوے اور وہ یہہ بیان کرے کہ مین خنجر لگائے ہوئے سڑک پر پہر رہا تہا اور مجہپر ایک آدمی نے یکایک حملہ کیا - میری اوسکی ہاتاپائی ہوئی اور مین نے اوسکو مار ڈالا مگر یہہ دیکہکر کہ یہہ مرگیا میرے دل مین خوف پیدا ہوا اور مین ہتیار اوسی جگہ پہینک کے گہر کیطرف بہاگا - اگر وہ شخص ڈرپوک ہے تو غالباً یہہ بیان درست

ہوگا اب دیکھنا چاہیئے کہ مجرم اور مقتول کا چلن چال کیسا تھا اور آیا کوئی ایسا باعث بھی ہو سکتا تھا جو مجرم کو قتل پر افروختہ کرتا اگر ہو سکتا تھا تو وہ کس قسم کا باعث ہونا چاہیئے فرض کرو کہ مقتول کے جیب مین سے کچھہ روپیہ غایب ہین اور مجرم کے پاس جو پہلی ہی مجرم قرار دیا جا چکا ہے اوسکا روپیہ موجود ہے تو کچھہ شبہہ نہین کہ اوسنے قتل کیا مگر اگر مجرم کا چال چلن اچھا ہے اور کوئی ایسا باعث نہین سمجھہ مین آتا جسکے سبب سے اوسنے یہہ خطا کی ہو تو یہہ ظاہر ہے کہ اوسکی روایت کو تسلیم کرنا چاہیئے اور اگر ہم اوسکے بیان کا یقین نکرین تو بھی اوسکے مجرم ہونے مین تو شبہہ رہیگا اسقسم کی شہادت کو قراین یا احتمالات کہتے ہین اور اوسکی وجہہ تسمیہ یہہ ہے کہ ایک نتیجہ کی ثابت کرنے کے لئے بہت سی باتین پیش کیجاتی ہین - یہہ صریح ہے کہ ایسے شہادت سے نتیجہ نکالنے کے لئے بڑی ہوشیاری درکار ہے صرف یہہ ہی ضرور نہین ہے کہ ہم اون حالات پر نظر کرین جو ہمارے نتیجہ کی طرف رجوع کرین بلکہ اون باتون پر بھی خوب غور کرنا چاہیئے جو اوسکے خلاف ہین آدمی کو اپنے راے پر بھروسا اوسوقت کرنا چاہیئے جب اوسنے پیچ اوپچ کو خوب دیکھا ہو اور تمام اون امور پر غور کیا ہو جو اوسکے راے کے خلاف ہین اوسکو تمام اون حجج پر نظر ڈالنی چاہیئے جنپر اوسکی راے مبنی ہے یہہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا یہہ حجتین درست بھی ہین یا نہین - آیا انسے یہہ نتیجہ نکلتا ہے یا نہین - سلسلہ شہادت قراین کی قیاس ایسے حجت کے پیرایہ مین بیان کیجاسکتی ہین جسکا ایک مقدمہ کلیہ یعنے سب صورتون مین صادق ہو اور دوسرا جزئیہ یعنے صرف بعض صورتون مین - مثلاً وہ شخص جو اوس جگہہ سے جہان مردہ پڑا ہو دوسرے مقتول کے مرتے ہی بھاگتا ہوا نظر آئے اور اسسے اوسکے یہہ غرض ہو کہ کسیطرح پکڑا نہ جاسکے غالباً قاتل ہے - یہہ شخص بھاگتا وغیرہ ہوا نظر آیا

∴ غالبا قاتل ہے

ان قیاسات مین کبراے تمثیل سے حاصل ہوتا ہے - حکارلی راے یہہ ہے
کہ سلسلہ شہادت قراین کی قیاسات دوسری شکل کے پیرایہ مین ہوتی ہین اوسمین
حد اوسط جزئیہ ہوتی ہے اور اسلیئے نتیجہ بھی کل صورتون مین صادق نہین آتا بلکہ
اوسکی تعمیم مین قدرے شبہہ رہتا ہے اس قیاس کے اکثر یہہ شکل ہوتی ہے

قاتل بچنے کے لئے بہاگے گا الخ ٥

یہہ شخص بچنے کے لئے بھاگا الخ ٥

یہہ شخص غالباً یا ممکنا قاتل ہے

# شہادت قراین کی اور مثال

ایک شخص اپنے مکان مین بیٹھا ہوا ہے اوسکی ایک تلوار لگی اور وہ مرگیا -
ایک شخص تلوار خون آلودہ لیئے ہوئے مکان کے باہر نکلا اور سواے اوسکے مکان مین
اوسوقت کوئی اور نہ تھا ظن غالب ہے کہ یہہ شخص قاتل ہے مگر ممکن ہے کہ ان
صورتون مین سے کوئی ہو

(۱) مقتول نے اپنے بدن مین آپ تلوار ماری - مجرم اوسکو اس امر سے
منع نہ کر سکا مگر اوسکے بدن سے تلوار نکال کر جراح کے بلانے کے لئے بہاگا

(۱) مقتول اور مجرم دونو کے پاس تلوارین تہین - مقتول نے خفا ہوکر مجرم
پر حملہ - چونکہ مجرم دیوار کے قریب تہا - اسلیئے کسی سمت مین بہاگ نہ سکا
اور دشمن کے ڈرانے کے لئے تلوار نکالی -

مقتول نے تلوار کو نہ دیکہا اور اوسپہ گر پڑا

ان دونون صورتون مین مجرم کو رہا کرنا چاہیے

# باب ہشتم

## مغالطات

لغت مین مغالطہ اوس نتیجہ کو کہتے ہین جسمین کسیطرح کا قصور ہو اصطلاح مین لفظ مغالطہ
سے وہ غلطی مراد لیجاتی ہے جو برہان کے نتیجے یا مقدمات مین پائی جائے منطق
قیاسی مین ان اغلاط کے منبع چار ہین

(اسجگہہ ہمکو استقرار اور مشاہدات کے مغالطات سے کچھہ بحث نہین)

اور وہ یہہ ہین - اگر قیاس مین ایک مقدمہ جھوٹ پایا ہو تو غلطی ہوگی اگر ضوابط
انتاج پر توجہ نہو تو غلطی واقع ہوگی اگر قیاس کے دو مقدمات مین کوئی شی مشترک
نہو تو مغالطہ ہوگا - اگر طرز بیان مبہم ہو تو مغالطہ ہوگا - اگر کوئی ایسے برہان ہو جس
مین انمین سے کوئی امر فروگذاشت نہ ہوا ہو بلکہ ہر ایک کا انسداد کیا جائے تو وہ
برہان درست ہے اگر کسی دلیل مین یہہ نقص پائے جائین تو دعوے باطل ہے
- اول فرض کرو کہ قیاس کا ایک مقدمہ غلط ہے اور وہ کسی خاص مضمون سے تعلق
رکھتا ہے ظاہر ہے کہ بغیر اوس مضمون کے واقفیت کے ہم اوس غلطی کا انسداد
نہین کرسکتے - منطق اس غلطی کا علاج نہین کرسکتے ایسی غلطیون کا علاج حدود
منطق سے خارج ہے - انکو غلطی مادہ کہتے ہین برخلاف ان غلطیوں کے جنکا منطق
علاج کرسکتی ہے ان مغالطات کو غلطی صوری کہتے ہین اگر غور کیا جاے تو معلوم
ہوگا کہ بہت سے مغالطات مین جو منطق کی پورانی کتب مین مذکور ہین کوئی ایسا مقدمہ
ہے جو غلط ہے

مثلاً - اکیلیز اور کچھوی کی مشہور مغالطہ کی بنیاد غلطی مقدمہ پر ہے - اگر

اکیلیز اور کچھوے کی درمیان فاصلہ لامتناہی ہے تو یہہ فاصلہ وقت معین مین
طے کیا جائیگا - اگر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ فاصلہ لا متناہی کی یہہ صفت ہے کہ وہ
وقت لا متناہی مین طے ہو یعنی کبھی ختم نہو

دوسرا مغالطات کی جو قوانین انتاج کی غفلت سے پیدا ہوتے ہین - ہم کچھہ
ذکر کر چکے ہین - صرف یہی مغالطات ایسی ہین جنکی گرفت منطق کے جاننے سے
ہو سکتی ہے اور اسلیئے اونکو غلطی صورت کہتے ہین

نتیجہ مین مغالطہ کے منبع اکثر یہہ ہوتی ہین عمل ممنوع اور حد اوسط جزئیہ حد اوسط
جزئی اکثر ایسی شکل کے پیرایہ مین ہوتی ہے

کل نگہبانان حقوق پادشاہی (یا نگہبانان حقوق رعایا - یا رومن کیتھلک یا پروٹسٹنٹ
- یا انگریز - یا فرانسیسی) کی خاص راے ہوتی ہے اور وہ خاص قسم کے کام
کرتے ہین اور اونکے خاص اوصاف ہوتے ہین - شخص د ب کی یہہ ہی راے
ہے وہ ایسی ہی کام کرتا ہے اور اوسکے ایسے ہی اوصاف ہین
∴ وہ اوس گروہ مین سے ہے جو حقوق پادشاہ کے نگہبان ہین وغیرہ یہہ ایسی مثال
ہے جیسے ہم کہین - چونکہ آدمی اور بلی دونون حیوان ہین - اسلئے کل آدمی بلی
ہین اگر اس حجہ کی یہہ شکل ہو تو درست ہے

سواے نگہبان حقوق رعایا کے اور کسی شخص کی یہہ راے نہین ہوتی اور نہ کوئی
ایسی کام کرتا ہے اس شخصکی ایسی راے ہے اور یہہ ایسے ہی کام کرتا ہے
∴ یہہ شخص نگہبانان حقوق رعایا مین سے ہے

اس مثال مین کبرے اس قضیے کے مساوی ہے - تمام اشخاص جنکی یہہ راے
ہوتی ہو اور جو ایسے کام کرتے ہین نگہبانان حقوق رعایا ہوتی ہین - وہ شخص جسکی
ایسی راے ہو غالباً نگہبانان رعایا ہے اس شخص کی ایسی راے ہے اسلئے یہہ

نگہبانان حقوق رعایا ہے - یہہ قیاس بالکل درست ہے شکل ممنوع کی یہہ مثالیں ہین حکومت جمہوری کسی ہی قسم کی کیون نہ ہو مگر اوسمین یہہ نہین ہوتی کہ رعایا کو ملکی اختیار نہ ہو ہر ایک ایسی حکومت جس مین رعایا کو ملکی اختیار نہین ہوتا اکثر گردش سخت کی تابع ہوتی ہے یعنے اوسمین ہمیشہ انقلابات ہوتے رہتے ہین

∴ حکومت جمہوری گردش سخت کی تابع نہین ہوتی

۲ - ہر ایک قوم کی قدیم تاریخ جھوٹی روایتون سے بھری ہوئی ہوتی ہین وہ تاریخ جسمین جھوٹی روایتین بھری ہوئی ہون اس قابل نہین کہ اوسکا کوئی مطالعہ کرے

∴ کسی قوم کی قدیم تاریخ کا مطالعہ نہ کرنا چاہیے — قیاس اول

شکل اول کے پیرایہ مین ہے اوسکا کبرے موجبہ کلیہ ہے صغرے سالبہ کلیہ اور نتیجہ سالبہ کلیہ

قیاس دوم مین کبرے سالبہ کلیہ ہے صغرے موجبہ جزئیہ اور نتیجہ سالبہ کلیہ اور جب ایک مقدمہ جزئیہ ہو تو نتیجہ بھی جزئیہ ہوتا ہے -

اسواسطے یہہ قیاس بھی غلط ہے - قیاسات مندرجہ بالا منطقی شکل مین بیان نہین کیے گئے ہین اگر مقدمات کو تبدیل کر دین تو منطقی شکل مین ہو جاوین - جب سلسلہ استدلال بہت طویل ہوتا ہے یعنے جہان قیاس اول دوسرے قیاس کے مقدمہ کی ثبوت کے لئے مستعمل ہو تو ایک غلطی خاص واقع ہوتی ہے جسکی گرفت بڑی مشکل سے ہوتی ہے کہ دلیل جو ثبوت مین پیش کیجاوے خود اوسکا ثبوت ثبوت دعوے پر موقوف ہو اسکو دور کہتے ہین فرضکرو کہ ایک کتاب تصنیف کیجاوے یا ایک گفتگو لکھی جاوے اور غرض یہہ ہو کہ کسی خاص راے کا جسکی نسبت بہت تکرار

ہو تصفیہ ہو جائے ۔ اگر مصنف جسکی دماغ مین ایک خاص خیال بھرا ہوا ہے تھوڑی بحث کے بعد یہہ مان لے کہ قضیہ ثابت ہوگیا تو دور ہے یہہ ظاہر ہے کہ سامع کبھی اسبات کی تو اجازت نہ دیگا کہ مصنف کھلم کھلی ایک امر کو مان لے مغالطہ پوشیدہ رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ جو امر ثابت کرنا ہے وہ کسی مساوی شکل مین بیان کیا جائے اگر سامع نے اس امر کے مان لینے پر اعتراض نہین کیا تو ظاہر اس امر سے نتایج نکالی جائینگے اور اگر یہہ نتایج جمع کئے جائین تو بے شک اوسکے ادعا کی مدد کرینگے ۔ بہت حجج اسقسم کے ہوتے ہین ۔ اور بعض اوقات حجہ پیش کرنے والے بھی دہوکہے مین رہتے ہین اور یہہ نہین جانتے کہ حجہ غلط ہے اگر اس مغالطہ کی تحلیل کیجائے تو یہہ تعریف ہوگی دور مین قیاس دوم کا نتیجہ قیاس اوّل کا مقدمہ ہوتا ہے بجای اسکے کہ قیاس اوّل کے مقدمات قیاس دوم کے نتیجے کے نکالنے مین مدد کرین دور مین عمل عکس ہوتا ہے ۔ دور کی مثال یہہ ہے

| قیاس ۱ | قیاس ۲ |
| --- | --- |
| ب ا ہے | س ا ہے |
| س ب ہے | ب س ہے |
| ∴ س ا ہے | ∴ ب ا ہے |

اگر کوئی دریافت کرے کہ ب ا کیون ہے تو ہمارا جواب یہہ ہے اسلئے کہ س ا ہے اور اگر یہہ سوال ہو کہ س ا کیون ہو تو جواب ہے چونکہ ا ب ہے یہہ صریح ہے کہ روزمرہ کی استدلال مین قیاس اوّل اور قیاس آخر کے درمیان بہت سے قیاس ہو سکتے ہین اور جسقدر زیادہ قیاس ہونگے اوسیقدر غلطی کی گرفت کا آسان قاعدہ یہہ ہے کہ دور کو جانتک ہو سکے گھٹا وین یعنے اوسکے قیاسون کی تعداد کم

کرو اسیطرحسے یہہ ظاہر ہوجایگا کہ نتیجہ مانا ہوا ہے اور مقدمات سے باضابطہ
اخذ نہین ہوا ہے اگر قواعد انتاج پر توجہ ہو تو یہہ مغالطہ واقع نہین ہوسکتا دور
مین نتیجہ نتیجے کو خود ہی ثابت کر دیتا ہے اور مقدمات سے اوسکا ثبوت
نہین ہوتا۔ عمل ممنوع قیاس کی شکل سے معلوم ہوجاتا ہے مگر دور مین ضرور ہے
کہ دو قیاس ملائے جائین اور اونکا آپسمین مقابلہ کیا جائے پٹیشیو پرنسیپائی
یعنی مصادرہ علی المطلوب اوس قسم کے مغالطہ کو کہتے ہین جسمین وہ شے جو ثابت کرنی ہے
مان لیجائے اسکی کئی قسمین ہے مگر سب سے اوّل دور ہے اور اقسام یہہ ہین
(۲) نتیجہ کا وہی حاصل ہو جو ایک مقدمہ کا (۳) نتیجہ اور ایک مقدمہ
مرادف ہون (۴) دونون مقدمات مین سے ایک اوسیقدر مجہول ہو جسقدر
نتیجہ (۵) ایک مقدمہ نتیجہ سے زیادہ مجہول ہو (۴) و (۵) دفعات مین
جہوٹے مقدمات مان لئے جاتے ہین یا یون کہو کہ ایسے مقدمہ مان لئے جاتے
ہین جنکے راست ہونیکا ہمکو علم نہین۔ دفعات (۲) و (۳) قواعد قیاس
کی ناواقفیت سے واقع ہوتے ہین کیونکر بجائے اسکے کہ نتیجہ دونون مقدمات
کے ملانے سے اخذ کیا جائے اون دونون مقدمات سے ایک کا صرف
دوبارہ اظہار ہوتا ہے

قسم سیوم ایسے مغالطہ کو جو بحث کلام یا گفتگو سے تعلق نہ رکھتا ہو اگنیوریشیو النچائی
کہتے ہین۔ یہہ لاطینی زبان کا لفظ ہے اور اوس سے مراد یہہ ہے کہ
دلیل کرنے والے کو اوس قیاس کا علم نہین ہے جس سے اپنے مقابل
کی کلام کے تردید کرے از روی منطق کے ان الفاظ کا استعمال اوسیوقت ہونا
چاہیے۔ جب کہ دلیل کرنے والا بحث مین سوے اپنے مقابل کی کلام کے تضاد
یا نقیض کے ثابت کرینگے اور بحث کرے جو مطلب سے تعلق نہین رکھتے یا ایسی قضایا کا

استعمال کرے جو تضاد و نقیض نہین ہین - مگر ان الفاظ کی آج کل بہت کشادہ معنے
لے جاتے ہین اور صرف انکی ہی نہین انکی مثل ایسی بہت سے متقدمین کی منطق
کے مباحثہ ہین جنکے معنے کشادہ ہو گئی ہین آج کل ان الفاظ سے یہہ غرض
ہے کہ جب کبھی کوئی گفتگو کرنے والا مصنف ایسی حجت کا استعمال کرے جو
مطلب سے تعلق نہ رکہے تو اسوقت یہہ کہین گے کہ اسنے یہہ مغالطہ کیا -
مثلاً اگر مین اسباب مین کوشش کر رہا ہون کہ ایک شخص کو اسباب کا یقین
کرا دون کہ یہہ خاص بات اوسکی ذاتی فایدہ کے متصور ہے اور مین
ایسے دلایل پیش کرون کہ جس سے یہہ معلوم ہو کہ اوسبات سے
عام کا فایدہ متصور ہے یا جنسے یہہ بات ثابت ہو کہ وہ بات قانون بنانی والون
کے احکام کا نتیجہ ہے تو مین اس قسم کا مغالطہ کرتا ہون اور بالعکس اگر
مجھی ثابت تو آخر امر کرنا ہو - اور دلیل اسبات کی دون کہ یہہ امر ذاتی فایدہ
کے لئے متصور ہے - اگر کسی رائے کی درستی پر گفتگو ہو تو یہہ کہنا کہ یہہ نئی بات
ہے یا یہہ کہ اسکا منبع کوئی ایسا شخص نہین جسکی کلام کی تائید لوگ جلدی سے کرتے
ہون بلکہ ایک غیر ملک کا رہنے والا ہے یا یہہ کہنا کہ اس سے قبیح نتایج نکلین
گے - حالانکہ ہمکو اس امر کا یقین نہین ہے یا اوسکے مصنف کو یہہ کہکر ذلیل کرنا
کہ یہہ پہلی ہی کئی دفعہ پیش کیجا چکی ہے اور آپ کی اختراع نہین ہے اس
مغالطہ مین داخل ہے - یہہ مغالطہ کتب کی نسبت گفتگو مین زیادہ واقع ہوتا ہے
اسکا سبب یہہ ہے کہ گفتگو کے وقت بولنے والنے و سامع دونون قدرے
حواس باختہ ہوتے ہین اور اسلئے نکتہ چینے بہت کم کرتے ہین - اسکا نتیجہ
یہہ ہوتا ہے کہ وہ ایسی حجتون کی درگذر کر جاتے ہین جو مطلب سے تعلق نہین
رکہتے اور اونکو اسبات کا خیال نہین رہتا کہ بولنے والے کو بحث سے آگے

نہ بڑہنے دین بلکہ اوسکو اتنی ہی اجازت دین کہ وہ ایسی باتین کہے جو گفتگو سے تعلق رکہتی ہے ایسے موقعون پر اس مغالطہ کی اور شکل ہو جاتی ہے جسکو لاطینی مین ارگیومنٹم ایڈ ہومینم کہتے ہین اوسکا لفظی ترجمہ یہہ ہے حجتہ علی الانسان - بجای اسکی کہ بولنے والا اپنے کلام کی تائید اور طرف مقابل کی کلام کی تردید مین اپنے سامعین کے انصاف کیطرف رجوع ہو وہ اونکے جذبون - فایدون - تعصبات - رایون اور اور اون امور پر رجوع ہوتا ہے جنسے سامعین کو روزمرہ کام ہوتا ہے جنسے اونکی ہمیشہ پیوستگی و ربط رہتا ہے یہہ مغالطہ صرف گفتگو ہی مین واقع نہین ہوتا بعض اوقات کتابون مین اور اکثر مباحثہ مین بہی واقع ہوتا ہے مباحثون مین اسطرحپر عمل کیا جاتا ہے کہ گفتگو کرنے والہ طرف مقابل کی ایسی کامون کیطرف جو زمانہ گذشتہ مین اوسنے کئی ہون یا اون رایون کیطرف جو ایک زمانہ مین رکہتا تہا رجوع ہوتا ہے -

اسکی مثال یہہ ہے - تمہارا یہہ امر حجتہ - یا تجویز اچہے نہین معلوم ہوتی کیونکہ ایک دفعہ تم اس امر یا تجویز کے خلاف راے ظاہر کر چکے ہو - تمہاری یہہ راے تہی او تمنے ایسے کام کئے تہے ایسے موقع ہو سکتے ہین کہ یہہ مغالطہ بد اخلاقی کی جواب دینے مین جایز ہو مگر ایسے موقعہ پر اوسکو دلیل کی صورت مین پیش نہ کرنا چاہیئے اس مغالطہ کی متضاد حجتکو لاطینی مین آرگیومنٹم ایڈ رم وایڈ جویڈ تسیم کہتے ہین پہلی اصطلاح سے یہہ مطلب ہے کہ دلیل امر متنازعہ پر دال ہو دوسری سے یہہ مراد ہے کہ دلیل انصاف پر رجوع ہو اس مغالطہ کی اور بہی اقسام ہین اونمین سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے جنکے نام لاطینی زبان مین یہہ ہین - آرگیومنٹم ایڈ ویرے کنڈیم - ارگیومنٹم ایڈ بیکیولم - آرگیومنٹم ایڈ پوپولم -

(۱) اوس مغالطہ کو کہتے ہین جسکے بولنے والا طرف مقابل کی حیا پر رجوع ہو

(۲) اوس مغالطہ کو کہتے ہین جس مین بجای اوسکے کہ صحیح و سالم تقریر ہو۔ بولنے والا جب گفتگو مین بند ہو جائے تو طرف مقابل لکڑے سے خبر لی اور زدوکوب سے دلیل کرے۔ مغالطہ سیوم ارگیومنٹم ایڈ ہومنم کے مساوی ہے ان دونون مین صرف یہہ فرق ہے کہ آرگیومنٹم ایڈ پوپولم کا استعمال جب ہوتا ہے جب بڑے مجمع سے گفتگو کیجاتی ہے۔ آرگیومنٹم ایڈ ہومنم کا استعمال اوس موقع پر جبکہ چند اشخاص سے مباحثہ مدنظر ہو۔

قسم چہارم۔ اوس مقامپر جہان الفاظ مبہم کے استعمال کو منع کیا ہے ہم نے اوس مغالطہ کا جو الفاظ مبہم کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے ذکر کیا ہے

یہہ مغالطہ کئی طرح ہو سکتا ہے (۱) ایسی الفاظ کی استعمال سے جنکے دو معنی ہون اور دونون مقام معین پر موضوع ہون یہہ اکثر فریب دینے کے لئے استعمال کیجاتی ہین۔ پڑہنے والہ دونون معنے سمجہہ سکتا ہے مگر یہہ نہین جانتا کہ کس خاص سے غرض ہے

(۲) ایسے الفاظ کی استعمال جنکے ایک تو عام معنی ہین مگر چند لفظ اونمین ایسے بہی ہین جو دوسرے معنے رکہتے ہین۔ ان الفاظ سے یہہ غرض نہین ہوتی کہ سائین کو دہوکا دین۔

۲۔ طرز بیان کے مبہم ہونے سے اسمغالطہ مین وہ مغالطہ بہی شامل ہے جو موضوع کی کمیت کے ابہام سے پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً لفظ تمام کی مبہم استعمال سے جسکا ذکر آگے کیا جاویگا۔ اب ہم مغالطہ کی ایک یا دو ایسی مثالین بیان کرینگے جو بہت مروج ہین۔ مشہور مثال یہہ ہے جبکہ ایک ہی لفظ سے فقرہ مین ایک مقام پر الفرادًا مراد ہے اور دوسرے مقامپر اجتماع اور حجبۃ اسطرحکی ہوکہ گویا اوسی لفظ سے دونون جگہ یکسان مراد ہے۔ اسکو مغالطہ ترکیب یا تقسیم کہتے ہین

مغالطہ ترکیب اوسوقت واقع ہوتا ہے جبکہ ہم ایک لفظ کو جس سے اصل مین انفراد
مراد ہے یہہ مانکر دلیل کرین کہ اوسس سے اجتماع مراد ہے ۔ مغالطہ تقسیم اسوقت
واقع ہوتا ہے جبکہ ہم ایک لفظ کو جس سے اجتماع مراد ہے یہہ مانکر دلیل کرین کہ اس
سے انفراد مراد ہے ۔ سات اور دو طاق اور جفت ہین اور نو صاحت اور دو
ہین ۔ نو طاق بہی ہی اور جفت بہی ہے اسس مثال مین ۷ اور ۲ اصلمین فرداً فرداً
لئے گئے ہین ۔ مگر دلیل سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ اون سے اجتماع مراد ہے اور
اس سبب سے مغالطہ ترکیب ہے ۔ پانچ ایک عدد ہے ۔ تین اور دو (اجتماعاً) پانچ
ہوتے ہین ۔ ∴ تین اور دو (فرداً) ایک عدد ہین اسس مثال مین مغالطہ تقسیم
ہے انگریزون کو فراسیسو نکے خلاف ایک قسم کا تعصب ہوتا ہے یہہ انگریز ہے
∴ اوسکو فراسیسون کی خلاف ایک قسم کا تعصب ہے ۔ ممکن ہے کہ کہ انے بالکل درست ہو
اور باوجود اوسکے یہہ بہی ممکن ہے کہ شخص مخصوصہ کو فراسیسون سے حد سے زیادہ
ہمدردی ہو اور اوسکے آئین و ضوابط و رشتون کا بڑا تعریف کرنیوالا ہو ۔ یہان
ہمنے لفظ انگریز کو جس سے اصل مین اجتماع مراد ہے انفراد کے
معنومین استعمال کیا ہے ۔ اور یہہ نتیجہ نکلا ہے کہ جو شئے کل انگریزون
کیطرف حمل کیجا سکتی ہے ہر انگریز کے طرف بہی حمل ہو سکتی ہے ۔ اسلئے
یہہ مغالطہ تقسیم ہے ایسی مثالون مین اکثراوقات بہت بڑا دہوکا پڑ
جاتا ہے ۔ ایک خاص قوم یا مجلس یا جماعت کی خاص اوصاف ہین —
اونہون نے خاص کام کیئے ہین ۔ خاص تجاویز جاری کی ہین — یا بعض
رائین ظاہر کی ہین اسس سے بلا تامل فرض کرلیا جائے کہ اومین سے
ہر ایک شخص کے یہی اوصاف ہین یہی رلیے ہے ۔ اور ان امور کے کرنے
مین شریک تہا بلاشک یہہ ممکن ہے کہ بہت سی صورتومین اوسس نے رائے

غالب کا مقابلہ ہوئے اور اون امور کے مانع ہوا ہو جو آخر کار گئے لئے لفظ تمام بھی اکثر مبہم طور استعمال ہوتا ہے اور یہہ بھی تقسیم و ترکیب کے مغالطہ کی ایک عمدہ مثال ہے

مثلاً لفظ تمام کا ہم اسطرح استعمال کرین جس سے یہہ مفہوم ہو کہ اوس سے انفراد مراد ہے حالانکہ اصل مین اوس سے اجتماع مراد ہے اسطرح مغالطہ تقسیم واقع ہوتا ہے اور اوسکی بالعکس مغالطہ ترکیب ہے یعنے لفظ تمام کو جس سے اصل مین انفراد مراد ہے اسطرح پر استعمال کرین کہ اوس سے اجتماع مفہوم ہو۔ مثلاً ان تمام صندوقون کا یہہ وزن ہے۔ یہہ کل اشخاص اتنی مقدار کہاتے ہین ان دونو مثالون مین اسبات کا فیصلہ نہین کہ آیا انفراد مراد ہے یا اجتماع۔ ابہام کے دور کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ اگر لفظ تمام سے انفراد مراد ہے تو اوسکی جگہ لفظ ہر ہر کو استعمال کرین اور اگر اجتماع مراد ہو تو لفظ مجموع یا کل کا استعمال کرین دو مغالطے اور رہی ہین اطراف مبہم کے سبب سے وقوع مین آتے ہین۔ انمین سے اول مین اوس شے کا جو عموماً صحیح ہو ہر ایک فرد کی نسبت ہر حالت مین صحیح ہونا فرض کر لیا جاتا ہے۔ اگر اوس شے کے عموماً صحیح ہونے مین کچھہ قصور ہے تو یہہ ممکن نہین کہ ہر ایک فرد کا ہر حالت مین صحیح ہونا فرض کیا جائے مگر یہہ اوسی حالت مین واقع ہوتا ہے جبکہ ایک شے عموماً صحیح ہو۔ دوسرے مغالطہ مین یہہ مان لیا جاتا ہے کہ خاص شے جو چند خاص امور مین درست ہے عام حالت مین درست ہوگی۔ یہہ ممکن ہے کہ ایک خاص شرکت اکوقت خوش آیندہ و دلپسند معلوم ہو مگر یہہ ضرور نہین ہے کہ برسات اور جاڑے مین بھی دل کو ایسا ہی محظوظ کرے۔ سچائی کلام۔ کفایت شعاری تینون خوبیان ہین مگر اس سے یہہ نتیجہ نکالنا جایز نہین ہے کہ تمام موقعون پر سچ بولنا کفایت ... [illegible]

خوبی مین داخل ہوگی یہہ تو پہلی مغالطہ کی مثال تہی اب دوسرے کی مثال پیش کیجاتی ہے وہ یہہ ہے ممکن ہے کہ خاص حالات مین ایک ملک کی خوشحالی خیریت کے لئے گردش ملکی ضرور رہوا ور مفید بہی ہو مگر اسس سے یہہ نتیجہ عبث ہو کہ وہ ملک یا مجمع جسمین گردش و تبدّلات بہت ہوتی ہین پسندیدہ ہے اگر مین کسی خاص بیماری مین گرفتار ہون ممکن ہے کہ مجھے یہہ ضرور ہو کہ مین افیون کھاؤن اور محنت نہ کرون مگر اسس سے یہہ نتیجہ نہین نکلتا کہ یہہ چیزین مجھے تندرستی کے وقت بہی بہت مفید ہونگی۔ یہہ مغالطہ صرف اوسوقت پیدا ہوتا ہے جب ہم غور و تأمل سے الفاظ کا استعمال نہین کرتے۔ اور الفاظ پر نکتہ چینی نہین کرتے اگر عبارت وطرز بیان کی درستی پر نگاہ رکہی جائے توان مغالطون کا پتہ بہی ملنا مشکل ہو اگرچہ ان مغالطات کا بیان زمانہ حال کے بہت سے منطقیون کے بیان کے موافق ہے اور اگرچہ وہ ایسے پیرایہ مین بیان کئے گئے ہین جس سے طالبعلم کو عملاً فایدہ مقصوٗد ہے مگر لغت مین اونکے مختلف معنے ہین لاطینی زبان مین اوّل کو فیلیشیا ایکسٹے ڈکٹس اور دوسرے کو فیلیشیا ایڈ کٹو سکنڈم کو دائیڈ کٹم سمپلٹر کہتے ہین۔ ابتدا مین ان مغالطات کا استعمال اون موقعون پر ہوتا تہا جبکہ ایک طرف کے دو معنے مین تمیز نہو مثلاً ایک صورت مین اوسطرف کے ساتھہ عوارض بہی شامل ہون اور دوسرے مین نہون اگر اوس لفظ کو بغیر تفریق یا معنی استعمال کرین تو مغالطہ واقع ہوگا۔ مثال تم وہ شے کھاتے ہو جو بازار سے خرید کرتے ہو۔ کچا گوشت تم بازار سے خریدتے ہو ∴ تم کچا گوشت کھاتے ہو ۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ اگرچہ جو چیز ہم بازار مین خریدتے ہین اوسکو ہی کھاتی ہین گر یہہ کچھہ ضرور نہین کہ اوسکو اوسی ہی حالت مین کہائین جیسے بازار سے لاتے ہے اسس مغالطہ کے متعلق ایک اور ہنسی کی مثال ہے جو ذیل مین درج ہے

ایک نوکر اپنے آقا کے لئے تق تق کے کباب بنا رہا تھا۔ اوسکی معشوقہ نے اوس سے درخواست کی کہ ایک ٹانگ میری نظر کر۔ اوسنی محبت کے جوش مین اکر ایک ٹانگ تق تق کی کاٹ دی۔ جبکہ رکابی میز پر رکہی گئی تو آقا نے دریافت کیا کہ ایک ٹانگ کو کیا ہوا۔ اوسوقت خادم نے جواب دیا کہ تق تق کی تو ایک ہی ٹانگ ہوتی ہے اور ایسی کوی تق تق نہین جسکی ایک سے زیادہ ہو۔ آقا بہت خفا ہوا مگر اوسنے یہہ مناسب سمجھا کہ خادم کو سزا دینے سے پیشتر اوسکو قایل کر دے۔ اسغرض سے وہ اوسکو دوسرے روز میدان مین لیگیا۔ اس میدان مین بہت سی تق تق ہو جب اپنی عادت کے ٹانگ کے سہارے کہڑی ہوئی تہی۔ خادم نے اپنے آقا کیطرف خوش ہو کر دیکہا اور کہا کہ جناب تق تق کی تو ایک ہی ٹانگ ہوتی ہے آقا اوسکی بیوقوفی دیکہکر ہنسا اور اوسکو قایل کرنے کے لئے غل مچایا۔ پرندون نے اپنی دوسری ٹانگ کو کہول لیا اور اوڑ گئے آقا نے کہا کہ دیکہہ دو ٹانگین ہین یا ایک اوسوقت خادم نے جواب دیا کہ حضرت آپنے کہانے کے وقت کل اسقدر زور غل نہ مچایا ورنہ کل بہی یہہ جانور دو ہی ٹانگین دکھا دیتا۔ یہہ مثال اول طرح کی مغالطہ کی ہین۔ یہہ ظن غالب ہے کہ ان دونون مغالطون کے لغوی معنے کچہہ روز مین غالب ہو جاینگے ابہام طرز بیان کے سبب سے ایک اور مغالطہ وقوع مین آتا ہے جسکو الفاظ مشترک کا مغالطہ کہتے ہین۔ ایک ہی لفظ کی کئی مختلف شکلین ہو سکتی ہین مثلاً ایک ہی لفظ اسم و فعل مشبہ بہ الفعل وصف ہو سکتا ہے۔ جیسے خوشی۔ خوش ہونا۔ خوشی سے خوش۔ مگر یہہ ضرور نہین ہے کہ ان مختلف اشکال مین اوسکے موافق معنے ہون اسکی مثال انگریزی دان مین اکثر غالباً۔ اغلب۔ علیہ الآخر کے ذو الفاظ مبہم بہی ہین ان تین الفاظ مین ہر ایک کے جدا معنے ہین۔ مثلاً کوئی یہہ سوال کرے کہ ایک بات

پاسا پھینکنے مین کسی خاص پونکی واقع ہونیکا کیا غلبہ ہے اس سے یہہ نتیجہ
نہین نکل سکتا کہ ایک پاسا پھینکنے مین غالباً ایک خاص پون واقع ہوگی بلکہ بالکل
اسکی برخلاف مطلب ہے۔ فرضکرو کہ ایک شخص نے کوئی ایسا کام کیا ہے جو
درست نہین ہے یا ایسا ہی جسکا نتیجہ خراب ہے تو اس سے ہم یہہ نتیجہ نہین
نکال سکتی کہ اوسنے ایک یا زیادہ موقعون پر کوئی بے انصافی کا بھی کیا ہو تو بھی یہہ
کہنا جایز نہین ہے کہ وہ شخص بے انصاف ہے ایک اور مثال یہہ ہے جو شخص
ہمیشہ منصوبے اور بندشین باندہتا رہتا ہے وہ اس قابل نہین کہ اوسپر اعتماد کیا جاے
اوس شخص نے ایک منصوبہ باندہا ہے اس سے یہہ نتیجہ نکالنا کہ یہہ شخص قابل اعتماد
کے نہین ہے غلط ہے ان الفاظ مشبہہ بالفعل سے یعنی شاہانہ امیرانہ۔ اشرافانہ
ہم شاہ امیر اور اشراف آدمی کے اوصاف کا اندازہ نہین کرسکتے لفظ ٹرو سے جسکے
معنے یقین کرنے اور خیال کرنے کے ہین۔ ہم ٹروتہہ یعنے سچائی کی حقیقت کی نسبت
کوئی نتیجہ نہین نکال سکتے اور نہ لفظ ریپرزنٹ سے (جسکے اصلی معنے بیان کرنے کے
ہین مگر مجازی معنے وکیل ہونے کے بھی ہین) لفظ ریپرزنٹیٹو (یعنے وکیل) کے کامون
کی نسبت کوئی نتیجہ نکلسکتا ہے۔ اگر ہم اس مغالطہ کی مثالین قیاس کی کامل شکل مین
ظاہر کیجاوین تو معلوم ہوگا کہ اونمین چار اطراف ہین حالانکہ اصل مین تین ہونے چاہیئے
اس سبب سے یہہ مثالین قواعد قیاس کے خلاف ہین مگر چونکہ ہم اپنے دلایل کو ہرگز
قیاسی شکل مین ظاہر نہین کرتے اور ماسوا اسکے چونکہ یہہ مغالطات ابہام طرز بیان
کے سبب سے واقع ہوتے ہین اسلیئے یہہ مناسب سمجھا گیا کہ اونکا ذکر اس مقام پر
کیا جاے بجای اسکے کہ اوس باب مین ہو جسمین ایسے مغالطون کا ذکر ہے
جو اشتباہ قیاس کے قوانین کی غفلت سے پیدا ہوتے ہین ایسے بہتسے اور
مغالطات ہین جو اکثر ابہام طرز بیان سے منسوب کیجاتی ہین مگر زبان حال کے منطقیون

خاصکر وتیلی نے بہت سے مغالطات کو جنپر اصل مین ابتک اتفاق راے نہین ہے ابہام طرز سے منسوب کیا ہے ان منطقیون کی راے ہے کہ بہت سے مغالطہ طرز بیان کے ابہام کے سبب سے واقع ہوتے ہین یہہ راے غلط ہے بہت سے مغالطہ ایسے ہین جنکی نسبت ابتک فیصلہ نہین ہوا ہے اور انکو ابہام طرز بیان کی طرف منسوب کرنا غلطی مین داخل ہے۔ اسمین کچہہ جاے کلام نہین کہ ایسے بہت سے الفاظ ہین جو ایک ہی بحث مین مختلف معنومین استعمال ہوتے ہین اور ان معنومین زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ ایک طرح کی ابتری واقع ہو جاتی ہے اور عقل حیران رہ جاتی ہے۔ مصنف کی کچہہ غرض ہوتی ہے اور پڑہنے والا اوس سے کچہہ مراد لیتا ہے ایسے الفاظ یہہ ہین۔ فیتہ۔ چرچ۔ الکشن۔ لا۔ لاویلٹی۔ فیڈرلشین حبٹس۔ ڈیلیو۔ کیٹپل۔ فورسس۔ نیچر۔ نیچرل وغیرہ لفظ فیتہ کے کئی معنی ہین (۱) خاص قضایا کی درستی کا یقین (۲) بہروسا۔ یا اعتماد (۳) ایمان (۴) دیانت (۵) وفا (۶) قول (۷) قرار (۸) حرمت (۹) صدق (۱۰) راستی (۱۱) عقیدہ (۱۲) مذہب (۱۳) مذہب عیسائی چرچ کے مختلف یہہ ہین (۱) گرجا (۲) عیسائیونکا گروہ یا جلہ۔ (۳) جلہ پادری (۴) دینی اختیار (۵) عیسایونکا ایک خاص فرقہ لفظ لالٹی کے معنے یہہ ہین (۱) نمک حلالی (۲) وفاداری (۳) فرمانبرداری (۴) دوستی بادشاہ (۵) خیرخواہی (۶) کسی ملک کے قوانین یا خاص قوانین سے محبت لفظ کیپٹل کے مختلف معنے یہہ ہین (۱) سر کے متعلق (۲) بڑا۔ اعظم کلان (۳) ستونکا اوپر سرا (۴) دارالخلافہ (۵) جمع (۶) اصل سرمایہ (۷) بڑا حرف۔

نیچرل کے معنے یہہ ہین (۱) طبعی (۲) ملایم (۳) شفیق (۴) ولدالزنا

یا حرامی (۵) احمق (۶) وہ حالت جو ایک شے کو ترقی کے بعد حاصل ہو
اگر کسی معاملہ پر بحث کرنی منظور ہو تو ضرور ہے کہ ایسے الفاظ کے جو استعمال مین
آئین گے ایک دفعہ معنے مقرر کر لئے جائین تاکہ اونکی سمجھنے مین دقت نہ واقع
ہو - ایسے بہت الفاظ ہین جنکے ایک سے زیادہ معنے ہین اور اگر اونکے معنے
مقرر نہ کئے جائین کے تو مصنف کا مطلب دریافت کرنے مین بڑی دقت ہو گی - اگر
بحث مین کسی دقت معنے مقرر سے گریز کرنی منظور خاطر ہو تو اسبات کو اچھی طرح سے
بیان کر دینا چاہیئے تاکہ پڑہنے والے کو آگاہی رہے مغالطات مین عموماً ایک اور بھی
مغالطہ داخل ہے جو اصل مین منطقی مغالطہ نہین ہے مگر فصاحت کی ترکیب ہے
جب کسی گفتگو مین یہہ مغالطہ ہوتا ہے تو سامعین پر گفتگو کے سننے سے ایک خاص
قسم کا اثر ہوتا ہے اس مغالطہ مین دو سوال ایک سوال کی صورت مین ظاہر
کئے جاتے ہین - مثلاً - کیا شہد اور دتہوری شیرین ہوتے ہین - کیا تمہاری
بیوی فاحشہ ہے کل رات کو میرے گہر مین نقب لگا کر تمنے کونسی شے
چرائی ؟ کیا تمنے اپنے باپ کو مارنا موقوف کیا ؟ - اس سے مطلب یہہ ہے
کہ جواب دینے والا فریب مین آجائے اور بغیر سوال کے کامل سمجھنے جواب دیدے
پہلی مثال کا سامع شہد کا نام سنکر اکثر اوقات موجبہ جواب دیگا - مگر یہہ اوسکے
خیال مین نہ گذریگا کہ دتہوری بہی اوسی سوال مین داخل ہین - دوسری
مثال مین یہہ ظاہر ہے کہ خاوند بیوی مین نااتفاقی ہا مگر یہہ سوال کیا گیا ہے
کہ تمہاری بیوی فاحشہ ہے اگر جواب دینے والا نہ کہے تو بہی اتنی بات
تو معلوم ہو گئی کہ خاوند بیوی مین ناراضمندی تو ہے تیسری مثال مین
اگر جواب دینے والے نے کہا کہ کچہہ نہین تو اوس سے یہہ معلوم ہوا
کہ نقب تو لگایا تھا مگر مال ہاتہہ نہ لگا - چوتہی مثال مین اگر سامع نے موجبہ

جواب دیا تو یہہ معلوم ہوا کہ پہلی مارتا تھا

## نوان باب
## قیاس مرکب مین قیاسات کی ترکیب

ہمارا یہہ ارادہ نہین ہے کہ ترکیب کا عموماً ذکر کرین عموماً ذکر کرنے کے لئے یہہ ضرور ہے کہ استقرار اور قیاس انتاج کے باہمی نسبت کا کچھہ مباحثہ کیا جائے اور یہہ امر اس کتاب کے احاطہ قدرت سے باہر ہے کیونکہ اس کتاب مین صرف اصول سے بحث ہے مگر یہہ اغلب معلوم ہوتا ہے کہ اوسکا اسطرح ذکر کرنا جو اسبات کی سرخی سے ظاہر ہوتا ہے خالی از فایدہ نہو گا اگر استدلال مرکب مین کئی قیاس شامل ہون تو اوسکی نسبت یقین کلی حاصل کرنے کے دو طریقے ہین یا تو یہہ کہ نتیجہ سے شروع کرین اور یہہ بات معلوم کرین کہ آیا درست ہے یا غیر واجب اور اگر واجب ہے تو واجب ہونے کے دلایل کیا ہین - بعد ازان مقدمات کے واجب وصواب کے دلایل کو معلوم کرین وعلے ہذا القیاس یہانتک کہ ہم کسی ایسے قضیہ پر پہنچین جسکی درستی مین ہمین کلام نہو یا جسکی درستی کو ہم مان سکتی ہون دوسرا طریقہ اسکا عکس ہے یعنی اپنے تحقیقات کو قضایا مفروضہ سے شروع کرین - اونکو صحیح سمجھکر اور ملاکر قیاس بنائین اور اونسے نتیجہ نکالین اور اس نتیجہ کے حصول پر تمام تحقیقات ختم ہو جائے اول دو طریقہ جسکے ذریعہ سے ہم اقلیدس کی نہی شکلین اور عموماً تمام مشکلات حل کیجاتی ہین ایسے ہی خاص موقع ہین جب یہہ طریقہ اختیار نہین کیا جاتا - ہماری غرض یہہ ہے کہ یہہ طریقہ کلیہ نہین ہے مگر عموماً اسکا

استعمال ہوتا ہے دوسرا طریقہ وہ ہے جسکے ذریعہ سے اقلیدس نے علم ہندسہ کی شکلین ظاہر کی ہین اور عموما یہہ وہ طریقہ ہے جو اوسوقت استعمال کیا جاتا ہے جبکہ ہماری یہہ غرض ہوتی ہے کہ اورون کو زبان یا کتاب کے وسیلہ سے تعلیم دین - اول طریقے کو تحلیل کہتے ہین کیونکہ اوس سے یہہ غرض ہے کہ مجموع کو اوسکے مختلف حصون پر تقسیم کر دین یا یہہ کہ قیاسات مرکب کے آخر نتیجہ کو اون مقدمات مین تحلیل کرین جنپر وہ نتیجہ مبنی ہوتا ہے - دوسرے طریقہ کو طریقہ تالیف و تجمیل کہتے ہین کیونکہ اوس سے یہہ غرض ہے کہ مختلف حصونکو ملا کر مجموع بنا دین یا مختلف مقدمات کو ملا کر اونسے نتیجہ نکالین - طریقہ تالیف کو طریقہ مقدم بھی کہتے ہین اور طریقہ تحلیل کو طریقہ موخر - یہہ اس غرض سے کہ ایک رفتہ رفتہ درجہ بدرجہ دو مقدمون کو ملا کر نتیجہ تک پہنچتا ہے اور دوسرا نتیجہ سے مقدمات پر پہنچتا ہے - الفاظ اپیراُیورای وا ور آپوسٹریورای سے بھی یہی تفریق مقصود ہے اپرایوابی اوس تحقیقات کو کہتے ہین جبکہ باعث یا علت تو معلوم ہو اور اوس سے نتیجہ نکالین - آپوسٹریورائی اسکا عکس ہے یعنے اس عمل مین ہم نتیجہ معلومہ سے باعث مجہول کی نسبت تحقیقات کرتے ہین - عموما یہہ الفاظ انتاج استقرار مین منتقل ہوتے ہین اور آپوسٹریورامی سے یہہ غرض ہوتی ہے کہ اگر ایک شئ واقع ہوئے ہو تو درجہ بدرجہ اسبات کو دریافت کرین کہ یہہ کیونکر واقع ہوئے یا یون کہو کہ ایک خاص کیفیت کا ہمین ملاحظہ کرنا منظور ہو تو اسبات کو دریافت کرین کہ یہہ کیونکر واقع ہوئے - تحقیقات آپرایورای اوسوقت ہوتی ہے جبکہ ہم چند حالات کی واقفیت سے ایک نئی بات کی نسبت پیشگوئی کرین یا یون کہو کہ چند باعثون کو عمل مین ملا کر اونکا نتیجہ دریافت کرین - اسطرح انتاج قیاسی مین اگر ہم نتیجہ کو صحیح مان لین اور پھر اوسکے صحیح ہونے کی نسبت دلایل دریافت کرین

اس عمل کو آپوسٹر یورائی کہین گے - اگر مقدمات کو نتیجہ سے دریافت کرین تو عمل آپرالورائی ہے طریقہ تحلیل اکثر اوقات بڑی غلطیون کا باعث ہوتا ہے اور بعض اوقات بولنے والا خود فریب کھاجاتا ہے اور اپنے سامعین کو دہوکہا دیتا ہے - ایسے مقدمات مان لئے جاتی ہین جو درست نہین ہوتے یا جنکی درست ہونے مین گفتگو ہے یا جو اسقابل نہین ہوتے کہ ثابت کیئےجاین یا جو سمجہ مین نہ آین یا صرف خیالی ہون - یہہ عمل اوسوقت خاص کر کیا جاتا ہے جبکہ نتیجہ کسی ایسی بات کا اظہار کرتا ہو جسکا ہمکو کلی یقین ہے یا کسی ایسی بات کا جسکی تسلیم کرنے اور پہیلانے مین ہمارا اور ہمارے فرقے کا فایدہ متصور ہے اسلئے یہہ ضرور ہے کہ جب کبہی ہم اپنے نتایج سے مقدمات کیطرف دلیل کرین تو ہر ایک بات پر اچہی طرح اور کامل ہوشیاری سے نظر رکہین خاصکر جبکہ ہمارا منشا اسبات کے دریافت کرنیکا ہو کہ آیا ہمارا یقین درست ہے یا غلط - الفاظ آپر ایورای و اپوسٹیر یوری اور معنو نمین بہی استعمال ہوتے ہین اپوسٹیریوری اکثر استدلال استقرائی کو کہتے ہین اور ضرور ہے کہ ہمیشہ مشاہدات پر مبنی ہو اپریورائی سے استدلال قیاسی مراد ہوتی ہے اور یہہ قواعد عامہ پر مبنی ہوتا ہے - آپرالورائی طنزاً ایسی استدلال قیاسی کی نسبت مستعمل ہوتا ہے جنکی قواعد عامہ درست نہین ہوتے اور مشاہدات پر مبنی نہین ہوتے بلکہ فرضاً مان لئے جاتے ہین اپانسیس اور سنتہیسس کے مختلف معنون کے لئے ان کتابونکو دیکہو - ہملٹن - مانسل -

## امثلہ

یہہ بتاؤ کہ تعریفات و حدود مندرجہ ذیل مین کہان کہان غلطیان ہین اور اگر بعض سالم ہین تو تعریف کے کس قسم مین داخل ہین

(۲) حکومت شاہی حکومت کی اوس قسم کو کہتے ہین جسمین ایک شخص بادشاہ ہو
(۳) بیت العلوم اوس مجمع کو کہتے ہین جو فضیلت کے درجے عطا کرے
(۴) مثلث وہ شکل ہے جو مخروط کو اس پر سے اسطرح تراشنے سے بنے کہ تراش قاعدہ کی عمود ہو
(۵) منطق فکر کے فن کو کہتے ہین
(۶) دولت اون اشیا کے مجموعہ کو کہتے ہین جو مفید۔ ضروری اور پسندیدہ ہون
(۷) انسان ایک حیوان ہے جسکے دو ہاتھ ہوتے ہین اور اپنا کھانا اپنے آپ پکاتا ہے
(۸) حیوان ایک ایسی مرتب وجود کو کہتے ہین جسمین قوت حس ہو
(۹) رقیق وہ چیز ہوتی ہے جو ٹپکا جا سکے
(۱۰) سازش اوس اتحاد کو کہتے ہین جسکے ارکان حملہ وبچاؤ کے لئے ملتے ہین اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین
(۱۱) انسان کی دو پیر ہوتے ہین اور اوسمین قوت نطق پائی جاتی ہے
(۱۲) فلسفہ ملک یا حکمت ملک اوس علم کو کہتے ہین جسمین انسان کی ترقی کے قوانین منضبط ہوتے ہین
تقاسیم مندرجہ ذیل کا امتحان کرو اور جہان کہین کہ غلط تقسیم ہو اوسکی جگہہ صحیح ثبت کرو
(۱) آدمیون کی تقسیم آریا منگول۔ افریقیہ۔ اور امریکہ کے باشندے ہین۔
(۲) چار اضلاع کی اشکال کی تقسیم مربع مستطیل۔ قایم الزاویہ اشکال متوازی

(۱) مجموعہ ... مشتبہ معین ہین

(۳) فنون چیدہ کی تقسیم - مصوری - نقشہ نویسی سنگ تراشی - معماری نظم - فن تصویر عکسی مین

(۴) حکومت کی تقسیم حکومت شاہی - حکومت ظالم - حکومت امرا - حکومت جمہوری مین -

(۵) کتابون کی تقسیم دلچسپ وغیر دلچسپ مین -

(۶) آدمی کی تقسیم اونمین جو قرض دین اور وہ جو قرض لین -

(۷) علوم کی تقسیم طبیعات - مجموعات - اخلاق - منطق - واآلہیات مین -

(۸) پودون کی تقسیم اونمین جنکے پہول نکلتے ہین اور ایسے جیسے کائی تاڑ وغیرہ

(۹) لبتیون کے بسنے کے منبع یہہ ہین

(۱) اسبات کی ضرورت کہ سرحد پر فوج متعین کیجائے یہہ طریقہ رومیون کے یہان عروج تھا

(۲) اہل ملک کی باشندون کی مفلسی یا اونکی نارضامندی -

(یہہ طریقہ انگلستان مین اور یونان مین رایج تھا

(۱۰) کسی ملک یا مجمع کا مال وہ ہے جو اوسکے باشندون یا ارکان کا ہوتا ہے اور اسلیئے اوسکی تقسیم تین حصونمین ہوسکتی ہے اور اسمین سے علیحدہ علیحدہ حصے کے لئے علیحدہ علیحدہ تقسیم کام معین ہے

(۱) وہ حصہ جو فوراً خرچ کیا جاتا ہے اور جسکی خاصیت یہہ ہے کہ نہ اوس سے خراج حاصل ہوتا ہے اور نہ کچہہ فایدہ

(۲) دولت معین - اسکی خاصیت یہہ ہے کہ یہہ بغیر تبدیلی کے خراج و فایدہ دیتی ہے

(۳) دولت غیر معین - اسکی خاصیت یہہ ہے کہ یہہ جب ہی فایدہ بخشتی ہے جب کہ ہاتہون ہاتہہ دور کرے قضایا مفصلہ ذیل کے عکس بیان کرو اور اگر ممکن

ہو تو عکس نقیض بہی بتاؤ)

(۱) کل مثلث اشکال مستقیمۃ الاضلاع ہوتے ہین

(۲) کل مثلث تین ضلعون کی اشکال مستقیمۃ الاضلاع ہوتے ہین

(۳) کل مثلثون کی یہہ تعریف ہوسکتی ہے کہ وہ تین اضلاع کی مستقیمۃ الاضلاع شکلین ہوتی ہین

(۴) ریاضی کی بعض شاخین ایسی ہین کہ اونکا عمل بجنسہ ہوسکتا ہے

(۵) اون اشخاص پر اکثر اعتماد نہ کرنا چاہیے جو بہت بڑہ بڑہ کرا قرار کرین

(۶) حکومت کے بعض ارکان اس ترکیب کو قبول نہین کرتے

(۷) خوشی کی نیکی شرط ہے

(۸) خوشی کی نیکی ہی شرط ہے

(۹) قیاس برہان کا ایک قسم ہے

(۱۰) آدمی بہت چیزون کو نہین کرسکتا

(۱۱) بعض اشخاص ایسے ہین کہ اونمین قوت متخیلہ بہت تیز ہے مگر تاہم وہ شاعر نہین ہین

(۱۲) سوای اون اشخاص کے جنمین قوت متخیلہ بہت تیز ہوتی ہے اور کوئی شاعر نہین ہوسکتا

(۱۳) جو کچہہ مین لکہہ چکا سو لکہہ چکا

(۱۴) قضایا یا تو مفرد ہوتے ہین یا مرکب

(۱۵) آدمی کا عمدہ اور خاص مطالعہ آدمی ہی خود ہے (مطلب یہہ ہے کہ اور آدمیون کی چال وچلن کو دیکہکر اپنا رویہ درست کرے)

(۱۶) صرف جاہل آدمی ایسی ہوتے ہین جو علم سے نفرت کرتے ہین

(۱۷) وہ شخص غلطی نہین کریگا جسکی کام ہمیشہ راست و درست ہوتے ہین

بحح مفصلہ ذیل کو (جہان کہین کہ ضرور ہو) منطقی شکل مین بیان کرو اور اونکا امتحان کرو

(۱) ہر ایک کتاب مین غلطی ہو سکتی ہے
ہر ایک آدمی کی بنائی ہوتی ہے
∴ تمام اشیا جو آدمی کے بنائے ہوئے ہوتے ہین غلطی ہو سکتی ہے

(۲) تمام گل لالہ خوبصورت پہول ہوتے ہین
کوئی گلاب گل لالہ نہین ہوتا
∴ کوئی گلاب خوبصورت پہول نہین ہوتا

(۳) بعض آدمی عاقل ہین
بعض آدمی نیک ہین
∴ بعض عاقل نیک ہین

(۴) کل عاقل نیک ہوتے ہین
سقراط عاقل تھا
∴ سقراط نیک تھا

(۵) بعض ریاضی دان منطقی ہوتے
کوئی منطقی ایسا نہین جو ارسطاطالیس کی کتب سے ناواقف ہو
∴ بعض ریاضی دان ارسطاطالیس کی کتب سے ناواقف نہین ہوتے

(۶) وہ شخص جو خیال نہین کرسکتا اصل شاعر نہین ہوسکتا
بعض اچھی منطقی اصل شاعر نہین ہوتے

(۷) کوئی آدمی جو قوت متخیلہ سے خالی ہو اصل شاعر نہین
بعض اشخاص جو قوت متخیلہ سے خالی ہین اچھے منطقی ہین
∴ بعض اصلی شاعر اچھے منطقی نہین ہین

(۸) اگر قیصر ظالم تھا تو اوسکا مارا جانا حق تہا قیصر ظالم نہین تہا
∴ اوسکا مارا جانا حق نہ تہا

(۹) اگر نیکی مرضی سے نہین ہوتی تو بدی بہی مرضی سے نہین ہوتی

بدی مرضی سے ہوتی ہے

نیکی بہی مرضی سے ہوتی ہے

(١٠) کل قیاس باضابطہ مین تین اطراف
ہوتی ہین
اس قیاس مین تین اطراف ہین
∴ یہہ قیاس باضابطہ ہے

(١١) بعض فاضل آدمی دیوانے ہوجاتے ہین
وہ فاضل نہین ہے
∴ وہ دیوانہ نہین ہوگا

(١٢) مصلح[1] پوپ کی عظمت کے جانی
دشمن تہے
اب مصلح تھا کیونکہ وہ ١٨٣٢ء کے
قانون صلاح مین بڑا مشیر تھا
∴ وہ پوپ کی عظمت کا بڑا منکر تھا

(١٣) منطق یا علم ہے - یا صنعت
منطق علم ہے
∴ صنعت نہین ہے

(١٤) چھہ وسات جفت وطاق ہین
چھہ وسات تیراں ہوتے ہین
∴ تیرہ جفت وطاق ہے

(١٥) ضرور ہے کہ یہہ شخص مسلمان ہوکیونکہ
سوائے مسلمانون کے اور کسی شخص کی ایسی
رائے نہین ہوتی

(١٦) ضرور ہے کہ یہہ شخص مسلمان ہوکیونکہ
تمام مسلمانون کی یہہ رائے ہوتی ہے

(١٧) اس تجویز کو رد کرنا بیوقوفی کی بات
ہے اور اسلئے اوسکا قبول کرنا عقلمندی
مین داخل ہے

(١٨) یہہ واقعہ روم نیپلز یا فلارنس مین
واقع ہوا ہوگا -
مگر یہہ روم یا نیپلز مین نہین ہوا
∴ ضرور ہے کہ فلورنس مین ہوا ہو

(١٩) منطق بیشک اس لایق ہے کہ آدمی
اسکو سیکھے بشرطیکہ ارسطاطالیس صحیح یا
غیرنسیان پذیر خیال کیا جائے مگر ارسطاطالیس
غیرنسیان پذیر خیال نہین کیا جاتا
منطق اس لایق نہین کہ اوسکا مطالعہ
کیا جائے

(٢٠) ایسا خیالونکا مجموعہ جو ممتنع الانفکاک
ہون یقین دلاتا ہے اور اسلئے ہر چیز جسکا
ہمین یقین ہوتا ہی ممتنع الانفکاک خیالات کی مجموعہ
کا نتیجہ ہوتا ہے

[1] عیسائیونکے ایک مذہبی فرقہ کا نام ہے جو پوپ کی تعظیم نہین کرتے

(۲۱) اگر اس تجویز پر عملدرآمد کیا جائے تو قوم کی اقبالمندی کو یقیناً غالب کردے گی اور اسلئے اس سے زیادہ قوی ہین اور کوئی دلیل دے نہین سکتا کہ پانچ برس ہوے تمھاری ہی یہہ ہی رائے ہتی

(۲۲) اگر کوئی آدمی کمال کیطرف ترقی نہین کرسکتا تو دو حالتون سے خالی نہین یا تو وہ حیوان ہے یا ولی مگر اب کوئی آدمی نہین جو ولی یا حیوان ہو اسلئے ہر ایک آدمی اس قابل ہے کہ کمال کیطرف ترقی کرے

(۲۳) لایس کی سطح نیو رڈ سینڈ سٹون کی سطح کے اوپر ہوتی ہے - نیو رڈ سینڈ وسٹون کی سطح کول کی سطح کے اوپر ہوتی ہے - اسلئے لایس کی سطح کول کی سطح کے اوپر واقع ہے

(۲۴) میرا ہاتھ قلم کو چھوتا ہے اسلئے میرا ہاتھ کاغذ کو چھوتا ہے
: اور قلم کاغذ کو چھوتا ہے

(۲۵) ا ب ج د ع ہے صرف جرمنی کے طالب علم ہین جنکو مین جانتا ہون وہ سب کے سب بڑے لیئق اشخاص ہین اسلئے تمام جرمنی کے طالب علم بڑے لیئق ہوتے ہین

(۲۶) کل مثلث مساوی الاضلاع مساوی الزاویا ہوتے ہین اسلئے تمام مثلث مساوی الزاویہ مساوی الاضلاع ہوتے ہین

(۲۷) یہہ دونون اشکال ایک ہی شکل کے مساوی ہین اور اس لئے آپس مین مساوی ہین

(۲۸) اون لوگون کے لئے جنکا مطلب یہہ ہے کہ محنت کرکر اپنے دماغ کی تربیت کرین - درجے عطا کرنے کی ترغیب بیفایدہ ہے اور یہہ ترغیب اون لوگون پر کچھہ اثر نہین رکہتی جو سست ہین اور اپنے دماغ کی ترقی نہین چاہتے اسلئے درجے عطا کرنے کی ترغیب یا تو بیفایدہ ہے یا بے اثر ہے

(۲۹) وہ خوبصورتی کی قدر نہین کر سکتا کیونکہ وہ تصویرون کی قدر نہین کر سکتا

(۳۰) صرف گرم ملکون مین انگور پیدا ہوتی ہین - ہسپانیہ گرم ملک ہے اسلئے اوس مین انگور پیدا ہوتی ہے

(۳۱) جرمن فاضل قوم ہے اسلئے اب جو جرمن ہے فاضل ہے

(۳۲) ہمین انکم ٹکس بڑہانا ضرور ہے کیونکہ یہہ ضرور ہوگیا کہ لڑائی ہو اور بغیر روپیہ کے لڑائی ہو نہین سکتی اور روپیہ صرف محصول لگانے سے جمع ہو سکتا ہے اور وہ محصول جو ملک پر لگایا جا سکتا ہے صرف انکم ٹکس ہے کیونکہ یہہ صرف دولتمندون پر پڑیگا

(۳۳) مضافات کے حاکمونکو اختیارات مطلق عطا ہونے چاہئین ورنہ بغاوت کا پس پا کرنا ناممکن ہوگا

(۳۴) اب سے اور ب س سے بڑا ہے اسلئے اس سے بڑا ہے

(۳۵) سکندر فیلقوس کا بیٹا ہے اسلئے فیلقوس سکندر کا باپ ہے

(۳۶) اگر ترقی کرنے کے لئے تبدیل ضرور ہے اور کمال حاصل کرنے کے لئے اکثر تبدیل کرنا چاہیئے تو اونکا کیا حال ہوگا جو تبدیل کے ہمیشہ مخالف ہوتے ہین

(۳۷) عیاشی مشارکت انسانی کے لئے مفید بھی ہے اور مضر بھی کیونکہ عیاشی خدا کی بخششون کی ایسی استعمال کو کہتے ہین کہ جس مین یا تو استعمال کرنے والے کو ایذا پہنچے یا اون لوگونکو ایذا پہونچے جو استعمال کرنیوالے سے مدد کی امید رکھتے ہین مگر عیاشی روپیہ کی خرچ کا سبب بھی ہے اسلئے مشارکت انسانی کو مفید ہے

(۳۸) بوڑہے جوانون سے زیادہ عاقل ہوتے ہین اسلئے یہہ قرین مصلحت ہے کہ ہم اپنے بزرگون کے قدم پر چلین

(۳۹) یہہ نہین ہوسکتا کہ آدمی کی راے ہمیشہ درست ہو - اسلئے یہہ چاہیئے کہ ہم ہمیشہ اپنے رایون پر بھروسا نہ کیا کرین

(۴۰) اگر فرانس و جرمنی کے حق مین صلح مفید ہوتی تو دونون قومین اسبات پر متفق ہوتین مگر وہ متفق نہین ہوئین - اسلئے یہہ ظاہر ہے کہ صلح طرفین کو مفید نہین ہے

(۴۱) اگر تعلیم لوگونمین پہیلی ہوئی ہے تو زبردستی بیفایدہ ہے - اگر تعلیم نہین پہیلی ہوئی ہے تو زبردستی کا کوئی تابع نہوگا

(۴۲) مین یہہ حرکت نہین کرونگا کیونکہ یہہ غیر واجب ہے - مین یہہ جانتا ہون کہ یہہ غیر واجب ہے کیونکہ میرا دل اسبات کی گواہی دیتا ہے - اور میرا دل اسبات کا گواہ ہے اسی لئے دیتا ہے کہ یہہ امر غیر واجب ہے

(۴۳) یہہ تجویز اتنی عمدہ ہے کہ اوسپر عمل نہین ہوسکتا

(۴۴) اس خاص قسم کی تعلیم کا یہہ نتیجہ ہوا کہ بہت لئیق آدمی نکلے اسلئے اوسکی زیادہ ترقی نہین ہوسکتی

(۴۵) غلامی آئین طبعی ہے مگر جو چیز کہ طبعی ہوتی ہے وہ درست ہوتی ہے اور جو چیز کہ درست ہو اوسکا موقوف کرنا غیر واجب ہے اسلئے غلامی کا موقوف کرنا غیر واجب ہے

(۴۶) رحم کیسا ہے قتل کرنا ہے کیونکہ اوسکے سبب سے ہم قاتل کو معاف کرتے ہین

(۴۷) ارسطو علمی لیاقت و قوت جسم دونون مین مشہور ہین اسلئے وہ

---

۱ بعض ملکونمین دستور ہے کہ لڑکا پانچ برس کا ہوجاتا ہے تو اوسکو زبردستی مدرسہ مین دابا پڑتا ہے -

اشخاص جو کھیل کود و قوت مین بہت مشہور ہین اکثر علمی لیاقت مین بھی بہت مشہور ہوتے ہین

(۴۸) حکومت شاہی محدود خلف ہے کیونکہ ریاست کا حاکم اعلی قانون کا تابع نہین ہوتا۔ کیونکہ شاہ حاکم اعلی ہے اسلیئے اوس سے بڑھکر کوئی حاکم اعلی نہین ہوسکتا۔ انگلستان کیطرف حکومت کو حکومت شاہی محدود کہتے ہین کیونکہ بادشاہ حاکم اعلی تو ہوتا ہے مگر اوسکو اختیار کلی حاصل نہین۔

(۴۹) خطوط متوازی کے درمیان برابر فاصلہ ہوتا ہے کیونکہ اگر انمین سے ایک مین دو نقطے فرض کرین اور اون سے دوسرے خط پر عمود ڈالین۔

تو یہہ عمود متوازی ہونگی اور وہ دونون خطوط متوازی کے درمیان ہین وہ بھی متوازی ہوگئے۔ اسلیئے ایک شکل متوازی الاضلاع بن گئی کہ عمود اضلاع مقابل ہین اور اسلیئے آپمین مساوی ہین

(۵۰) اگر بیکن کی راے درست تصور کیجائی تو نئی بستی مین قیدیون کو آباد کرنا غیر واجب ہے۔ مگر انگریزون کا طریقہ نیو سوتھ ویلس کے آباد کرنیکا قانون تصور کیا جاسے تو یہہ امر بھی غیر واجب نہین ہے اگر یہہ درست ہے تو بیکن کے راے باصواب نہین ہے

(۵۱) لغت مین نفع کے معنے فایدہ کے ہین۔ اسلیئے نفع لینے سے مراد فایدہ اوٹھانا ہے۔ اپنے ہمسایے کو تکلیف دیکر اپنے آپکو فایدہ اوٹھانا غیر واجب ہے اسلیئے یہہ بھی غیر واجب ہے کہ کوئی نفع لے

(۵۲) رومیولس ضرور ہے کہ اصلی شخص ہو کیونکہ قرینہ قیاس نہین ہے کہ شہر روما کے باشندے جنکے یہان صرف سات بادشاہ ہوئے سے بھے

اور جبکی حافظ پر زیادہ کا بوجھہ نہ تہا اپنے نہایت مشہور اور اول پادشاہ کو بہول گئے ہون

(۵۳) تم اسبات کا ذکر کرتے ہو کہ کسی کام کو ہم اوسی وقت نیک کہہ سکتے ہین جبکہ وہ کل انسان یا کچھہ حصہ انسان کے خیریت کا باعث ہو۔

اسلئے تمہارا غرض ہے کہ تمام اون اشیا کو جو انسان کو آرام پہونچاتے ہین جیسے گہوڑا۔ درخت۔ کرسی کو نیک خیال کرو۔

(۵۴) اشیا حقیقی کی واقفیت لفظون کی واقفیت سے زیادہ مفید ہوتی ہے اسلئے قدرت کا مشاہدہ بہ نسبت زبان کے مطالعہ کے دماغ کے زیادہ ترقی کرتا ہے

(۵۵) قرعہ بازی مین یہہ بات اغلب نہین ہو سکتی ایک خاص شخص جیتے مگر یہہ ضرور ہے کہ ایک شخص جیتے اسلئے یہہ ضرور ہے کہ کوئی ایسی شی جو اغلب نہو تو واقع ہو۔

(۵۶) میرے مخبر اسنے یہہ کہانی ب سے سنی اور یہہ تحقیق ہے کہ ب اوسکو اوسی طرح کہیگا جسطرح اوسنے سنی ہوگی۔ ب نے س سے سنی اور یہہ اغلب ہے کہ س نے صحیح صحیح کہی ہوگی س نے د سے اور د نے بہی اغلباً صحیح روایت کی ہوگی د نے ع سے جسنے غالباً صحیح صحیح روایت کی ہوگی ۲ اس سے یہہ نتیجہ نکلا کہ مین ا کی کہانی اغلب درست قبول کرلون

(۵۷) بڑی بستیان ریاست کی عظمت کے لئے ایسی ہی ناقص ہوتی ہین جیسے انسان کے جسم کے قوت کے لئے بہت موٹے بازو

(۵۸) کل قانون آزادی کا خلاصہ ہے اور اسلئے خوشی کا خلاصہ ہے

(۵۹) میرا فرض ہے کہ یہہ کام کرون مگر جو شخص کہ لاچار کیا جاتا ہے تابعداری نہین لا سکتا اسلئے مجہی کرنے یا نہ کرنے دونون مین ایک پسند کرنے

کی طاقت حاصل نہین ہے -

(۶۰) تم جب اپنی راے دیتے ہو تو ہمیشہ یہہ سمجھہ یقین ہو کہ ہماری راے درست ہے اور واسطے یہہ ضرور ہے کہ تم اپنے مین غیر نسیان پذیر خیال کرتے ہو گے

(۶۱) اگر آدمی تقدیر کا بندہ نہ خیال کیجاے اور یہہ بھی نہ مانا جاے کہ خوشی و رنج وہ اشیا ہین جو اوسکو خاص کامون کے کرنے کیطرف آمادہ کرتے ہین تو انعام و سزا کی بنیاد منہدم ہو جاتی ہے - انعام و سزا اوسحالت مین جبکہ آدمی تقدیر کا بندہ نہین ہے بیفایدہ ہین - اسکی وجہہ یہہ ہے کہ اگر آدمی آزاد ہون اور خوشی اور رنج اون سکے کامون کی علت نہون بلکہ دونون کیطرف وہ بے التفاتی ظاہر کرتے ہون تو رنج ایسا باعث نہین ہو سکتا جو آدمیون کو یہہ بتاے کہ قانون الہی کی فرمانبرداری کرو

(۶۲) رات دن سے ہمیشہ پہلی ہوتی ہے اور اسلیے رات دنکا باعث ہونا چاہیے

(۶۳) مریخ کو زمین سے اتنی مشابہت ہے کہ اوسمین ہوا بادل پانی بہی ہے اور ایسا اعتدال بہی ہے کہ جسمین آدمی زندہ رہ سکے اور اسلیے غالباً وہ بہی اسیطرح آباد ہے جیسی زمین

(۶۴) اگر تمہاری قسمت مین یہہ لکہا ہے کہ اس بیماری سے تم شفا پاوگے تو چاہیے کہ تم حکیم کی دوا کرو چاہے نہ کرو شفا ہو جائیگی - اگر قسمت مین یہہ لکہا ہے کہ اس بیماری سے شفا نپاوگے تو چاہے حکیم کو بلاو چاہے نہ بلاو شفا نہین ہوگی مگر ان دو نقیضون مین سے ایک تو تمہاری قسمت مین لکہا ہوا ہے ہوگا اسلیے حکیم کا بلانا مفید نہو گا

(۶۵) وہ کہانی جو یہہ روایت کرتی ہے کہ پرومتھیس نے انسان کو بنایا سما ہونی چاہیے کیونکہ وہ مٹی جس سے اوسنے آدمی کو بنایا یونان مین زمانہ تواریخ

مین مشاہدہ کی گئی تہی

(۶۶) لاطینی لفظ ورٹس کے اصلی معنی مردانگی کے ہین اسلیئے مردانگی سب خوبیون مین بزرگتر ہے اور سب خوبیون کی جڑہ ہے انگریزی مین لفظ ورچو جسکی معنی خوبی کے ہین اسی لفظ سے مشتق ہے

(۶۷) یہہ قرین مصلحت ہے کہ اس شخص نے چوری کی ہو کیونکہ یہہ اسبات کا خاطر خواہ جواب نہین دیسکتا کہ اوس رات کو جسرات کہ چوری ہوئی یہہ کہان تہا ۔ ماسوا اسکے اس شخص کا چال وچلن درست نہین ہے اور چونکہ غریب ہے اسلئے ممکن ہے کہ چوری کرنیکے ترغیب ہوئی ہو ۔

(۶۸) افیون سے نیند آتی ہے کیونکہ اوسمین بیہوشش کرنیکی طاقت ہے

(۶۹) تاریخ کے طالب علم کو اسبات پر لاچار ہونا پڑتا ہے کہ قانون ترقی کی راستی کا اقرار کیسے کیونکہ وہ ہمیشہ دیکہتا ہے کہ دنیا کبہی عالم سکون مین نہین رہے

(۷۰) تم اپنی کلام کی اپنے آپ مخالفت کرتے ہو کیونکہ کل تمنے مجہے کہا تہا کہ یہ ظن غالب ہے کہ اس شخص نے جرم کیا ہو ۔ اور جبکہ مین اوسکو مجرم مانتا ہون تو تم میرے مخالف ہوتے ہو

(۷۱) فرض کرو کہ ایک شخص دوسری سے بذریعہ فریب یا زبردستی سکے اوسکی محنت کا حاصل اسغرض سے چہین لے کہ اوسکو ایک تیسری شخص کے حوالہ کرے اسلئے کہ وہ خیال کرتا ہے کہ اوسکے حاصل کرنے سے اتنی خوشی ہوگی کہ اصل مالک کی اوس خوشی کی جبکہ وہ شے اوسکے قبضے مین تہی اور اوسکے رنج کی جب کہ وہ اوسکے ہاتہ سے جاتی رہے مساوی ہو ۔ یہہ بہی فرض کرلو کہ کوئی بد نتائج ایسی حرکت سے پیدا نہین ہوتے مگر پہر بہی ایسی حرکت بدی مین داخل ہے

(۴۲) علم زمین کے باب مین ایسی بہت گفتگوئین ہین جسپر بہت سا مباحثہ
ہو چکا ہے اور ابتک وہ درجہ یقین کو نہین پہونچی ہین - اسلئے علم زمینی علم نہین
ہے اور ہمکو چاہیئے کہ تمام اون جستجو نکو جنمین مسایل زمینی کا اقبال ہے ہمیشہ
مشتبہہ خیال کرین -

(۴۳) فرض کرو کہ اکلیز کچھوی کی نسبت دس گنا زیادہ تیز حرکت کرتا ہے مگر کچھوا
اکلیز سے اتنا پہلے چلا تھا کہ جب اکلیز نے چلنا شروع کیا اوسوقت وہ فاصلہ معین
کا ۱/۱۰ حصہ طے کر چکا تھا - جب اکلیز اوس مقام پر پہونچا جہان کچھوے نے
چلنا شروع کیا تھا اوسوقت کچھوا کل فاصلے کا ۱/۱۰۰ حصہ اوس سے آگے ہوگا
جب اکلیز اوس نقطے پر پہونچا تو بھی کچھوا کل فاصلہ کا ۱/۱۰۰۰ حصہ اوس سے
آگے ہوگا الی آخرہ اسطرح سے اکلیز کچھوی سے آگے کبھی بڑہ نہ سکا

(۴۴) ایپمنا ڈیز جو کریٹ کا حکیم تھا کھتا ہے کہ تمام کریٹ کا باشندہ جھوٹے
ہوتے ہین مگر وہ خود کریٹ کا باشندہ تھا اسلئے وہ بھی جھوٹا ہوا مگر اگر وہ
جھوٹا ہے تو جو کچھہ وہ کہے جھوٹ ہوگا اور اسلئے کریٹ کے باشندے سچے
ہوئے اگر ایپا مینڈیز کرتے تن سے ہے اور اسلئے جو کچھہ وہ کہے سچ ہوگا اسلئے
کریٹ کے باشندے جھوٹے ہوئے اور وہ جھوٹا ہوا اور اوسکا کلام
بھی جھوٹا ہوا وعلی ھذا القیاس

(۴۵) یہہ خیال کہ نیکی کرنی فرض ہے جبلی ہے کیونکہ تمام آدمیون مین پایا
جاتا ہے اور اگر کتابی یا کسبی ہوتا تو کلی نہوتا

(۴۶) بارکلی کا مسئلہ مادہ غیر وجود کی نسبت ظاہرا بیہودہ ہے کیونکہ ناممکن ہے
کہ کوئی آدمی زمین پر قدم رکھے اور مادہ سے اوسکا مقابلہ نہو

(۴۷) مجھی اسباب کے کہنے مین کچھہ تامل نہین ہے کہ اگرچہ یہہ تجویز خیال مین

کیسی ہی عمدہ ہو مگر عمل مین بیہودہ ہے

(۷۸) اگر کوئی اعتراض ہو جو قوانین مقررہ کی تبدیلی کو جایز کر دے تو یہہ قرین مصلحت ہوگا کہ کوئی قانون بھی قایم رہے مگر بعضی ایسی قوانین ہین جنکی نسبت قرین مصلحت خیال کیا جاتا ہے کہ قایم رہین - اسلئے ایسا کوئی اعتراض نہین ہو سکتا جو قوانین مقررہ کی تبدیلی جایز کر دے

(۷۹) مین تمہارے رائے کو درست تسلیم نہین کر سکتا کیونکہ مجھے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر اوسکو عوام الناس قبول کر لین گے تو فریق انسان کو بڑا بھاری نقصان ہوگا

(۸۰) سوای اون لوگونکے جنہون نے علم تفتیش کو اپنا پیشہ قرار دیا ہے اون لوگون کو کیا ضرورت ہے کہ علم اخلاق مشکل و دقیق سوالات حل کرنے کے تکلیف اٹھائین جب ہمکو کوئی بیماری ہوتی ہے تو ہم حکیم کی رائے پر منحصر ہوتے ہین اسیطرح جب علم اخلاق کی بات مین شبہہ ہو یا اخلاقی عیب ہو تو ہمکو اون لوگون کی عقل پر حصر کرنا چاہیئے جو ایسی چیزون کے علاج مین بہت دانشور ہین -

(۸۱) لکڑی - پتھر - آگ - پانی - گوشت - لوہا - اور ایسے ہی اور اشیار کو جنکا مین نام لیتا ہون اور جنکی نسبت مین ذکر کرتا ہون - مین خوب جانتا ہون مین اونکو نہ جانتا اگر وہ میری حس کے روبرو حاضر نہ ہوتین - اور وہ اشیار جو حس کے روبرو حاضر ہوتے ہین اونکا ادراک کامل ہوتا ہے اور وہ اشیار جنکا ادراک کامل ہوتا ہے خیالات ہین اور خیالات بغیر ذہن کے وجود نہین رکھہ سکتے اسلیئے اونکی زیست صرف یہہ ہے کہ وہ مدرک ہون - اسلئے جب اونکا سنے الحقیقہ ادراک ہو تو وہ فی الحقیقت وجود رکھتے ہین

(۸۲) چونکہ آدمیونکا بڑا مجموعہ ایسا ہے جو اپنے ذاتی فایدہ کو اور اشیا سے
پر سبقت دیتے ہین یہان تک کہ دنیوی بھلائیون کو دینی بھلائیون پر ترجیح دیتے
ہین اور چونکہ نیکی کرنیکی محنت اور اسکی خلاف کرنیکی خوشی عموماً ہمین اول سے
متنفر اور دوسری کے طرف زیادہ راغب بنادیتی ہین اسکی کہ جیسا ہمین فرضاً
ہونا چاہیے اسلئے تمام اون قوانین ہین جو آدمیون کے بھلے کے لئے بنائے
ہین یہہ ضرورتاً خیال کیا گیا ہے کہ کچھہ بدلے کی ترغیب دی جائے - اسطرحپر
کہ بھلائی کی کرنے والون کو سختی محنت کا خوف کم ہو اور برائی کرنیوالون کو
سزا کا خوف اوس خوشی سے جو بدی سے حاصل ہوتی ہے زیادہ ہو

(۸۳) اگر کسی سالمین قحط ہو تو محنت کی طلب ہوگی - اسیطرح اگر کسی سالمین ارزانی
ہو تو مزدوری کم ملیگی مگر غلہ کی گرانی کی سبب سے مزدوری زیادہ ہوگی مزدوری کا
نرخ زیادہ ہوگا مگر غلہ کی ارزانی کے سبب سے کم ہوگا غلہ کی عام تبدلات مین یہہ
دو مخالف باعث ایک دوسرے کو رد کرتے ہین اور یہی اسبابت کی دلیل ہے
کہ محنت کی مزدوری اکثر غلہ کی محنت کی نسبت زیادہ مستقل رہتی ہے

(۸۴) مین یہودی ہون - کیا یہودی کی انکھین نہین ہوتین - کیا یہودی کے ہاتھ
آلہ - قد - حواس - جذبہ وغیرہ نہین ہوتے - کیا ہم وہی کھانا نہین کھاتے
اون ہی ہتیارون سے نہین ایذا پہونچائی جاتی - اون ہی بیماریونکا تابع نہین ہوتے
اون دوائیون سے اچھے نہین ہوتے - اوس ہی گرمی اور جاڑے سے گرم
اور سرد نہین ہوتے جس سے کہ عیسائی ہوتے ہین اگر ہمارے کانٹا چبھی
تو کیا ہماری خون نہین نکلتا - اگر ہمارے گدگدیان کرو تو کیا ہم نہین ہنسی
- اگر ہمین زہر دو تو کیا ہم نہین مرتے اور اگر ہمین رنج پہونچاؤ گے
تو کیا ہم بدلہ نہ لینگے - اگر ہم اور اشیا مین تمہارے مشابہہ نہین - تو اوس

مین بھی ہونگے

(۸۵) گرمی کا بڑا عجیب اثر یہہ ہے کہ وہ مجسم اشیار کو پگہلا دیتی ہے اور پہر انکو
بخارات کر دیتی ہے اون مجسم اشیار مین سے جو معلوم ہین ایسی کوئی نہین ہے
جو گرمی کے ذریعہ سے پگہل نہ سکے اور جسکی آخر کار بخار نہ بن سکے - اور یہہ
تمثیل ایسی کشادہ و قوی ہے کہ ہمین اسبابت کا یقین دلاتی ہے کہ تمام اشیار
جو حالات مروج مین رقیق ہوتے ہین اون پر صرف گرمی کا اثر ہوتا ہے اور
اگر گرمی کو بہت کم کرین تو برف یا مجسم شئی ہو جائینگی بہتون کا یہہ حال جاڑے
مین ہوتا ہے بعض کے لئے بہت سخت کو ہر درکار ہوتی ہے - بعض بہت سخت
مصنوعی سردی کے ذریعہ سے جمتے ہین - اور بعض ایسے ہین جنپر ہماری کوشش سے
کچہہ اثر نہین ہوتا مگر ایسی اشیار کی تعداد بہت قلیل ہے اور غالباً جسقدر کہ سردی کے
پیدا کرنے کے ذریعہ بڑہتے جائینگے اوسیقدر یہہ بہی استثنا نہین گی بلکہ جم جائین
گے ایسی ہی تمثیل کے ذریعہ سے ہم یہہ قیاس کرتے ہین کہ تمام ہوائین اصل
مین رقیق اشیار تہین مگر گرمی کے سبب سے بخارات بنی ہوئی ہین انمین سے
اکثر بذریعہ سردی اور سخت بوجہہ کے حالت رقیق مین آگئی ہین اور جسقدر مجسم
کرنے کے ذریعہ زیادہ ہوتے جائینگے اوسیقدر یہہ باغی بہی تابع ہوتے
جائینگے - اس سے یہہ صریح ہے کہ ہم مجاز ہین کہ اپنے نتایج کو اون اشیار
پر بہی محیط کر لین جنپر اتبک ہم کامیاب نہین ہوئے ہین اور اسطرح ہم اسبابت
کو حقیقت عامہ مان سکتے ہین کہ ہوا اور رقیق اشیار تمام گرمی کے سبب سے
پیدا ہوتے ہین اور مجسم اشیار کو رقیق کرنے اور پہر بخارات بنانے
کے لئے سوائے گرمی کے اور کوئی شئے درکار
نہین ہے

(۸۶) ہماری رلے یہہ ہے کہ حل طریق استقرار سے جو بیکن نے آکہ جدید کے دوسرے مقالہ مین بیان کیا ہے کچہہ فایدہ حاصل ہنین اسمین شبہ ہنین کہ اوپر بہت محنت خرچ ہوئے اور وہ درست بھی ہے مگر وہ صرف اوسبات کا حل ہے جو ہم دن رات کرتے رہتے ہین اور جسکو ہم خواب مین بھی ہنین چھوڑتے

(۸۷) اون اقرارون کی پابندی ہنین ہوسکتی جنکا پورا کرنا ناجایز ہے اگر دو حالتین ہین۔

(۱) جسمین طرفین کو اقرار کرتے وقت اوسکا ناجایز ہونا معلوم ہو۔ مثلا ایک قاتل اوس شخص سے جو اوسکو کسی دیگر قتل پر آمادہ کرے یہہ اقرار کرے کہ مین تمہارے رقیب یا دشمن کو مار ڈالونگا یا ایک خادم اپنے آقا کو پکڑلے کا اقرار کرے۔ ان حالتون مین طرفین پر اپنے اقرارون کے پورا کرنے کی پابندی ہنین ہوسکتی کیونکہ اون اقرارون سے پہلے وہ اقرار کرکے پابند ہیں جو انسے بالکل مخالف تھے اور ایسی کونسی شئی ہے جو ان اقرار مقدم سے اونکو معاف کردے۔ شاید کوئی یہہ جواب دے کہ اونکی اقرار [illegible] اوسی ایسے ہی اشیا ہین مگر وہ پابندی جس سے آدمی اپنی ہی حرکت سے اپنے [illegible] معاف کرسکتا ہو پابندی ہنین ہے۔ اسلئے ایسے اقرار [illegible] کرنے مین ہے نہ اونکی توڑنے مین۔ اور اگر اقرار کرنے اور اوسکے پورا کرنے کے درمیان آدمی کو اتنی عقل آجائے کہ اپنے کئے کا [illegible] ہو تو اوسکو ضرور ہے کہ اپنے اقرار کو توڑدے

(۸۸) یہہ بات کہ ایک بہتر ظاہرا خوبی بقدر اپنی بہتری کے [illegible] جنکا سب اقرار کرتے ہون آدمیون کو خواہشون کیطرف برانگیختہ ہنین کرتی ہر ایک آدمی اپنے آپ اور اور ونمین دیکہہ سکتا ہے۔ اسمین کوئی شبہہ ہنین کہ [illegible]

تکلیف ہمین متحرک کرتی ہے اور اسباب پر آمادہ کرتی ہے کہ اوس سے بچ
- اسکی دلیل ہماری خوشی اور پریشانی کی ذات سے ظاہر ہے تمام رنج جسکا تجربہ ہ
کسی خاص موقع پر کرتے ہین اوس موقع کی ہماری پریشانی کا حصہ ہے مگر تمام خو
غایب کسیوقت ہماری خوشی - فی الحال ضروری حصہ نہین ہوتی اور نہ اسکا غایب
ہماری پریشانی مین داخل ہوتا ہے - اگر ایسا ہوتا تو ہم ہمیشہ غیر محدود پریشان
ایسے بہت سے خوشی کے درجے ہین جو ہمنے کبھی معلوم نہین کئے - اگر تمام تکالیف
دور ہوجاوین تو خوبیونکا ایک معتدل حصہ آدمیون کو فی الحال قانع کر دیگا - او
ساذی کے کچھہ درجے پی درپی کامونمین خوشی پیدا کرتے ہین اگر ایسا نہوتا تو اون
کامون کے لئے کوی جگہہ نہوتی جنکے کرنے کو ہماری مرضی اکثر ہوتی ہے اور جنمین
جانکر اپنی زندگانی کا بڑا حصہ ضایع کرتے ہین اور یہہ ظاہرا خلاف ہے اسبات
کہ خواہش اور مرضی ہمیشہ سب سے زیادہ عمدہ ظاہر خوبی کیطرف آدمی کو لیجاتے
- اگر قیاس کو منطقی شکل مین نہ بیان کرین تو اوسمین ظاہرا چار یا زیادہ
اطراف معلوم ہوتی ہین - مگر صرف اسلئے اوسکو رد نہ کرنا چاہیئے - پہلی
یہہ ضرور ہے کہ اون قضایا کو جنسے دی مرکب ہے ایسی قضایا ساذی مین تبدیل
جنمین صرف تین اطراف ہون وہ حالات جنمین یہہ نہین ہوسکتا دو
(۱) وہ جنمین نتیجے کے اطراف یا ایک طرف صرف شکل مین ہی نہین بلکہ معن
ہی مقدمات کی اور اطراف ایسے مختلف ہین -
(۲) وہ جنمین ایسی کوئی طرف نہین ہے جو مقدمات کو مشترک بیان ہو
مثلا یہہ قیاس

سلہ لاٹیس کے سطح نیو رڈسٹرسٹون سے کے سطح ہوتی ہے

سلہ معدنیات وجمادات کے نام ہین

تکلیف ہمین متحرک کرتی ہے اور اسباب پر آمادہ کردیتی ہے کہ اوس سے بچین
- اسکی دلیل ہماری خوشی اور پریشانی کی ذات سے ظاہر ہے تمام رنج جسکا تجربہ ہم
کسی خاص موقع پر کرتے ہین اوس موقع کی ہماری پریشانی کا حصہ ہے مگر تمام خوبی
غایب کسیوقت ہماری خوشی۔ فی الحال کا ضروری حصہ نہین ہوتی اور نہ اسکا غایب ہونا
ہماری پریشانی مین داخل ہوتا ہے - اگرایسا ہوتا توہم ہمیشہ غیر محدود پریشان رہتے
ایسے بہت سے خوشی کے درجے ہین جو ہمنے کبھی معلوم نہین کئے - اگر تمام تکالیف
دور ہوجاین تو خوبیونکا ایک معتدل حصہ آدمیون کو فی الحال قانع کر دیگا - اور
سادی کے کچھہ درجے پی درپی کامونین خوشی پیدا کرتے ہین اگرایسا نہوتا تو اون صغیر
کامون کے لینے کوی جگہ نہوتی جنکے کرنے کو ہماری مرضی اکثر ہوتی ہے اور جنمین ہم
جانکر اپنی زندگانی کا بڑا حصہ ضایع کرتے ہین اور یہہ ظاہر اخلاف ہے اسبات کے
کہ خواہش اور مرضی ہمیشہ سب سے زیادہ عمدہ ظاہر خوبی کیطرف آدمی کو لیجاتے ہین
- اگر قیاس کو منطقی شکل مین نہ بیان کرین تو اوسمین ظاہرا چار یا زیادہ
اطراف معلوم ہوتی ہین - مگر صرف اسلئے اوسکو رد نہ کرنا چاہیئے - پہلی اسسے
یہہ ضرور ہے کہ اون قضایا کو جنسے دی مرکب ہے ایسی قضایا مساوی مین تبدیل کرین
جنمین صرف تین اطراف ہون وہ حالات جنمین یہہ نہین ہوسکتا دو ہین
(۱) وہ جنمین نتیجے کے اطراف یا ایک طرف صرف شکل مین ہی نہین بلکہ معنومین
بہی مقدمات کی اور اطراف ایسے مختلف ہین -
(۲) وہ جنمین ایسی کوئی طرف نہین ہے جو مقدمات کو مشترک بیان ہوسکے
مثلا یہہ قیاس

[1] لائیس کے سطح نیو رڈسٹرسٹون سے کے سطح سے اونچا ہوتی ہے

[1] معدنیات وجمادات کے نام ہین

نیورڈسسد سٹون کے سطح کو یلے کے اوپر ہوتی ہے

اسلیئے لاسں کی سطح کول کے سطح کے اوپر ہوتی ہے

اس شکل مین بھی جاسکتا ہے

جو چیز کہ نیورڈسنیڈ اسٹون کے اوپر ہی کول کے بھی اوپر ہوگی

لاسں نیورڈسنیڈ سٹون کے اوپر ہوتاہے اسلئے کول کے بھی اوپر ہوگا

اور تسلئے اوسکی اسواسطے تردید نہین کرنی چاہیئے کہ اوسمین چار اطراف ہین - مگر تمام وہ قضایا جنمین کوئی ایسی طرف نہو مقدمات کو مشترک ہو یا صرف زبان کی واقفیت کے ذریعہ سے طرف مشترک کی صورت مین بیان کیجاسکے قابل تردید ہین کیونکہ اونمین چار اطراف ہوتی ہین اور اسی سبب سے نتیجہ نہین نکلتا - یہہ ممکن ہے کہ ایسی مثالین واقع ہون جنمین خاص علوم کی واقفیت کے سبب سے یہہ چار اطراف تین اطراف کے برابر بیان کیجاسکے اور وقت اونسے نتیجہ نکلسکتا ہے مگر ایسی مثالین بھی ہوسکتی ہین جنکی اطراف کے درمیان کسیقدر رشتہ نہوا اور ایسی حالات مین نہ منطق کچھہ مطلب حل کرسکتا ہے نہ خاص علوم کی واقفیت سے کچھہ فایدہ ہوتا ہے - ایسی مثالونمین سے فی الحقیقت مقدمات مین باہم کچھہ ربط نہین ہوتا دوسری صورت کی مثال یہہ ہے - لاسں کی تہ نیورڈسنیڈ سٹون کے تہ کے اوپر ہوتی ہے (ایک مقدمہ) تصویر سے رنگ وشکل کی خوبئین ظاہر ہونی چاہئین - ان دونونمین کسیطرحکا تعلق نہین ہے حجت کا امتحان کرنے مین طالب علم کو اجازت ہے کہ اگر اوسکو کسی خاص علم سے واقفیت ہو تو اپنے واقفیت کا موقع پر استعمال کرے مگر اوس جواب مین جو وہ دے اوسکو اسبات پر نگاہ رکھنی واجب ہے کہ اسطرح کی واقفیت مین زبان و منطق کے قواعد کی واقفیت سے کچھہ نتیجہ بر آمد

نہین ہوتا مگر اگر زبان کے استعمال پر نظر کیجائے تو نتیجہ نکل آتا ہے۔ مگر ایسی بھی بہت سے مثالین ہین جنمین نہ منطق کے قواعد کی واقفیت سے کچھ فایدہ ہوتا ہے اور نہ طرز بیان کی واقفیت کام آتی ہے — ممکن ہے کہ نتیجہ صواباً نکلے مگر اوسکے نکالنے کے لئے ایک خاص علم سے واقفیت ہونی ضرور ہے اور وہ شخص کو جسکو اس علم سے واقفیت نہین ہے، کبھی مجاز نہین ہو سکتا کہ مقدمات مین سے نتیجہ نکال لے کیونکہ . سکو اس علم سے واقفیت ہی سے نہین۔ ممکن ہے کہ بالکل غلط ہو۔ جب کسی مثال مین یہہ غرض ہوتی ہے کہ صحت قیاسی ہے مگر صرف ایک مقدمہ کا اظہار ہوتا ہے تو یہہ بات مان لیجاتی ہے کہ دوسرا مقدمہ محذوف ہے مگر طالب علم اوسکو پورا کر سکتا ہے۔ بعض مثال ایسی بھی ہین جنمین طالب علم کو یہہ ضرور ہوگا کہ مقدمات راستی اور نتیجہ کے صواب دونون پر دلیل کرے۔ مگر اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے، کہ انہین سے ایک بات پر غور کرنا ہوتا ہے۔ یا تو اول پر یا دوم پر۔ اگر اول درست نہین ہے تو دوم غلط ہوگی اور اگر دوم غلط ہے تو اول بالضرور غلط ہوگی ۰۰

تمت

مطبوعہ انجمن پنجاب ۱۸۷۹ء